مولوی سنابل رضا پیلی بھیتی کی شرعی کبیر غلطیاں

قسطوار

(قسط اول)

ازقلم: فقیر قادری ابوالناصح محمد زین العابدین

میراث میں آئی ہے انہیں مسند ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عقابوں کا نشیمن (ڈاکٹر اقبال)

قارئین کرام! عرض مقصود سے قبل حضور پرنور بقیۃ السلف حجۃ الخلف واقف اسرار شریعت وطریقت عارف رموز و معرفت وحقیقت زینت آرائے مسند برکاتیہ غوثیہ مطہرہ حضرت مولٰینا حاجی حافظ قاری سید شاہ ابوالقاسم محمد اسمٰعیل حسن صاحب قادری برکاتی آل احمدی رضی اللہ تعالی عنہ برضی السرمدی کا فرمان عالیشان ضرور پڑھ لیں۔ وہ ارشاد فرماتے ہیں:
" کسی بزرگ کی نسل میں ہونے سے دائرہ شریعت سے کوئی باہر نہیں جاسکتا کہ اس بنا پر اُس سے مواخذہ نہ ہوسکے اور اس کا خلاف شرع قول وفعل جائز ٹھہر جائے"۔

اسی مکتوب کے آگے حضور تاج العلماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "اس مکتوب شریف سے یہ دینی نصیحت ملتی اور حکم شریعت واضح ہوتا ہے کہ **جو شخص دین و مذہب حق، اسلام وسنت سے جس قدر دور ہو اُس سے اُسی قدر مسلمان دینداروں کو اجتناب اور علیٰحدگی لازم ہے۔ اگرچہ وہ مخالف دین وسنت کتنا ہی جاہ ورسوخ دنیا میں رکھتا ہو اور کیسا ہی مدعیٔ علم ومشیخت پیر، پیرزادہ وغیرہ بنتا ہو کہ ان سب رشتوں، علاقوں کا قیام و بقا واستحکام اور ان کی وجۂ وقعت وعزت سب مشروط بہ استقامت بر اسلام وسنت تھا۔ بے دینوں اور بدمذہبوں کا قرب و دخل موجب قہر الٰہی ہوتا ہے اور بے برکتی لاتا ہے۔ امور دینی میں اتباع بجز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودہ کے، اس کے خلاف پر خواہ پیر ہو، پیرزادہ ہو، خواہ استاد ہو، خواہ باپ ہو، خواہ بیٹا ہو کسی کا جائز نہیں۔ "** (مفاوضات طیبہ شریف)

" یہ تعلیم خاص طور پر قابل لحاظ ہے کہ امر حق کی پاسداری اور اس کے اتباع میں دوسرے ذاتی میل محبت وغیرہ کے مراسم کو اگرچہ وہ کتنے ہی گہرے اور پرانے اور بہتیرے ہوں، ہرگز حائل نہ ہونے دینا چاہیئے۔ اور مسائل دینیہ میں اُسی کا ساتھ دینا چاہیئے جو حق پر ہو۔ اگرچہ دنیاوی امور میں وہ خود ہمارا مخالف، یا مخالف کا مددگار ہو۔"

(مفاوضات طیبہ شریف، صفحہ ۲۸)

''معاملۂ دینی میں اگر ہمارا جانی دشمن بھی دین کے امر میں حق پر ہوگا، تو ہم کیا؟ بلکہ سب سچے مسلمان اس کے ساتھ ہوں گے۔'' (مفاوضات طیبہ شریف، صفحہ ۱۹)

حضور شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیحضرت مولانا حشمت علی خان رضوی لکھنوی ثم پیلی بھیتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

جو اسلام کے پردے میں آیتیں حدیثیں سناتے ہیں اور معنیٰ بدل کر اپنی خبیث تاویلوں سے چھل کر عوام کو بہکاتے ہیں۔ مسلمانوں پر ان کا ضرر کافروں سے کہیں بڑھ کر ہے، کہ مسلمان اگرچہ کتنا ہی حد بھر کا جاہل ہے، اتنا پہچانتا ہے کہ کافر کا دین صریح باطل ہے، تو اس کی بات پر کان نہ دھرے گا اور اس کے بکنے کی پرواہ نہ کرے گا اور بدمذہب کا فساد تو کھجلی کی طرح اُڑ کر لگتا ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا ہے۔ اُس وقت اُسے دیکھو، جب وہ بڑا خدا ترس بن کر آئے اور دکھاوے بناوٹ کے رنگ جمائے اور داڑھی پھٹکارے، ڈھیلا جبہ سنوارے، عمامے کا گھیر بڑا کرے (ماتھے کا بدنما داغ چھپانے کو کفن کے نام پر دوپٹہ لپیٹے) کہ لوگوں کو امامت کا وہم گزرے عوام کے آگے علماء کا روپ بھرے، آیتیں روایتیں ذکر کرے، پھر اُنکے دلوں میں وسوسہ ڈالے کہ جو اُس نے کہا ہے وہی قرآن وحدیث سے ثابت ہوا ہے۔ تو یہ وہ مرض ہے جس کے علاج میں عاجز آئیں اور وہ مکر ہے جس سے پہاڑ ٹل جائیں۔ پس ہر مہم سے بڑھ کر مہم یہی ہے کہ اس کا کام بگاڑا جائے۔ بعنایت الٰہی اُس کا مکر اُسی کے گلے پر اُلٹا جائے، اُسکی بُری باتوں کی تغییر کریں، اُس کی کھلی ڈھکی خرابیاں تشہیر کریں۔

(العطایا الرضویہ فی الفتاویٰ الحشمتیہ، جلد اول، صفحہ ۵۹۳)

اب پیلی بھیت کے مولوی سنابل رضا حشمتی کے گمراہ کن اقوال وافعال پر غائرانہ نظر ڈالتے ہیں

مولوی سنابل صاحب نے مختلف نشستوں میں اپنے چند اندھ بھکتوں کے بیچ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب

شعر: إن كان رفضاً حب آل محمد فليشهد الثقلان إني رافضي

پڑھ کر اس کا مطلب یہ بیان کیا کہ "اگر رافضیت حبِّ آل محمد کا نام ہے تو جِن و اِنس گواہ ہو جاؤ کہ میں رافضی ہوں، میں رافضی ہوں"

مذکورہ بالا شعر کی درست تفہیم کے لئے قرآن پاک میں بھی اس اسلوب کی نظیر ملتی ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۔ (سورہ زخرف، آیت ۸۱)

(اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تُم فرماؤ بفرض محال رحمٰن کے کوئی بچہ ہوتا، تو سب سے پہلے میں پُوجتا۔ (کنز الایمان شریف)

لیکن اس کے بچہ نہیں اور اس کے لئے اولاد محال ہے، یہ نفی ولد میں مبالغہ ہے۔ یعنی اگر رحمٰن کے بچہ ہوتا کا مفہوم یہ ہے کہ اس کے بچہ نہیں ہے۔ اور یہاں مبالغہ کے ساتھ بچہ ہونے کی نفی کی جارہی ہے۔

اسی لئے حضور اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت مذکورہ میں ''اِنْ'' کا ترجمہ "بفرض محال" کیا ہے۔ آیت مذکورہ کے ظاہری مفہوم کو (مسلک بیزار، رافضیت زدہ نام نہاد پیر و پیرزادوں کی طرح) کافروں نے بھی ایجابی اور اپنے باطل

عقیدے کا اثبات سمجھا تھا، لیکن اُنہیں بتایا گیا کہ اس میں تمہارے باطل عقیدے کا اثبات نہیں بلکہ ردّ بلیغ ہے۔

جملۂ شرطیہ کو مطلق سمجھنا ان کی بھول ہے، ''یہ آیت نضر بن حارث کے رد میں نازل ہوئی تھی جو فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتا تھا۔ جب یہ **آیت نازل ہوئی تو اس نے کہا کہ قرآن میں میری تصدیق ہوئی ہے۔''** اس پر ولید نے کہا: **''تیری تصدیق نہیں بلکہ تیری تردید ہے اور یہ فرمایا گیا کہ رحمٰن کے ولد نہیں۔''**

اس آیت کریمہ کی روشنی میں آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ مذکورہ شعر میں شیعوں کے محب اہلبیت ہونے کی تصدیق نہیں بلکہ اس کی نفی اور اس کا ردبلیغ ہے۔ شعر مذکور کی تفہیم میں یہ نکتہ ذہن میں رکھیں کہ شعری مضمون مطلق نہیں۔ امام شافعی نے ''حُب آل محمد" کو لفظ ''اِنْ'' سے مشروط فرمایا ہے۔ لفظ ''اِنْ'' الفاظ شرطیہ میں سے ہے۔ جس کا ترجمہ اردو میں ''اگر'' سے کیا جاتا ہے۔ "اِنْ" کے استعمال کے تعلق سے ''اِنْ'' کا دخول ایسے امرِ معدوم پر ہوتا ہے جس کا وجود متذبذب اور مشکوک ہو یا ناممکن ہو" یعنی ایسا ہو ہی نہیں سکتا''۔

اب قرآن کریم کی اس آیت کی روشنی میں مذکورہ شعر کے دو اہم دعوؤں پر غور کریں کہ

اِن کان رفضاً حب آل محمد　　　فلیشھد الثقلان إنی رافضی

اگر (بفرض محال، ایسا ناممکن ہے کہ) رافضیت آل محمد سے محبت کا نام ہوتا، تو جن و انسان گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوتا (یعنی ایسا تو ممکن ہی نہیں کہ حُب اہلبیت کا نام رفض ہو کیونکہ رفض و شیعیت تو نام ہے گستاخی و بے ادبی، کفر و ارتداد کا، لیکن "اگر" ایسا ہوتا، تو میں بھی رافضی ہوتا اور ایسا تو ہے ہی نہیں، تو میں اہلبیت پاک کے چاہنے والوں میں ہوں، معاذ اللہ ان کے گستاخوں، بے ادبوں، رافضیوں میں ہرگز نہیں ہوں)۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں:

وَاخبِرھم اَنّی مِن النّفر الّذی　لِولاء اَھل البَیتِ لَیس بِنَاقِض

اور انہیں بتادے کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو اہلبیت سے محبت کے عہد کو توڑ نہیں سکتا (شیعہ رافضی، تفضیلی نہیں ہوسکتا) (سوگ و ماتم جو کہ شیعوں کا شعار ہے) اسی لئے سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: الشیعۃ نساء ھذہ الامّۃ۔ شیعہ اس امت کی عورتیں ہیں۔ سوگ و ماتم عورتوں ہی کو خوب آتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

مذکورہ بالا شعر میں شیعیت و رافضیت کا اثبات نہیں بلکہ ردّ بلیغ ہے کیونکہ ''اذا وجد الشرط وجد المشروط'' شرط کے وجود پر مشروط کا وجود موقوف ہے۔ اس لئے شعر کا اصل مفہوم یہ بنے گا کہ "اگر (بفرض محال) شیعیت حب آل محمد کا نام ہوتی تو میں شیعہ ہوتا۔ لیکن چونکہ شیعت وِلائے آل مولیٰ کا نام نہیں ہے، بلکہ بے ایمانوں، مرتدوں کا نام ہے، اس لئے میں شیعہ نہیں ہوں بلکہ ان کا دشمن و مخالف ہوں۔

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے: ذٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قُل لَّا

أَسۡأَلُكُمۡ عَلَيۡهِ أَجۡرًا إِلَّا ٱلۡمَوَدَّةَ فِي ٱلۡقُرۡبَىٰۗ وَمَن يَقۡتَرِفۡ حَسَنَةٗ نَّزِدۡ لَهُۥ فِيهَا حُسۡنًاۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٞ شَكُورٌ۔ یہ ہے وہ جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، **تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت** اور جو نیک کام کرے، ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں، **بیشک اللہ** بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضور کے اقارب کی محبت فرائض دین میں سے ہے۔حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل مبارک میں سب سے پہلے آپ کی ازواج مطہرات شامل ہیں۔ جن سے محبت کرنا ہر صاحبِ ایمان کے لئے ضروری ہے۔ اگر رافضیت حُب اہلبیت کا نام ہوتا تو رافضی جملہ اہلبیت رسالت سے محبت کرتے لیکن رافضی ازواج مطہرات کی شانِ اقدس میں توہینیں کرتے ہیں۔

ہمارے اسلاف کرام کا مقدس طریقہ رہا ہے کہ حُبِ اہلبیت پاک کے ساتھ ساتھ حُبِ شیخین وحُبِ اصحاب پاک کی تعلیم دی اور رافضیوں کا قلعہ قمع کر دیا ملاحظہ فرمائیں۔

حضور اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں:

وہ صدیق اکبر جس کی نسبت ارشاد ہوا اگر ابوبکر کا ایمان میری تمام اُمت کے ایمان کے ساتھ وزن کا جائے تو ابوبکر کا ایمان غالب آئے۔

سراج العوارف فی الوصایا والمعارف شریف میں سرکار سیدنا ابوالحسین احمد نوری برکاتی مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: **عام مسلمان اور صوفیائے کرام کے گروہ کو حضراتِ شیخین کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اِنہیں حضراتِ شیخین کی بدولت اُنہیں دولتِ اسلام اور دولتِ عرفان حاصل ہوئی ہے، حاصل ہوتی ہے اور حاصل ہوتی رہے گی۔ ورنہ ولایت تو ولایت، اسلام کے بارے میں بھی معلومات حاصل نہ ہوتی۔**

اور فرماتے ہیں: **تفضیل رفض میں ہے اور رفض کفر میں ہے۔** اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔ (سراج العوارف شریف)

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں امام سعید بن مسیب سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: قال ابن وهب عن مالك عن الزهري قال سألت سعيد بن المسيب عن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي: اسمع يا زهري من مات محباً لأبي بكر وعمر وعثمان وعلي وشهد للعشرة بالجنة، وترحم على معاوية كان حقاً على الله أن لا يناقشه الحساب •

زہری! سنو، جو ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے محبت کرے، عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے جنتی ہونے کی شہادت دے، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے رحمت کی دعا کرے، اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کہ اس سے حساب کتاب نہ لے۔

(البدایہ: ۸/ ۱۳۹)

حضور محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمُّونَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُونَ الْإِسْلَامَ

فَاقْتُلُوهُمْ فَانَّهُمْ مُشْرِكُونَ یعنی آخر زمانے میں ایک قوم جماعت ہوگی جن کو ''رافضی'' کہا جائے گا۔ وہ دین اسلام کو چھوڑ دیں گے وہ لوگ مُرتد ہیں۔ اُن پر مرتدوں کے احکام جاری ہیں۔ اخرجه الذہبی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعاً۔ (الصواعق المحرقہ باب المقدمۃ الاولی جلد ا، صفحہ ۱۲)۔

حضور رحمت عالم ﷺ فرماتے ہیں: يَظْهَرُ فِي أُمَّتِي فی اخر الزَّمَان قَوْمٍ يُسَمُّونَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُونَ الْإِسلامِ یعنی میری امت کہلانے والوں میں آخر زمانے میں ایک گروہ ہوگا جس کا نام ''رافضی'' ہوگا وہ لوگ اسلام کو چھوڑ دیں گے، وہ مُرتد ہیں۔ (اپنے آپ کو رافضی اور شیعہ کہنے والے ہوش میں آئیں اور توبہ کریں، سچے سنی بنیں، اپنے اسلاف کی روش پر لوٹ آئیں) اخرجه الذہبی عن ابراھیم بن حسین بن علی عن ابیہ عن جدہٖ رضی اللہ تعالی عنہم قال قال علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ۔ (الصواعق المحرقہ باب المقدمۃ الاولی جلد ا، صفحہ ۱۳)

حضور شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیحضرت مولانا حشمت علی خان رضوی لکھنوی ثم پیلی بھیتی علیہ الرحمہ فتاویٰ حشمتیہ شریف میں فرماتے ہیں: سنی مسلمان کا فرض ہے حکمِ شرع پر سر جھکا دے۔ حکم شرع تمام بُزرگانِ دین پر بھی حُجت ہے۔ بلکہ بُزرگان دین جو بُزرگان دین ہوئے وہ اتباعِ احکامِ شریعت ہی کے صدقے میں بزرگان دین ہوئے۔ کسی عالم کا وہ قول جو دلائل شرعیہ کے مخالف ہو، ہرگز قابل تسلیم نہیں ہوسکتا۔

لہٰذا حُبِ اہلبیت کو بیان کرنے کے لئے ایسے الفاظ وانداز سے پرہیز کیا جائے جو ہمارے اسلاف کی روش کے خلاف ہو یا جس سے ایمان والوں کے ایمان میں خرابی آئے اور وہ تفضیلیت و رافضیت و مداریت کی طرف مائل ہوں یا رافضیت و تفضیلیت و مداریت کو تقویت ملے۔

اور حضراتِ شیخین وحضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم سے بغض رکھ کر ان میں سے نہ ہوجانا کہ حدیث پاک میں آیا سَيَكُون أَقْوَامٌ عَنْ أُمَّتِي يَتَعَاطَى فُقَهَاؤُهُمْ عَضَلَ الْمَسَائِلِ أُوْلَئِكَ شِرَارُ أُمَّتِي یعنی میری امت (کہلانے والوں) میں کچھ ٹولیاں ہوں گی اُن کے مولوی سخت دشوار فتنہ انگیز مسائل کا تداول کریں گے، وہ میری اُمت کے بدترین لوگ ہیں۔

(رواہ سمویۃ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بدزبانی کرنے والے بدلگام ومسلک بیزار لوگ اپنے اسلاف کی رَوِش پر لوٹ آئیں اور انصاف کی عینک لگا کر، بغض کا چشمہ اتار کر حضرت علامہ احمد بن محمد مکی حنفی، مکہ معظّمہ کی نقل فرمائی ہوئی حدیث مبارکہ ملاحظہ کریں: إِنَّ لِلّٰهِ سِتَّ مِائَةِ أَلْفِ عَالَمٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَوْلَ الْعَرْشِ يَلْعَنُونَ مُبْغِضِي أَبِي بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ۔یعنی بیشک عرش کے گرد اللہ تعالیٰ کے لئے چھ لاکھ جہان فرشتوں سے آباد ہیں وہ سب فرشتے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دشمنوں پر لعنت کیا کرتے ہیں۔ (فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین)۔

حُبّ اہلبیت پاک کے جھوٹے دعویداروں! اپنے آپ کو شیعہ یا رافضی کہہ کر اپنا ایمان خراب نہ کرو، گمراہوں کی

روش، ان کی راہ اور دریدہ دہنی چھوڑ کر، اپنے آپ کو سنی، بریلوی، مسلک اعلیٰحضرت والا ہی کہو راہِ نجات یہی ہے۔ اور بزبان تاجدارِ مسندِ غوثیہ مارہرہ مقدسہ حضور سید العلماء:

یا الٰہی مسلکِ احمد رضا خاں زندہ باد

حفظ ناموس رسالت کا جو ذمہ دار ہے

(۱) کیا مولوی سنابل اپنی چھپی رافضیانہ فکر کے تحت اپنے زعم باطل کا تراشیدہ مفہوم عاطل بتا کر، اس شعر کو رافضیوں کے محب اہلبیت ہونے پر بطور دلیل وسند نہیں پڑھ رہے؟

(۲) کیا امام شافعی کے اس شعر کا مفہوم واقعی وہی ہے جو مولوی سنابل بتا رہے ہیں؟

(۳) امام شافعی سے منسوب کر کے جو شعر مولوی سنابل پڑھ رہے ہیں، کیا کتب اعلیٰحضرت میں دکھا سکتے ہیں؟

(۴) کیا حب اہلبیت میں حضور اعلیٰحضرت وحضور مظہر اعلیٰحضرت کا پایہ اتنا بلند نہ تھا کہ اس شعر کا تذکرہ اپنی کتب میں نہ کیا جتنا بلند مولوی سنابل کا ہے کہ حب اہلبیت کی سند وافتخار کے طور پر یہ شعر پڑھ رہے ہیں؟

(۵) مولوی سنابل شعر کا مفہوم جس انداز میں بتا رہے ہیں، کیا اس سے عوام رافضیت، تفضیلیت، مداریت کی طرف راغب ہو کر گمرہی میں نہ جا پڑیں گے؟

(۶) کیا مولوی سنابل کے طرز بیان سے رافضیت و مداریت کو تقویت اور سنیت کی تضعیف وتنقیص ظاہر نہیں؟

(۷) کیا ہمارے اکابرین نے محبت اہل بیت پر اس شعر سے کبھی استناد کیا؟ یا محبت اہل بیت کی ترغیب کے لیے اس شعر کو پڑھا یا کتابوں میں لکھا؟

(۸) کیا رافضی تفضیلی وگمراہ گر مداری لوگ ہی اس طرح کے اشعار اپنے باطل عقیدے پر بطور دلیل نہیں لاتے؟

۲۵، صفر المظفر ۱۴۴۵ھ بروز سہ شنبہ

مطابق ۱۲، ستمبر ۲۰۲۳ء بروز منگل

فقط، ابوالناصح ابھی زندہ ہے،

قسط ابھی جاری ہے ....

مولوی سنابل رضا پیلی بھیتی کی شرعی کبیر غلطیاں

قسطوار

(قسط دوم)

از قلم: فقیر قادری ابو الناصح محمد زین العابدین

رہنماؤں کی سی صورت، راہ ماری کام ہے
راہزن ہیں کُو بکُو اور رہنما ملتا نہیں (حضور مفتیٔ اعظم)

پیلی بھیت کے مولوی سنابل رضا حشمتی اپنے ماتھے پر بزبان خود رافضیت وشیعیت کا بدنما دھبّہ لگا کر قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے، کبھی امام شافعی رضی اللہ عنہ کے شعر کا غلط مفہوم بتاتے ہیں کبھی فتاویٰ رضویہ شریف کی عبارات میں تحریف کر کے حذف شدہ عبارات سناتے اور اپنے یہاں سے شائع ہونے والے اسٹیکروں پر چھپواتے ہیں۔

حضور اعلیحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

زبان متاخرین میں شیعہ روافض کو کہتے ہیں خذلہم اللہ تعالیٰ جمیعا، بلکہ آج کل کے بیہودہ مہذبین، روافض کو رافضی کہنا خلاف تہذیب جانتے اور انہیں شیعہ ہی کے لقب سے یاد کرنا ضروری مانتے ہیں، خود مُلّا جی کے خیال میں اپنی مُلّائی کے باعث یہی تازہ محاورہ تھا یا عوام کو دھوکا دینے کیلئے متشیع کو رافضی بنایا، حالانکہ سلف میں جو تمام خلفائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حسن عقیدت رکھتا اور حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو ان میں افضل جانتا شیعی کہا جاتا، بلکہ جو صرف امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تفضیل دیتا اسے بھی شیعی کہتے، حالانکہ یہ مسلک بعض علمائے اہلسنت کا تھا**، اسی بناء پر متعدد ائمۂ کوفہ کو شیعہ کہا گیا، بلکہ کبھی محض غلبۂ محبت اہلبیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو شیعیت سے تعبیر کرتے، حالانکہ یہ محض سنیت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

** حضور اعلیحضرت کے فرمان ''یہ مسلک بعض علمائے اہلسنت کا تھا'' سے ظاہر ہے کہ ایسا پہلے تھا مگر جبکہ مولیٰ علی پر شیخین کی افضلیت پر اجماع کا علم ہوا اور ان پر افضلیت شیخین کے دلائل لائح وواضح ہونے کے بعد وہ بعض بھی مولیٰ علی کو افضل ماننے سے رجوع کر کے افضلیت شیخین کے اجماعی مسلک پر لوٹ آئے۔

سوال نمبر (۹) تقریباً ساڑھے تیرہ سو برس گزرنے کے بعد کوئی نیم رافضی، تفضیلی، مداری آج، ان پہلے کے بعض علماء کی اس بات کا حوالہ دے جس سے وہ رجوع فرما چکے، کیا یہ سنیوں کو گمراہ کرنا اور ان کا ایمان لوٹنا نہیں؟

بغض وعناد کا چشمہ ہٹا کر، بریلی کا سرمہ لگا کر رافضیت، مداریت، تفضیلیت کا جنازہ نکلتے دیکھو، امام عشق ومحبت حضور اعلیحضرت کیا فرماتے ہیں:

یوں کہنا چاہئے کہ ممکن کہ اس خلاف کا تحقق قبل انعقاد اجماع ہو۔ بعدہ ان صحابہ پر بھی دلائل افضلیت شیخین لائح ہو گئے اور اسی کی طرف رجوع فرمائے۔ اب اجماع کامل منعقد ہو گیا اور بیشک اہل خلاف جب رجوع کر کے شریک جمہور ہو جائیں تو خلاف سابق محض مضمحل ہو جاتا ہے اور اس کے لئے نفس مسئلہ میں نظیر بھی موجود۔ حضرت جحیفہ وہب الخیر رضی اللہ عنہ پہلے جناب مرتضوی کو افضل جانتے تھے یہاں تک کہ حضرت مولیٰ نے انہیں تفہیم اور حق صریح کی تلقین فرمائی، اس روز سے وہ بھی تفضیل شیخین کی طرف لوٹ آئے۔ (مطلع القمرین صفحہ ۷۰)

اب دیکھئے مولوی سنابل رضا زمانۂ سلف یعنی ماضی کی بات کو فتنہ کے لئے زمانہ حال کا ہونا کس طرح ٹھہراتے ہیں۔ جہاں حضور اعلیحضرت نے فرمایا ہے کہ۔۔۔ ''تفضیل دیتا اسے بھی شیعی کہتے''، یعنی زمانۂ سلف میں کہتے تھے، مولوی سنابل نے جب اسی عبارت کو اسٹیکر کی شکل میں چھپوایا تو" کہتے تھے" کو" کہتے ہیں" کر دیا۔

آگے حضور اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا ہے:

''کبھی محض غلبۂ محبت اہلبیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو شیعیت سے تعبیر کرتے''، یعنی زمانہ سلف میں کرتے تھے۔۔۔ اسے بھی اپنے اسٹیکر میں" کرتے ہیں" بنا دیا۔

سوال نمبر(۱۰) کیا یہ حضور اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کی تحریر میں تحریف نہیں؟؟ ہے، ضرور ہے۔

حضور اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک تحریر میں ''یہ مسلک بعض علمائے اہلسنت کا تھا'' سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ یہ زمانہ سلف کی بات تھی، لیکن صدیوں سے شیعہ روافض ہی کو کہتے ہیں، علماء تو علماء عوام بھی شیعہ رافضیوں ہی کو کہتے ہیں۔ مسلمان کے کسی بچے سے بھی پوچھو کہ یہ دکان کس کی ہے مسلمان کی ہے؟ تو برجستہ کہتا ہے مسلمان کی نہیں، شیعہ کی ہے۔

سوال نمبر(۱۱) مولوی سنابل صاحب نے وہ بات جو فتاویٰ رضویہ کے مطابق زمانۂ سلف کی بات تھی، اسے تحریفاً اس زمانہ کی بتا کر کیا حضور اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیمات سے انحراف نہ کیا؟

سوال نمبر(۱۲) اور کیا سنیوں کی آنکھوں میں کھلم کھلا دھول جھونکتے ہوئے انھیں گمراہ کرنے کی کوشش نہ کی؟

سوال نمبر(۱۳) زمانۂ سلف کے اکابر علمائے اہلسنت کو رافضی ثابت کرنے کی کوشش نہ کی؟

مولوی سنابل صاحب نے مختلف نشستوں میں اپنے چند اندھ بھکتوں کے بیچ کہا:

شیعہ کا مطلب ہوتا ہے، علی کا چاہنے والا، علی کا گروہ، علی کی جماعت، علی کا نام لیوا۔ (معاذ اللہ رب العالمین)

اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب شعر

إن كان رفضاً حب آل محمد فليشهد الثقلان إني رافضي

پڑھ کر اس کا مطلب یہ بیان کیا کہ ''اگر رافضیت حبِّ آل محمد کا نام ہے تو جن و اِنس گواہ ہو جاؤ کہ میں رافضی ہوں، میں رافضی ہوں''

یہاں چند امور قابل غور ہیں:

اول: یہ بات ہر خاص و عام پر اظہر من الشّمس ہے اور ہر کوئی جانتا ہے کہ شیعہ رافضیوں کو کہتے ہیں۔ شیعہ گستاخانِ صحابۂ کرام کو کہتے ہیں۔

حضور اعلیٰحضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں:

زبان متاخرین میں شیعہ روافض کو کہتے ہیں۔

اور فرماتے ہیں:

روافض زمانہ علی العموم کفار و مرتد ہیں۔

سوال نمبر (۱۴) اب بتایئے کیا مولوی سنابل صاحب نے شیعہ کا مطلب جو بتایا ہے وہ عقیدۂ اہل سنت، مسلک اعلیٰحضرت کے بالکل خلاف و برعکس نہیں ہے؟ ہے، ضرور ہے۔

دوم: کئی باطل فرقے جیسے جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت، وہابی، اہل حدیث، اہل قرآن، سپاہ صحابہ، احرار و خاکسار خذلہم اللہ تعالیٰ علیہم،

سوال نمبر (۱۵ و ۱۶) کیا ان سب باطل فرقوں کے لیے بھی مولوی سنابل صاحب اپنی نرالی سمجھ انوکھی فہمداری سے، تصریحات عقل ونقل کو بالائے طاق رکھ کر محض لفظی ترجمہ کر کے ایسا ہی معنیٰ ومطلب تراش لیں گے، جس سے ان کفار و مرتدین کے لیے بھی کوئی حسن وخوبی لازم آئے؟ نہیں! نہیں! بلکہ انہیں ایمان و اسلام والا ٹھہرائے؟ **لاحول ولا قوۃ إلا باللہ العلی العظیم**

سوم: شیعوں رافضیوں کا مولیٰ علی و دیگر اہلبیت پاک رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق باطل کفریہ عقیدے رکھنے کی بنا پر ان کا دعوائے حُبِّ مولیٰ علی و حُبِّ اہل بیت ایسے ہی سراسر فریب و جھوٹ اور باطل و مردود ہے، جیسے عیسائیوں (نصاریٰ) کا دعویٔ حُبِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

سوال نمبر (۱۷) کیا آج تک کسی کم علم سنی نے بھی عیسائی کا مطلب یہ بتایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو چاہنے والے یا حضرت عیسیٰ کا گروہ، حضرت عیسیٰ کی جماعت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام لیوا؟

نہیں نہیں، لیکن یہ مولوی سنابل صاحب ہیں جنہیں نہ اپنے ایمان کی فکر نہ عوام اہل سنت کے ایمان سے سروکار۔

سوال نمبر (۱۸) کیا شیعہ کا مطلب علی کا چاہنے والا، علی کا گروہ، علی کی جماعت، علی کا نام لیوا بتانا شیعیت پھیلانا اور اس کی حمایت وطرفداری کرنا نہیں؟

سوال نمبر(۱۹) اہلسنت کے دلوں میں حرارت ایمانی وتصلب دینی کے سبب شیعوں سے جونفرت و بیزاری و دوری و عداوت قلبی ہوتی ہے اسے ختم کرنا نہیں؟

سوال نمبر(۲۰) اور رافضیت کوتقویت پہنچانا اوران کے دین باطل کوصحیح ٹھہرانا نہیں؟ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

جبکہ حضوراعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب مستطاب''احکام شریعت'' میں ارشادفرماتے ہیں:

أن المفتي انما يفتي بما يقع عنده من المصلحة و مصلحة المسلمين في إبقاء النفرة عن الكفرة لا في القائها۔	بے شک مفتی وہ فتویٰ دے، جس میں اس کے نزدیک مسلمانوں کا بھلا ہو۔ اور مسلمانوں کا بھلا، کافروں سے نفرت باقی رکھنے میں ہے، نہ کہ اس کے ختم کرنے میں۔

چہارم: رسوائے زمانہ مولوی تطہیرٹانڈوی نے بھی اپنی کتاب میں لکھا

"وہابی، رافضی اورشیعہ لفظ غلط نہیں"

سوال نمبر(۲۱) کیا مولوی سنابل صاحب مُلّا تطہیر کی بات کی نہ صرف تصدیق وتائید بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کراس کی من گھڑت توضیح وتصحیح باطل نہیں کررہے؟

پنجم: امام شافعی رضی اللہ عنہ کا مذکورہ بالاشعر ہرلحاظ سے سنیت افروز، رافضیت وشیعیت سوز، مداریت دوز ہے۔مگر برا ہوصحابۂ کرام سے دلی کدورت وبغض کا، کہ اس شعر سے کوئی سرپھرا رافضیت زدہ مداریت کا مریض، نام نہادخود کومولائی کہلانے والا اپنے لیے محبتِ اہلبیت کی سندلائے۔

قسط اول کے آٹھ (۸) سوالات اوراس قسط دوم کے مزید تیرہ (۱۳) سوالات کل اکّیس (۲۱) سوالات کا بار مولوی سنابل خصوصاً اور دیگر نام نہاد خانقاہی، پیر، پیرزادہ کہلانے والے رافضیت زدہ، مداریت کے مارے، نام نہادمولائی عموماً، اتاریں اور جواب دینے کی کوشش کریں۔اگر جواب نہیں دے سکتے۔اورہم کہے دیتے ہیں کہ قیامت تک ہرگز نہ دے سکیں گے،توفوراًاعلانیہ توبۂ شرعیہ صحیحہ شائع کریں تاکہ دنیاوآخرت میں نجات پائیں اورقوم گمراہی سے بچے۔

۱۱، ربیع الآخرشریف ۱۴۴۵ھ بروز جمعۃ المبارکہ

مطابق ۲۸، اکتوبر ۲۰۲۳ء بروز جمعہ

فقط، ابوالناصح ابھی زندہ ہے،

قسط ابھی جاری ہے ....

مولوی سنابل رضا پیلی بھیتی کی شرعی کبیر غلطیاں

قسطوار

(قسط سوم)

ازقلم: فقیر قادری ابوالناصح محمد زین العابدین

لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ۔ (سورہ بقرہ، آیت ۴۲)

ترسم نہ رسی بہ کعبہ اے اعرابی   کیں راہ کہ تو می روی بہ ترکستان است

(مجھے ڈر ہے... اے گنوار!!... کہ تو کعبے تک کبھی نہ پہنچ سکے گا... کیونکہ... یہ راہ... جس پہ تو چل رہا ہے... وہ کعبہ کی مخالف سمت یعنی ترکستان جاتی ہے۔)

آج کل اہلسنت کی کئی بڑی خانقاہوں کے چند بگڑے ہوئے پیر، پیرزادہ، سجادہ، خانقاہی، گدی نشین، مولائی کہلانے والے لوگ بھی مولوی سنابل رضا پیلی بھیتی ہی کی طرح رافضیوں، تفضیلیوں، مداریوں کی صحبت بد کی وجہ سے رافضیت، تفضیلیت، مداریت کی طرف مائل ہوکر، انھیں کی طرز پر خلفائے ثلاثہ وصحابۂ کرام کی شان پاک میں گستاخی وتوہین کرکے تمغۂ ضال ومضل پاتے اور حُب اہلبیت پاک کے نام پر اپنے علمی فقدان وکم فہمی، دریدہ دہنی سے بزرگوں کے اقوال واشعار کے ایسے ایسے معنیٰ ومفہوم تراش لاتے ہیں جو اپنے پس منظر اور پیش منظر کے اعتبار سے درست نہیں ہیں۔

سوال نمبر (۲۲) کیا مولوی سنابل نے شیعیت کو غلبۂ محبت اہلبیت سے ناشی نہ مانا؟

سوال نمبر (۲۳) اور ایسا مان کر کیا امام شافعی واعلیٰحضرت پر اپنی اس خیانت کا افترا نہ باندھا؟

سوال نمبر (۲۴) امام شافعی رضی اللہ عنہ یا کسی بزرگ سے منسوب کسی شعر کا ایسا مطلب بیان کرنا جو تعلیمات اعلیٰحضرت وتصریحات سلف صالحین کے خلاف ہو، کب مقبول ہے؟

سوال نمبر (۲۵) کیا مولوی سنابل صاحب بزرگوں کے اقوال واشعار کی آڑ میں شیعیت ورافضیت ومداریت کی حمایت وطرفداری پر مبنی غلط ترجمانی کرکے خود بھی راہ حق سے ہٹ کر سادہ لوح سنیوں کے ایمان کو بھی متزلزل نہیں کر رہے؟ وہ ایمان جو ہمیں اپنے بزرگوں سے ورثہ میں ملا ہے یعنی شیعوں رافضیوں سے نفرت، کہ شیعہ مسلمان ہی نہیں ہیں اور یہ خبثاء خذلھم اللہ تعالیٰ، خدا اور رسول اور خلفاء راشدین وصحابۂ کرام واہلبیتِ اطہار وامہات المومنین کے دشمن ہیں۔

سوال نمبر (۲۶) مولوی سنابل نے **شیعہ کا مطلب علی کے دیوانے، علی کے چاہنے والے، علی کی جماعت، علی کا گروہ،**

کہہ کر کیا سنیوں کے دلوں میں، ان کے دین و ایمان کے سبب رافضی شیعوں کی جو نفرت اور ان خبثا سے جو دشمنی وعداوت و دوری ہے، اسے ختم کرنے کی کوشش نہ کی؟

سوال نمبر(۲۷) کیا عوام مولوی سنابل کی یہ گمراہ کن بکواس سن کر رافضیوں شیعوں سے میل جول، یارانہ دوستانہ، جو کہ ان کے دین و ایمان کے لئے زہر قاتل ہے، اس میں گرفتار نہ ہونگے؟

سوال نمبر(۲۸) کیا مولوی سنابل کی بولی رافضیوں شیعوں تفضیلیوں مداریوں کو خوش کرنے والی نہیں؟ ہے، ضرور ہے۔

سوال نمبر(۲۹) کیا مولوی سنابل سنیوں کو بہکانے، ان کا ایمان لوٹ کر انہیں رافضی شیعہ و مداری بنانے پر رافضیوں و مداریوں کے معاون و مددگار نہیں ہو رہے ہیں؟

جبکہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ شیعہ و مداری لوگ مولوی سنابل کی ویڈیو کو یوٹیوب پہ اپنے اپنے چینلوں سے عام کر رہے ہیں اور بخوشی داد و تحسین سے نواز رہے ہیں، اپنے واٹس اپ، فیسبک، اسٹیٹس پر خوب شیئر کر رہے ہیں۔ اگر عقل و انصاف ہو اور تعصب کی پٹی آنکھوں پر نہ بندھی ہو، تو ایک یہی بات، مولوی سنابل کی مسلک اعلیٰحضرت سے کھلی بغاوت و انحراف اور شیعوں، مداریوں، تفضیلیوں کی کھلی حمایت و اعانت وطرفداری کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

دیکھو حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''اس (نفرت) کو (جو کافروں سے ہے، یہ نفرت) ان (مسلمانوں) کے دلوں سے اٹھانے میں، کافروں کی بُرائی کو ان کی نگاہوں میں ختم کرنا ہے، یا کم کرنا ہے، اور یہ مسلمانوں کو دھوکا دینا ہے اور علماء نے تصریح کی ہے، جیسا کہ عقود الدریۃ وغیرہا میں ہے کہ:...

مفتی کو وہی فتویٰ دینا چاہئے جس میں اس کے نزدیک مصلحۃ ہو اور مسلمانوں کو مصلحۃ اس میں ہے کہ ان کے دلوں میں کافروں سے نفرت باقی رہے، نہ یہ کہ نفرت ختم ہو جائے۔'' (فتاویٰ رضویہ شریف)

حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''زمانۂ سلف میں کبھی محض غلبۂ محبت اہلبیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو شیعیت سے تعبیر کرتے حالانکہ یہ محض سنیت ہے۔''

لیکن یہاں تو الٹی گنگا بہہ رہی ہے کہ زمانۂ سلف میں کبھی غلبۂ محبت اہلبیت کو شیعیت سے تعبیر کرتے تھے، مگر مولوی سنابل جیسے، سلف کے ناخلف لوگ اس کے برعکس اب شیعیت کو غلبۂ محبت اہلبیت سے تعبیر کر رہے ہیں حالانکہ شیعیت محض کفر و ارتداد کا نام ہے۔

اُس زمانہ میں غلبۂ محبت اہلبیت کی بنا پر کچھ لوگوں کو شیعہ کہا گیا مگر شیعوں کو محب اہلبیت تو اُس زمانہ میں بھی نہیں کہا گیا۔ کیونکہ شیعوں کو محب علی و اہلبیت کہنے والا کب مومن رہ جاتا؟ اِس زمانہ میں عوام و خواص کوئی ایسا نہیں جسے شیعوں کے بے

ایمان و گستاخ و کافر و مرتد ہونے میں شک ہو۔

سوال نمبر(۳۰) تو کیا مولوی سنابل شیعوں کو محب علی و اہلبیت کہہ کر ان کے دینِ باطل، کفری دھرم کو حق و صحیح نہیں بتا رہے؟

سوال نمبر(۳۱) نبی و صحابہ کے گستاخ شیعوں کے گروہ، شیعوں کے ٹولے کو علی کی جماعت، علی کا گروہ کہہ کر کیا اس حدیث پاک کے حکم میں داخل نہ ہوئے؟ حدیث پاک میں آیا حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

سَيَكُونَ أَقْوَامٌ عَنْ أُمَّتِي يَتَعَاطَى فُقَهَاؤُهُمْ عَضَلَ الْمَسَائِلِ أُولَئِكَ شِرَارُ أُمَّتِي۔ یعنی میری امت میں کچھ ٹولیاں ہوں گی، اُن کے مولوی سخت دشوار فتنہ انگیز مسائل کا تداول کریں گے، وہ میری اُمت کے بدترین لوگ ہیں۔

(رواہ سمویۃ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سوال نمبر(۳۲) ایسے دور پر فتن میں شیعہ کا معنی محب علی و اہلبیت بتا کر "آنکھ سے کاجل صاف چرالیں، یاں وہ چور بلا کے ہیں" کے مصداق نہ ہوئے؟ ہوئے، ضرور ہوئے۔

سوال نمبر(۳۳) مولوی سنابل نے شیعہ کا مطلب علی کا چاہنے والا، علی کا گروہ، علی کی جماعت، علی کے نام لیوا، علی کے دیوانے بتا کر کیا شیعیت کی تعبیر محبت علی و محبت اہلبیت سے نہ کی؟ کی، ضرور کی، کھلم کھلا کی۔

سوال نمبر(۳۴) کیا یہ مولوی سنابل کی تعبیر میں خطا ہے؟ نہیں نہیں بلکہ دل و ذہن کیا رافضیت زدہ ہے، تبھی تو ایسا کہا ہے؟

خدا جب دین لیتا ہے، تو عقلیں چھین لیتا ہے۔ کیا مولوی سنابل صاحب اس سچائی کا اعلیٰ نمونہ اور اس حقیقت کا سراپا مجسمہ نہیں؟

رافضیت نوازی۔۔ مداریت پردازی و تفضیلیت طرازی میں۔۔ سدھ بدھ ایسا گم۔۔۔ کہ دین و شریعت میں طبیعت کی چال بازی،۔۔۔ نہ پاس خدا و رسول۔۔۔ نہ ان سے خوفِ ناراضی،۔۔ جان سے عزیز ایمان کی ہاریں نہ بازی،۔۔۔ بھولے سنیوں کے دین پر ڈاکہ۔۔، متاعِ ایمان لوٹنے کی جعل سازی،۔۔۔ تاریک دل، خطرے میں مستقبل، بگڑا حال، لائم ماضی،۔۔ اہل حق و انصاف کے گریبان عزت پر دست درازی،۔۔ تکیہ کلام دشنام بازی،۔۔۔ لیکن وہ علمائے حق تمہارے سچے خیر خواہ، تم سے توبہ و رجوع و قبول حق کے مخلص متقاضی،۔۔۔ مگر جواب صرف اور صرف وہی گالی،۔۔ وہی زبان درازی،۔۔۔ وہی انانیت، وہی ہٹ دھرمی کی غمازی۔۔ خدا بچائے، پناہِ کارسازی۔

مولوی سنابل مسلک اعلیحضرت پر طرح طرح سے کیسے کیسے حملے کر رہے ہیں، مذہب اہلسنت کے خلاف کیسی کیسی گمراہ کن زہر افشانیاں کر رہے ہیں، جن سے دفتر کے دفتر بھرے ہوئے ہیں یہاں بنظر اختصار بطور نمونہ چند باتیں ملاحظہ فرمائیں:

(۱) سیدنا ابوبکر صدیق اکبر و سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہم کی بارگاہ پاک میں سخت گستاخانہ انداز میں کہا ''نبی نے

کہا اسلام کے لئے کیا لائے؟ تو کوئی آدھا لایا، کوئی پورا لایا، مگر اتنا تو کہا کہ گھر والوں کے لئے اللہ ورسول کو چھوڑ کر آیا ہوں''

(۲) اہلسنت کے اجماعی عقیدۂ افضلیت مطلقۂ صدیق اکبر کے خلاف فریب دیتے ہوئے در پردہ تفضیلیت پھیلانے کے لئے کہنا کہ ''ابوبکر کو افضل البشر بعد الانبیاء اہلسنت نے مان لیا، سیدوں نے بھی مان لیا مگر میں کہوں گا طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد، ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے۔''، ''کوئی کہے یہ کیسا۔۔وہ بڑا، وہ چھوٹا۔۔ایک بات کافی ہے، ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے؟''

(۳) حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی توہین کرتے ہوئے کہا ''گھوڑے دینے والا اسلام کی جنگ میں غنی ہے؟، اونٹ دینے والا اسلام کی جنگ میں غنی ہے؟؟۔۔۔اسلامی جنگ کے اندر گھوڑے دے دے غنی ہے؟ اونٹ دے دے غنی ہے؟۔۔۔جو سرکار کی بارگاہ میں اسلام کی خاطر گھوڑے دے دے، مع ساز وسامان کے دے دے تو وہ قیامت تک غنی کہلائے؟؟؟

(۴) از راہ دجل وفریب عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف کہیں کہہ رہے ہیں ''لا نبی بعدی ہمارا ایمان ہے کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا لیکن علی تو آیا''۔(معاذ اللہ)

(۵) کہیں گستاخانہ انداز میں، جو کہ مولوی سنابل کی عادت قدیمہ ہے، جنگ جمل وصفین کے مقدس صحابہ کی جماعت کو معاذ اللہ ''خارجی'' کہا: ''صفین اور جمل میں جب بات آگئی تھی، جب خارجی آگئے تھے، تو مولیٰ علی آئے تھے ذوالفقار لے کے''

(۶) جلیل القدر صحابی خال المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے دلی بغض نکالنے کو فتاویٰ رضویہ کی عبارت میں معنوی تحریف کر کے گستاخانہ انداز میں کہا اور عوام سے بھی بار بار کہلوایا ''امیر معاویہ سے ہمارا کیا رشتہ؟''

(۷) نہایت بے ادبی اور توہین آمیز تیور میں کاتب وحی حضرت امیر معاویہ کے متعلق کہا'' اپنے بڑے بوڑھوں سے کبھی سُنا لنگر معاویہ؟۔۔۔کبھی سُنا عرس معاویہ؟؟۔۔''۔ ''کبھی کہتے ہو امیر شام کا صدقہ دے دے''، ''کبھی امیر معاویہ کا صدقہ مانگتے ہو''، ''اِس کا صدقہ، اُس کا صدقہ''۔۔۔''سُنو!! صدقہ مانگنے والوں! جاؤ مدرسہ میں اور دعا کرو یزید کی چڈّھی مل جائے، شمر کا پائجامہ مل جائے''

(۸) سرکار مولائے کائنات مولا علی وحضور سیدۂ کائنات جگر گوشۂ رسول حضرت فاطمہ زہرہ بتول رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا نام پاک نہایت بے ادبی اور بے باکی سے لینا

(۹) لفظ 'بریلوی' سنیوں کے ایمان کی پہچان، ان کا علامتی نشان ہے، اصطلاح 'بریلوی' کی اس انفرادیت ومعنویت کو ختم کرنے کے لئے اور سنیوں کے اس امتیازی نشان کو مٹانے کے لئے شاطرانہ حملہ کرتے ہوئے لفظ 'بریلوی' کو سلاسل بیعت کے ناموں کے ساتھ بار بار لازمی طور بولنا کہ ''رضوی ہو کہ حشمتی ہو کہ بریلوی ہو کہ چشتی ہو، برکاتی ہو کہ اشرفی ہو'' جس سے

دھیرے دھیرے یہ مغالطۂ شیطانی عوام کے دلوں میں گھر کر جائے کہ بریلوی، ایمان کی پہچان نہیں بلکہ کسی سلسلے میں مرید ہونے والے کو کہتے ہیں۔ اور عوام کل کو یہ کہنے لگے کہ میں بریلوی نہیں ہوں میں تو قادری یا چشتی یا نقشبندی، سہروردی ہوں، یا حشمتی یا رضوی یا اشرفی یا برکاتی ہوں۔

(۱۰) سنیوں کے امتیازی شناخت 'بریلوی' کو بدنام کرنے کے لئے تفضیلیوں، مداریوں کی طرح منہ بھر بھر بار صبح شام ''بریلوی خارجی، ناصبی، یزیدی، کتوں، رضوی مُلّا'' کہنا ان کا تکیہ کلام

(۱۱) مسلک اعلیٰحضرت جو دین کی پہچان ہے اس کے بارے میں کہنا ''مسلک کو ایک طرف رکھو''،

(۱۲) ''عرف ناس کے اعتبار سے، علمائے ظاہر کی اصطلاح میں بریلوی بولا جاتا ہے، کوئی بریلوی نہ بھی کہے، مسلک اعلیٰحضرت نہ بھی کہتا ہو''

(۱۳) کبھی حضور پرنور غوث پاک کا نام پاک گستاخانہ انداز میں لینا۔

(۱۴) بات بات میں مسلک اعلیٰحضرت و ذاتِ اعلیٰ حضرت پر طنز کرنا، ان کے پاک مسلک کی مخالفت کرنا، ان کی تعلیمات سے انحراف کرنا، اپنا شیوہ جس نے بنا لیا ہے۔

(۱۵) کبھی کلام اعلیٰحضرت و سلامِ اعلیٰ حضرت پر گستاخانہ انداز میں کہنا کہا کہ علیحضرت کا کلام پڑھنا فرض تو فرض واجب بھی ثابت کر دو تو ایک لاکھ گیارہ ہزار انعام، ''سلام نبی کا ہے، لکھا کسی نے ہو، تیرے باپ کا کیا''

(۱۶) ڈھول طبلہ کے ساتھ، مزامیر کے ساتھ قوالی کو جائز کہنا

(۱۷) اہل سنت کے علماء و مشائخ کی توہین کرنا، ان کو گالیاں دینا، انہیں ہجڑا پیر، چھکا پیر، حرامی پیر کہنا، انہیں کتا سوئر کہنا، انہیں خارجی، ناصبی، یزیدی کہنا ان کا تکیہ کلام ہے

(۱۸) سنی صحیح العقیدہ لوگوں کو گالیاں دینا، انہیں حرامی کہنا، انہیں خارجی، ناصبی، یزیدی کہنا صبح و شام وردِ زبان

(۱۹) اہل سنت کے مدارس و خانقاہوں کے خلاف بار بار بولنا

(۲۰) علمائے اہل سنت کو ہمیشہ اغلام باز کہنا، نہایت بے شرمی و بے حیائی سے 'فاعل و مفعول' کی بات کہنا

(۲۱) محرم میں ہرے کپڑے پہن کر گھومنا، رافضیوں کی طرح ماتمی انداز میں نہایت بے ادبی و گستاخی سے 'حُسّین حُسّین' کہنا

(۲۲) تقریروں میں اپنے بارے میں یہ کہنا کہ ''تم سمجھے کہ ڈپلیکیٹ رافضی شیعہ ہوں گے'

(۲۳) شیعہ کا مطلب ہے علی کا گروہ، علی کی جماعت، علی کے چاہنے والے، علی کے دیوانے بتانا

(۲۴) مسلک اعلیٰ حضرت کے مقابل ازراہ اغوائے مسلمین مسلک غریب نواز زندہ باد کا نعرہ لگانا، لگوانا

(۲۵) ذات اعلیٰ حضرت و کتب اعلیٰ حضرت جو اہل سنت کا مرکز ہے، اس کے مقابل دشمنان و حاسدین مسلک

اعلیحضرت کی مثل بار بار یہ کہنا کہ ہمارا مرکز گنبد خضراء، ہمارا مرکز گنبد خضراء، ہمارا مرکز اجمیر معلیٰ

(۲۶) کہیں کہنا کہ ’’حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام ۔۔۔مَرو، مَرے؟؟؟، ۔۔۔گرے؟؟؟۔۔۔گر گئے؟؟۔۔۔اب پٹکی کھاؤ۔۔۔علیہ السلام بولنے پر اگر کچھ بولے تو ننگا کر دونگا جیسے ماں کے پیٹ سے آئے تھے‘‘

(۲۷) گستاخ، بازارو، ٹپوریوں کی طرح بولنا کہ ’’یزیدیوں سے پنگا کربلا میں حسین نے لیا تھا‘‘

(۲۸) تراویح پڑھانے کے لئے حافظ قرآن کی درخواست کرنے پر سنی صحیح العقیدہ حشمتی لوگوں کو کہنا ’’تراویح کیوں پڑھو گے تم تو پنڈت ہو‘‘

(۲۹) ابو طالب کے مسئلہ میں حضور اعلیحضرت کے فتاویٰ بالخصوص ’شرح المطالب فی مبحث ابی طالب‘ سے کھلم کھلا عدول وانحراف کرتے ہوئے کہنا ’’تم مولا علی کے باپ پر بھونکتے ہو‘‘

(۳۰) سنی مسلمانوں سے کہنا کہ تم سے اچھا تو ہمارے کانپور کا پنڈت جوگی ہے جو محرم میں تعزیہ سر پر اُٹھا کر کہتا ہے ایک نعرہ حیدری

(یہاں بطور مُشتے نمونہ از خروار، بنظر اختصار مولوی سنابل کی صرف تیس (۳۰) گمراہ کن گستاخیوں، بے ادبیوں، مسلک اعلیحضرت سے صریح انحراف وانکار، تصریحات بزرگانِ دین سے کھلا عدول وفرار ظاہر کرنے والی باتوں پر اقتصار)

سوال نمبر (۳۵) سنابل رضا صاحب کی یہ سب گستاخیاں، بے ادبیاں جو کہ اب طشت از بام ہوچکیں یہ دیکھنے کے بعد بھی علماء ومشائخ، دار الافتاء خاموش کیوں؟؟؟ سکوت عن الحق کیوں؟؟

سوال نمبر (۳۶) کیا دین فروش ومسلک بیزار مولوی سنابل ان گستاخیوں وگمراہ کن فتنے بازیوں سے اپنے دادا حضور مظہر اعلیحضرت وحضور مشاہد ملت کی خون وپسینہ سے سینچی سنیت کی لہلہاتی کھیتی پر ہل نہیں چلا رہے؟

’’پدرم سلطان بود‘‘ کے نشے میں چور مولوی سنابل مغرور اور ان جیسے دیگر رافضیت کی طرف مائل مغرور ناعاقبت اندیش، جن کے دلوں عقلوں میں بھرا فتور، للہ! اپنی ہڈیوں پر رحم کھاؤ۔ اپنی پیری، علم دانی، نسبت پدری، اور اپنے نفس سرکش پر اعتماد کر کے ایمان جیسی دولت عظمیٰ کی قدر سے غافل وبے خوف نہ رہو، خوفِ خاتمہ سے بے نیاز وبے فکرے نہ ہوجاؤ۔ خود کو دین اور اسلام نہ سمجھو، نہ اپنے ماننے والوں کو یہ باور کراؤ۔ اپنے اور اپنے ماننے والوں کے ایمان کی خیر مناؤ اور ایمان پر خاتمہ کی فکر سے بے علاقہ وبے نیاز نہ رہو۔ ایمان ہی وہ پاک دولت ہے جس سے نسبت ہونے پر ہی تمام نسبتیں کام آتی ہیں۔ ایمان کی آنکھ سے یہ واقعہ پڑھو اور ایمان پر خاتمہ کی فکر کرو کہ اپنی گمراہ کن باتوں سے بعد توبۂ صحیحہ شرعیہ نجات پاؤ

ایک مرتبہ سفیان ثوری اور شیبان رائی ایک جگہ جمع ہوئے، حضرت سفیان ثوری تمام رات روتے رہے۔ امام شیبان نے دریافت کیا کہ اے سفیان اتنا کیوں روتے ہو، اگر گناہوں کے سبب روتے ہو، تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی مت کرو۔ آپ نے **جواب دیا کہ میرے رونے کا سبب اپنے خاتمہ کا خوف ہے، اس لیے کہ میں نے اور چند اور لوگوں نے ایک شیخ مجتہد سے چالیس**

سال علم حاصل کیا، اورانہوں نے ساٹھ برس تک خانہ کعبہ کی مجاوری کی تھی، لیکن جب جان دی تو کفر پر دی، خاتمہ بالخیر نصیب نہ ہوا۔ (سبع سنابل شریف صفحہ ۱۰۰)

امام عشق و محبت حضور اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کا مبارک فرمان ، واجب الاذعان، علماء، مشائخ، پیر، پیرزادوں، سجادوں، خانقاہ والوں کے لئے عبرت نشان، ایمان کی فکر ہے تو مان:

(غضب تو ان مولوی کہلانے والے مشائخ اور پیروں) نے ڈھایا ہے، کہ اپنے ساتھ عوام کو بھی شریعت پر جری و بے باک کر دیا، اہل نا اہل کا جھوٹا تفرقہ، زبانی کہیں، اور جلسے میں دنیا بھر کے نا اہل بھریں، ائمۂ دین فرماتے ہیں: اے گروہ علماء، اگر تم مستحبات چھوڑ کر مباحات کی طرف جھکو گے، تو عوام مکروہات پر گرے گی۔ اگر تم مکروہ کرو گے، عوام حرام میں پڑے گی۔ اگر تم حرام کے مرتکب ہو گے، عوام کفر میں مبتلا ہو گی۔ بھائیوں...! للہ! اپنے اوپر رحم کرو.... اپنے اوپر رحم نہ کرو، امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحم کرو.... چرواہے کہلاتے ہو، بھیڑیے نہ بنو، اللہ ہدایت دے آمین۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

قسط اول کے آٹھ (۸) سوالات اور قسط دوم کے مزید تیرہ (۱۳) سوالات اور اس قسط سوم کے اضافی پندرہ (۱۵) سوالات کل چھتیس (۳۶) سوالات کا بار مولوی سنابل خصوصاً اور دیگر نام نہاد خانقاہی، پیر، پیرزادہ کہلانے والے رافضیت زدہ، مداریت کے مارے، نام نہاد مولائی عموماً، اتاریں اور جواب دینے کی کوشش کریں۔ اگر جواب نہیں دے سکتے۔ اور ہم کہے دیتے ہیں کہ قیامت تک ہرگز نہ دے سکیں گے، تو فوراً اعلانیہ توبۂ شرعیہ صحیحہ شائع کریں تا کہ دنیا و آخرت میں نجات پائیں اور قوم گمراہی سے بچے۔

۱۳، رجب المرجب ۱۴۴۵ھ بروز پنج شنبہ
مطابق ۲۵، جنوری ۲۰۲۳ء بروز جمعرات

فقط، ابوالناصح ابھی زندہ ہے،

قسط ابھی جاری ہے ....

مولوی سنابل رضا پیلی بھیتی کی شرعی کبیر غلطیاں

قسطوار

(قسط چہارم)

از قلم: فقیر قادری ابوالناصح محمد زین العابدین

وہی گلشن صحابہ نے جسے خونوں سے سینچا تھا

اجاڑا جا رہا ہے اب تو اے ابر سخا اٹھیے (شیر بیشۂ اہلسنت)

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

آج کل سنی کہلانے والے نام نہاد خانقاہی پیر، پیرزادگان کی زبانیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی اعلیٰ شانوں میں گستاخیوں، بے ادبیوں میں ملوث نظر آ رہی ہیں۔ اور یہ رافضیانہ وباء تیزی سے پھیل رہی ہے۔

مولیٰ علی مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و دیگر اہل بیت کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے عقیدت ومحبت کے پردے میں صحابۂ کرام کی عظمتوں پر حملہ کیا جا رہا ہے، ان کی عزتوں سے کھیلا جا رہا ہے۔ اور عوام اہلسنت کے دلوں سے معاذ اللہ بارگاہ صحابہ کا ادب اور عظمت گھٹانے کے لیے بڑی بیباکی و بے حیائی سے طعن وطنز کا جملہ کسا جا رہا ہے۔

ایسی باتیں جو اپنے باپ دادا کے حق میں سننا گوارا نہ کریں، اعلانیہ منہ بھر بھر کر وہ صحابہ کے لیے بول رہے ہیں۔ اور شدید توہین وگستاخیاں کر رہے ہیں۔ العیاذ باللہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عرس ولنگر، ان کے نام پاک کے نعروں پر اعتراض کرتے ہیں، ان سے مدد مانگنے، التجا واستعانت کرنے، ان کا صدقہ مانگنے پر معترض ہوتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک

صحابہ کرام کے آپسی معاملات جن میں پڑنے سے ہمارے اسلاف نے سخت منع فرمایا اور ان معاملات میں پڑنے کو عاقبت خراب کرنا بتایا ان باتوں کو نام نہاد پیر، پیرزادے، عالم کہلانے والے، عوام میں اچھل اچھل کر بیان کر کے اور ایسی باتیں اچھال کر خود کا اور عوام کا ایمان برباد کرنا چاہتے ہیں۔

سوال نمبر (۳۷) پیلی بھیت شریف کے مولوی سنابل صاحب نے فتاویٰ رضویہ مترجم سے ایک عبارت کا ادھورا ٹکڑا ''ہمیں امیر معاویہ سے کیا رشتہ'' پڑھ کر اور اسی ٹکڑے کو ہائی لائٹ کر کے زور دیتے ہوئے بار بار یہی دوہرا کر عوام سے بھی صرف اسی ٹکڑے کو بار بار کہلوایا۔

نیز کہتے ہیں ''کبھی سنا عرس معاویہ؟... کبھی تمہارے نانا نانی باپ دادا سے سنا لنگر معاویہ؟...'' اور کہتے ہیں ''امیر شام کا صدقہ، امیر معاویہ کا صدقہ مانگتے ہو، کل تم اور تمہاری اولادیں یزید کی چڈّی کا صدقہ، شِمر کے پائجامہ کا صدقہ مانگیں

گی‘‘ حضرت امیر معاویہ سے مدد مانگنے والے کو، ان کا صدقہ مانگنے والے کونعوذ باللہ یزید کا صدقہ مانگنے والا ،شمر کا صدقہ مانگنے والا کہہ رہے ہیں ۔جس سے عوام میں صحابۂ کرام بالخصوص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق غلط تاثر پیدا ہو رہا ہے۔اور عوام صحابۂ کرام کے تقدس و تعظیم سے دور ہو رہے ہیں بلکہ جری و بے باک ہو کر گستاخیوں میں مبتلا ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کا ذمہ دار کون؟؟؟

سوال نمبر(۳۸) کیا بڑے کہلانے والے خود خاموش رہ کر اپنی خاموشی سے اس حالت شر وضلالت پر ان کے ساتھی نہیں ہو رہے ہیں؟

مولوی سنابل کی اس خیانت پر جب اعتراض ہوا تو اپنے توہین آمیز طرز تکلم اور گستاخانہ اندازِ بیان سے آنکھیں بند کر کے، ’’کبھی سنا عرس معاویہ؟...کبھی تمھارے نانا نانی باپ دادا سے سنا لنگر معاویہ؟...امیر شام کا صدقہ، امیر معاویہ کا صدقہ مانگتے ہو، کل تم اور تمھاری اولادیں یزید کی چڈّی کا صدقہ، شمر کے پاجامہ کا صدقہ مانگیں گی‘‘ **اپنی کہی ہوئی یہ تمام باتیں نظرانداز کر کے فریب یہ دیا جا رہا ہے کہ ہم تو فتاویٰ رضویہ پڑھ رہے ہیں اب یہ اعتراض ہم پر نہیں بلکہ معاذ اللہ اعلیحضرت پر اعتراض ہے۔**

سوال نمبر(۳۹) (فتاوی رضویہ میں کہاں لکھا ہے اعلیحضرت نے کہاں فرمایا ہے کہ لوگوں سے بے ادبی و گستاخی سے کہلواؤ ’’ہمیں امیر معاویہ سے کیا رشتہ‘‘؟

سوال نمبر(۴۰) اعلیحضرت نے کہاں لکھا لنگر امیر معاویہ نہیں ہوتا ہے اور عرس امیر معاویہ نہیں ہوتا ہے۔ یہ جملے فتاوی رضویہ میں کہاں لکھے ہیں؟ (لعنت اللہ علی الکاذبین)

سوال نمبر(۴۱) یہی ایک ٹکڑا ’’ہمیں امیر معاویہ سے کیا رشتہ‘‘ بار بار کہنا اور عوام سے کہلوانا کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے دل میں چھپا کینہ و بغض ظاہر نہیں کرتا؟

سوال نمبر(۴۲) اور اپنی اس ہٹ دھرمی پر فتاویٰ رضویہ کو ڈھال بنانا کہ یہ تو فتاویٰ رضویہ میں لکھا ہے کیسی بے غیرتی اور کیسا کھلا فریب ہے؟

حضور اعلیحضرت رضی اللہ عنہ ایک مقام پر فرماتے ہیں:

’’یہ مخاطبہ ان مقامات راز و نیاز سے ہوگا، جو مولیٰ و عبد و محبوب میں ہوتے ہیں، جن میں دوسرے کو دخل دینا حرام، انھیں نقل مجلس بنانا حرام، بلکہ بحال فسادِ نیت کفر صریح بلا کلام، بھلا یہ تو ایک مخاطبۂ کشفیہ ہوگا،.... امیر المؤمنین نے ایک شخص کو کہ سورہ عبس کی تلاوت بکثرت کرتا، زجر شدید فرمایا‘‘ (فتاویٰ رضویہ شریف)

کلمۃ حق ارید بہا باطل **(کلمہ حق ہے جس سے باطل کا ارادہ کیا گیا ہے)**

خوارج کی طرح یہ سچا لفظ اس نے باطل ارادے سے کہا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

سوال نمبر (۴۳) کیا ان واقعات و ارشادات نے تو آپ کی اس فریب کاری کہ یہ تو فتاویٰ رضویہ شریف میں اعلیحضرت فرماتے ہیں، کا پردہ چاک نہ کردیا؟

سوال نمبر (۴۴) اور کیا سننے والوں نے سنا نہیں آپ کا طنزیہ اندازِ بیان اور طرز تکلم بزبانِ طعن، جسے آپ ہضم کرگئے اور اپنی کرتوت کا سارا الزام حضور اعلیحضرت رضی اللہ عنہ پر رکھ کر فارغ ہونا سمجھے؟

نہیں نہیں!! سنیئے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک ہی بات اختلافِ طرز بیان سے تعظیم سے توہین تک بدل جاتی ہے جیسے اوش فرمایئے، تناول فرمایئے، نوشِ جان فرمایئے۔کھاؤ، نگلو، تھورو، زہر مار کرو اور تعظیم و توہین میں کس قدر مختلف ہیں'' (فتاوی رضویہ شریف)

ان دلائل واضحہ کے بعد تو مولوی سنابل کا یہ حال ہے کہ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

سوال نمبر (۴۵) آپ ہی سے سیکھ کر کوئی بد دماغ کہے کہ نماز نہ پڑھا کرو بلکہ نماز کے قریب بھی نہ جاؤ، کیونکہ قرآن میں ہے لا تقربوا الصلاۃ یعنی نماز کے قریب نہ جاؤ۔ تو کیا اس نے قرآن کی تکذیب و معنوی تحریف نہ کی؟ بیشک کی۔ اس آیت کا پچھلا حصہ وأنتم سکاری یعنی جب تم نشے میں ہو، یہ چھوڑ کر آدھی آیت پڑھنا اس کا کھلا فریب ہے یا نہیں؟؟!!!

دل کے اندھوں نے تو معاذ اللہ قرآن کی آیات کے ساتھ دھاندلی کی۔ تفویت الایمان نامی بدنام زمانہ کتاب میں وہابیوں نے قرآن پاک کی آیات میں ایسی ہی معنوی تحریفیں کیں اور دلیل کے طور پر جگہ جگہ قرآن کریم کی آیتیں ہی پیش کی ہیں حوالے میں۔

اگر ان رافضیت زدہ لوگوں کی عیاری وفریب کاری کا بس چلے تو معاذ اللہ کیا کیا نہ بکیں اور اپنی خیانتی بکواسوں کا سارا الزام بزرگوں کے سر جڑ دیں۔

سوال نمبر (۴۶) اُن باتوں کو عوام میں لانا جو وہ نہ سمجھ سکیں بلکہ جن سے ان میں خلفشار پیدا ہو اور ان کے ایمان ڈگمگانے لگیں۔ بلکہ شیعیت و تفضیلیت و مداریت کے فتنہ میں پڑ کر اپنا ایمان برباد کر بیٹھیں، کیا ایسی باتیں بیان کرنا بدخواہیٔ اسلام و مسلمین نہیں؟

امام اہل سنت حضور اعلیحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ تو اول ملوکِ اسلام اور سلطنتِ محمدیہ کے پہلے بادشاہ ہیں اسی کی طرف توراۃ مقدس میں اشارہ ہے کہ: مولدہ بمکۃ ومهاجرہ طیبۃ وملکه بالشام۔ وہ نبیٔ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں پیدا ہوگا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔ (تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی)

حدیث امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجلۂ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے ہیں۔

صحیح ترمذی شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به الٰہی! اسے راہ نما، راہ یاب کر اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دے۔

تابعین سے لے کر تابقیامت امت کا کوئی ولی کیسے ہی پایہ عظیم کو پہنچے، صاحبِ سلسلہ ہو، خواہ غیر ان کا، ہرگز ہرگز ان میں سے ادنیٰ سے ادنیٰ کے رتبہ کو نہیں پہنچتا، اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں،

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد صادق کے مطابق

اَوروں کا کوہِ اُحد کے برابر سونا ان کے نیم صاع (تقریباً دو کلو) جَو کے برابر نہیں۔ جو قُربِ خدا انہیں حاصل دوسرے کو میسر نہیں۔ اور جو درجات عالیہ یہ پائیں گے غیر کو ہاتھ نہ آئیں گے۔

(اہلسنت کے خواص تو خواص، عوام تک) ان سب کو بالاجمال (کہ کوئی فرد ان کا شمول سے نہ رہ جائے، از اوّل تا آخر) پَرلے درجے کا بَرّ وتقی (نیکوکار متقی) جانتے اور تفاصیل احوال (کہ کس نے کس کے ساتھ کیا کیا اور کیوں کِیا، اس) پر نظر حرام مانتے (ہیں)۔ ان (مشاجرات ونزاعات کی) تفاصیل پر نظر گمراہ کرنے والی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم فرما چکے۔

اذا ذکر اصحابی فامسکوا (جب میرے اصحاب کا ذکر آئے تو باز رہو)

ان کے رُتبے ہماری عقل سے وراء ہیں، حاشا! کہ ایک کی طرفداری میں دوسرے کو بُرا کہنے لگیں۔

اہلِ حق (اہلِ اسلام، اہلسنت و جماعت) شاہراہِ عقیدت پر چل کر (منزل) مقصود کو پہنچے۔ اور ارباب (غوایت واہل) باطل تفصیلوں میں خوض (و ناحق غور) کر کے مغاک (ضلالت اور) بددینی (کی گمراہیوں) میں جا پڑے۔

غرض بے عقل بے دینوں اور بے دین بدعقلوں نے یہ افسانہ سُن پایا تو لگے چوُن و چرا کرنے تسلیم و گردن نہادوں کے زینہ سے اُترنے پھر ناراضیٔ خدا اور رسول کے سوا اور بھی کچھ پھل پایا؟ (فتاویٰ رضویہ شریف)

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض میں فرمایا:

ومن یکون یطعن فی معویة فذالک کلب میں کلاب الهاویة۔

جو امیر معاویہ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتوں سے ایک کتا ہے۔ واللہ یقول الحق و یهدی السبیل (اور اللہ تعالیٰ سچ فرماتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔) (فتاویٰ رضویہ شریف)

فرق مراتب بے شمار اور حق بدست حیدر کرار، مگر معاویہ بھی ہمارے سردار، طعن ان پر بھی کارِ فجار، جو معاویہ کی حمایت

میں عیاذاًباللہ اسداللہ کے سبقت واولیت وعظمت واکملیت سے آنکھ پھیر لے وہ ناصبی یزیدی اور جو علی کی محبت میں معاویہ کی صحابیت ونسبت بارگاہ حضرت رسالت بھلادے وہ شیعی زیدی، یہی روش آداب، بحمداللہ تعالیٰ ہم اہل توسط واعتدال کو ہر جگہ ملحوظ رہتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

سوال نمبر(۴۷) ان ایمان افروز، رافضیت وتفضیلیت دوز، مداریت سوز ارشادات اعلیٰحضرت کی روشنی میں کیا مولوی سنابل نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان پاک میں زبان طنز وطعن کھول کر 'جہنمی کتا'، 'فاجر'، 'شیعی زیدی'، 'بے عقل وبددین'، 'گمراہ' کے لعنتی طوق اپنے گلے میں نہ ڈالے؟

سوال نمبر(۴۸) اوراپنے ارتکابِ توہینِ امیر معاویہ پر حضور اعلیٰحضرت پر جھوٹا افترا باندھ کر کہ''میں تو فتاویٰ رضویہ کی عبارت پڑھ رہاہوں، اگر گستاخی ہے تو فتاویٰ رضویہ میں ہے''، کیا اس سے مولوی سنابل کا مفتری وکذاب ہونا اظہر من الشمس نہیں؟

سوال نمبر(۴۹) اپنے گستاخانہ طرز بیان سے امیر معاویہ کی شدید گستاخی کر کے کہنا کہ میں فتاویٰ رضویہ کی عبارت پڑھ رہا ہوں، اگر گستاخی ہے تو عبارت میں ہے، ایسا کہہ کر کیا مولوی سنابل نے حضور اعلیٰحضرت کو معاذ اللہ گستاخ امیر معاویہ نہ ٹھہرایا؟

سوال نمبر(۵۰) اور اپنی ایسی ناپاک حرکتوں، خلاف دین وسنت کرتوتوں، مسلک بیزار، رافضیت وتفضیلیت ومداریت زدہ، اہانت وبغضِ صحابہ کرام سے مملوز ہر افشانیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنے اسلاف پر بہتان طراشی کرنے والا، اپنے بزرگوں کے بے لوث دامن تقدس کو داغ دار کرنے والا، ان کی طرف اپنی شیطانی فریب کاریوں کی نسبت کر کے ان سے اپنا رشتہ توڑنے والا نہیں؟

گزشتہ قسطوں کے چھتّیس (۳۶) سوالات اور اس قسط چہارم کے متزائد چودہ (۱۴) سوالات کل پچاس (۵۰) سوالات کا بار مولوی سنابل خصوصاً اور دیگر نام نہاد خانقاہی، پیر، پیرزادہ کہلانے والے رافضیت زدہ، مداریت کے مارے، نام نہاد مولائی عموماً، اتاریں اور جواب دینے کی کوشش کریں۔ اگر جواب نہیں دے سکتے۔ اور ہم کہے دیتے ہیں کہ قیامت تک ہرگز نہ دے سکیں گے، تو فوراً اعلانیہ توبۂ شرعیہ صحیحہ شائع کریں تا کہ دنیا وآخرت میں نجات پائیں اور قوم گمراہی سے بچے۔

تو اِدھر اُدھر کی نہ بات کر، یہ بتا کہ کارواں کیوں لُٹا
مجھے رہزنوں سے غرض نہیں، تیری رہبری کا سوال ہے

۴، شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ بروز پنج شنبہ

۱۰، فروری ۲۰۲۴ء، بروز جمعرات

فقط، ابوالناصح ابھی زندہ ہے،

قسط ابھی جاری ہے ....

مولوی سنابل رضا پیلی بھیتی کی شرعی کبیر غلطیاں

قسطوار

(قسط پنجم)

ازقلم: فقیر قادری ابوالناصح محمد زین العابدین

کارواں کا کارواں گُم ہو جائے یہ ہو نہیں سکتا

امیر کارواں خود کہیں پر راہ بھولا ہے

مولوی سنابل صاحب کے گزشتہ ڈھائی تین سالوں کا جائزہ لیا جائے تو اس دوران آنجناب کی طرف سے اس طرح کی رافضیانہ بولی کھلے بند انداز وڈھکے دبے الفاظ میں کثرت سے نظر آتی ہے۔ اور یہ بات ابوالناصح یوں ہی نہیں کہہ رہا بلکہ ہر ایک بات کی مکمل تحقیق کے بعد کہہ رہا ہے۔

مولوی سنابل کی سابقہ چند سالہ تقریروں، بیانوں پر نظر غائر ڈالنے پر یہ بات بالکل ظاہر و باہر ہو جاتی ہے کہ مولوی سنابل اغیار کی کٹھ پتلی بن چکے ہیں۔ مخالفین و دشمنان مسلک اعلیحضرت سے اندر ہی اندر ہاتھ ملا چکے ہیں۔ اور پوری منسوبہ بندی سے اپنی تمام طاقت وقوت سے مسلک اعلیحضرت پر حملے کئے جارہے ہیں۔ مگر اپنے اوپر ابھی بھی سنیت وحشمتیت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے کہ سادہ لوح عوام ان کے دجل وفریب کو نہ سمجھ پائیں اور یہ بڑی چالاکی سے ان کے ایمان پر اپنا ہاتھ صاف کر کے انہیں بھی اپنی طرح مسلک کا باغی وطاغی بنا دیں۔

قسط سوم میں ہم نے بطور نمونہ مولوی سنابل کی انہیں مسلک خلاف گمراہ کن اقوال شنیعہ کی ایک مختصر فہرست، جس میں ان کی تیس (۳۰) ایسی باتیں بتائی گئیں ہیں جو عام سنی بھی پڑھ کر سمجھ سکتے ہیں کہ مولوی سنابل کے قدم اب راہ حق، مسلک اعلیحضرت سے ہٹ چکے ہیں۔

ان کے شاطرانہ حربوں میں ایک حربہ یہ بھی ہے کہ عوام میں دوران تقریر گول مول باتیں کر کے خود ہی اپنی طرف سے کچھ شیطانی شوشے چھوڑ کر فرار ہو جاتے ہیں اور کچھ مدت تک خاموش اپنے بِل میں رہ کر اپنی خلاف دین ومسلک، زہریلی بات کا عوام میں کتنا اثر ہوا دیکھتے رہتے ہیں اور اسی حساب سے اپنی آئندہ چال چلتے ہیں، اگر عوام اپنی نادانی سے اس زہر کو شہد سمجھ کر پینا شروع کر دیتی ہے تو دھیرے دھیرے اس زہر کا ڈوز بڑھاتے جاتے ہیں۔ جنہیں عوام تو عوام علماء تک کبھی کبھی سمجھ نہیں پاتے اور ان کے مغالطہ میں آکر وہی فریبی بولی انجانے میں خود بولنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کی بہت سی مثالیں ہیں۔ بنظر کثرت ہفوات ولغویات فظیعہ و بطالات وضلالات شنیعہ مولوی سنابل کی کون سی خباثت کا پردہ پہلے چاک کیا جائے، کس ابلیسی تلبیس کو پہلے بے نقاب کیا جائے ۔ واللہ الموفق

جیسے اپنی ایک تقریر میں کہتے ہیں کہ

تلبیس نمبر(۱) ''بیشک امیر معاویہ صحابی ہیں ہم آگے بات نہیں کرتے۔۔۔لیکن علی کے برابر کھڑا کروگے تو ہم آئینہ دکھائیں گے''

سوال نمبر(۵۱) کیا مولوی سنابل نے یہاں فضل وشرفِ صحابیت کے عظیم مرتبہ و بلند درجہ کی نہایت تخفیف و تقصیر، شدید تنقیص وتحقیر نہ کی؟ کی ،ضرور کی۔

سوال نمبر(۵۲) کیا مولوی سنابل نے ایسا کہہ کرعوام کو یہ باور نہ کرانا چاہا کہ امیر معاویہ صحابی ہیں بس؟؟

اور عقل ودیانت سے عاری مولوی سنابل نے یہ نہ جانا کہ صحابی ہونا ہی ہے بس، کہ اس درجۂ عالیہ ومرتبۂ علیا پر جو فائز ہیں، جنہیں یہ مقام رفیع ومرتبۂ منیع بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے عطا ہوا، ان کی اعلیٰ عظمتوں، بالا بلندیوں، والا منزلت و شرافت، بے شمار خصائص پسندیدہ ومحامد حمیدہ، فضائل جلیلہ ومناقب جمیلہ، قصائد وافرہ وحمائد کثیرہ، سے قرآن وحدیث مالا مال، کتب ائمہ وفقہ اس سے لبریز، زبان اولیاء واصفیاء ان کے ذکر سے تر۔ جماعت اولیاء متفقہ طور پر علی الاعلان صحابہ کرام کے مابعد آنے والے قیامت تک کے تمام اولیاء پر اصحاب رسول ﷺ کی بزرگی و برتری، بلندی وسروری، سبقت وفوقیت، افضلیت وافسری بیان کرتے آئے۔ ائمہ دین وعلمائے مستندین نے اپنی تقاریر وتحاریر میں یہ عقیدہ بالکل صاف ومصرح کر دیا۔جیسا کہ حضور اعلیحضرت نے فتاویٰ رضویہ شریف میں بیان فرمایا کہ:

''تابعین سے لے کر تابقیامت امت کا کوئی ولی کیسے ہی پایۂ عظیم کو پہنچے، صاحب سلسلہ ہوخواہ غیران کا، ہرگز ہرگز ان میں سے ادنیٰ سے ادنیٰ کے رتبہ کونہیں پہنچتا، اوران میں ادنیٰ کوئی نہیں، رسول اللہ ﷺ کے ارشاد صادق کے مطابق، اوروں کا کوہِ اُحد کے برابر سونا ان کے نیم صاع (تقریباً دوکلو) جَو کے برابر نہیں۔ جوقُربِ خُدا انہیں حاصل، دوسرے کومیسر نہیں۔اور جودرجات عالیہ یہ پائیں گے غیر کو ہاتھ نہ آئیں گے۔

امت کے اولیاء اقطاب وابدال واغواث کسی صحابی کے رتبہ تک نہیں پہنچ سکتے۔ کیونکہ صحابۂ کرام نے کلمۂ طیبہ حضور کے چہرۂ پاک کودیکھ کر پڑھااورسرکارِ پاک کی صحبت حاصل ہوئی۔

ان کے رُتبے ہماری عقل سے وراء ہیں۔

سب حضرات آقائے دوعالم ﷺ کے جاں نثار اور سچّے غلام ہیں، خدا ورسول کی بارگاہوں میں معظّم و معزز اور آسمانِ ہدایت کے روشن ستارے ہیں اصحابی کالنجوم۔

فضل صحبت (وشرفِ صحابیت وفضل) وشرف سعادت خدائی دین ہے۔

اے اللہ! تیری برکت والی رحمت اور ہمیشگی والی عنایت اس پاک اہلسنت وجماعت پر، جس نے تیرے

محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب ہم نشینوں اور گلستانِ صحبت کے گل چینوں کو (ہمیشہ ہمیش کسی استثناء کے بغیر) نگاہ تعظیم اجلال (اور نظر تکریم وتوقیر) سے دیکھنا اپنا شعار و دثار (اپنی علامت ونشان) کرلیا اور سب کو چرخِ ہدایت کے ستارے اور فلکِ عزّت کے سیّارے جاننا عقیدہ کرلیا کہ ہر ہر فرد بشران کا (بارّ ونیکوکار) سرور عدول واخیار واتقیاء وابرار کا سردار (اور امت کے تمام عدل گستر، عدل پرور، نیکوکار، پرہیزگار اور صالح بندوں کے سرتاج ہے)

(فتاویٰ رضویہ شریف)

سوال نمبر (۵۳) کیا صحابیٔ رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہنا کہ ''ہم صحابی مانتے ہیں آگے نہیں کہتے''، یہ فتاویٰ رضویہ شریف میں دکھا سکتے ہیں؟

سوال نمبر (۵۴) کیا مولوی سنابل کا حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی محبت کا دم بھرتے ہوئے، ایک خاص پیرائے میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے کہنا کہ ''بیشک امیر معاویہ صحابی ہیں، ہم آگے بات نہیں کرتے''، اور علی کے برابر کھڑا کروگے تو ہم آئینہ دکھائیں گے'' صاف صاف کینہ وبغض اور تنقیص وتوہین کے پہلو نمایاں نہیں کرتا؟

سوال نمبر (۵۵) کیا ''آئینہ دکھانا'' یہ محاورہ کسی کے عیب وغلطی پر گرفت وتنبیہ کرتے ہوئے بطور طعن نہیں کہا جاتا؟

سوال نمبر (۵۶) کیا مولوی سنابل نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ''آئینہ دکھائیں گے'' کہہ کر طعن نہ کیا؟ کیا، ضرور کیا۔

سوال نمبر (۵۷) کیا ''آئینہ دکھائیں گے'' کہہ کر مولوی سنابل نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص شان و کھلی توہین نہ کی؟ کی، ضرور کی۔

حضور اعلیحضرت رضی اللہ عنہ فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں:

قرآن عظیم نے ان دریدہ دہنوں، بیباکوں، بے ادب، ناپاکوں کے منہ میں پتھر دے دیا جو صحابہ کرام کے افعال سے اُن پر طعن چاہتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے اُن سب سے حسنیٰ کا وعدہ فرمایا، تو اب جو معترض ہے اللہ واحد قہار پر معترض ہے، جنت ومدارج عالیہ اس معترض کے ہاتھ میں نہیں اللہ عزوجل کے ہاتھ ہیں معترض اپنا سر کھاتا رہے گا اور اللہ نے جو حُسنیٰ کا وعدہ اُن سے فرمایا ہے ضرور پورا فرمائے گا اور معترض جہنم میں سزا پائے گا۔

وہ آیہ کریمہ یہ ہے: لایستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئك اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنیٰ واللہ بما تعملون خبیر ۔ **اے محبوب کے صحابیو! تم میں برابر نہیں وہ جنھوں نے فتح سے پہلے خرچ وقتال کیا، وہ رُتبے میں بعد والوں سے بڑے ہیں، اور دونوں فریق سے اللہ نے حُسنیٰ کا وعدہ کرلیا، اور اللہ خوب جانتا ہے، جو کچھ تم کرنے والے ہو۔**

اب جن کے لیے اللہ کا وعدہ حسنیٰ کا ہولیا اُن کا حال بھی قرآن عظیم سے سنئے: ان الذین سبقت لھم منا الحسنٰی اولئك عنها مبعدون ٥لایسمعون حسیسها وھم فی ما اشتھت انفسھم خٰلدون ٥لایحزنھم الفزع الاکبر وتتلقٰھم الملٰئکة ھذا یومکم الذی کنتم توعدون ۔ بے شک جن کے لیے ہمارا وعدہ حُسنیٰ کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں، اس کی بھنک تک نہ سُنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے۔ وہ بڑی گھبراہٹ، قیامت کی ہلچل انہیں غم نہ دے گی اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن، جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔

یہ ہے جمیع صحابہ کرام سید الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے قرآن کریم کی شہادت۔ امیر المومنین مولیٰ المسلمین علی مرتضٰی مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قسم اول میں ہیں، جن کو فرمایا: اولئك اعظم درجة ۔ ان کے مرتبے قسم دوم والوں سے بڑے ہیں، اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم قسم دوم میں ہیں، اور ''حسنیٰ کا وعدہ اور یہ تمام بشارتیں سب کو شامل''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر صحابی کی یہ شان اللہ عزوجل بتاتا ہے، تو جو کسی صحابی پر طعن کرے اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے۔ اور ان کے بعض معاملات جن میں اکثر حکایات کاذبہ ہیں ارشاد الٰہی کے مقابل پیش کرنا اہل اسلام کا کام نہیں۔

رب عزوجل نے اسی آیت حدید میں اس کا منہ بھی بند کر دیا کہ دونوں فریق صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھلائی کا وعدہ کر کے ساتھ ہی ارشاد فرمادیا: وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۔ اور اللہ کو خوب خبر ہے جو تم کرو گے۔

بایں ہمہ اس نے تمھارے اعمال جان کر، حکم فرمادیا کہ وہ تم سب سے جنت بے عذاب وکرامات وثواب بے حساب کا وعدہ فرما چکا ہے۔

تو اب دوسرے کو کیا حق رہا کہ ان کی کسی بات پر طعن کرے، کیا طعن کرنے والا، اللہ تعالیٰ سے جُدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔

اس کے بعد جو کوئی کچھ بکے وہ اپنا سر کھائے اور خود جہنم میں جائے۔

ولہذا امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن عساکر کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تکون لاصحابی زلّة یغفرها الله لهم لسابقتهم معی ثم یأتی قوم بعدهم یکبهم الله علی مناخرهم فی النار میرے اصحاب سے لغزش ہوگی جسے اللہ عزوجل معاف فرمائے گا اُس سابقہ کے سبب جو اُن کو میری بارگاہ میں ہے پھر اُن کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ انہیں اللہ تعالیٰ ان کے منہ کے بل جہنم میں اوندھا کرے گا۔ یہ ہیں وہ کہ صحابہ کی لغزشوں پر گرفت کریں گے۔

ولہذا علامہ شہاب خفاجی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض میں فرمایا: ومن یکون یطعن فی

معٰویة فذالك كلب میں كلاب الهاوية۔ **جو امیر معاویہ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتّوں سے ایک کُتا ہے۔**

(فتاویٰ رضویہ شریف)

سوال نمبر(۵۸) ان ارشادات مبارکہ کی رو سے کیا مولوی سنابل کی شدید تر دید و مذمت نہ ہوئی؟

سوال نمبر(۵۹) کیا مولوی سنابل، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کر کے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک کے اس ارشاد ''**اُن کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ انہیں اللہ تعالیٰ ان کے منہ کے بل جہنم میں اوندھا کرے گا۔ یہ ہیں وہ کہ صحابہ کی لغزشوں پر گرفت کریں گے**'' کے حکم میں داخل نہ ہوئے؟

سوال نمبر(۶۰) امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کر کے حسب حکم فتاویٰ رضویہ کیا مولوی سنابل '**اللہ تعالیٰ سے جُدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے**' اس کے مصداق نہ ہوئے؟؟

سوال نمبر(۶۱) '**جو کسی صحابی پر طعن کرے اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے**'، کیا مولوی سنابل پر فتاویٰ رضویہ کا یہ تازیانہ صادق نہ آیا؟

سوال نمبر(۶۲) کیا اس ہوائی فائرنگ کہ ''علی کے برابر کھڑا کرو گے'' میں مولوی سنابل نے فرضی مخاطبہ نہ گڑھا، جیسا کہ ان کی عادت قدیمہ ہے؟

سوال نمبر(۶۳) اور اپنے اس فرضی مخاطبہ میں بنا ثبوت شرعی مطلق بریلوی ناصبی خارجی یزیدی کہہ کر کیا مولوی سنابل نے بہ یک زبان علمائے اہلسنت اور تمام سنی صحیح العقیدہ ایمان والوں کو ناصبی، خارجی، یزیدی گردانتے ہوئے ''علی کے برابر کھڑا کرو گے'' کہکر مورد الزام نہ ٹھہرایا؟

سوال نمبر(۶۴) پھر یہ برابری کس بنا پر ٹھہرائی؟ اس کی کوئی صراحت نہیں۔

سوال نمبر(۶۵) کیا یہ بھی ان کی شوشے بازی کا ایک نمونہ نہیں؟

سوال نمبر(۶۶) کیا مولوی سنابل نے اشارہ کنایہ میں حضرت امیر معاویہ کے عرس ولنگر کرنے اور ان کے نام کا صدقہ مانگنے، ان کے نام کا نعرہ لگانے وغیرہ امور کو ہی اپنے زعم باطل سے 'مولیٰ علی رضی اللہ عنہم کے برابر کھڑا کرنا' نہیں ٹھہرالیا؟

سوال نمبر(۶۷) کیا کسی بزرگ کا عرس ولنگر کرنا، ان کے نام کا صدقہ مانگنا، ان کے نام کا نعرہ لگانا، یہ ایسے **مطلق** امور ہیں جن سے اس بزرگ کو مولیٰ علی مشکل کشا کے برابر کھڑا کرنا کہا جائے گا؟؟ نہیں، ہرگز نہیں۔

سوال نمبر(۶۸) اگر ہاں، تو مولوی سنابل اپنی ہمشیرہ 'باجی صاحبہ' کے عرس ولنگر، ان کے نام کا صدقہ مانگ کر، ان کے نام کا نعرہ لگا کر کیا اپنے ہی اختراعی اصول سے 'اپنی باجی صاحبہ' کو حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ کے برابر کھڑا کرنے والے نہ ہوئے؟

سوال نمبر(۶۹) نیز عقل ونقل سب کے خلاف کیا مولوی سنابل کے اس اختراعی اصول سے، بزرگوں نے جو اپنے

اسلاف کے اعراس ولنگر کیے، ان کے نام کے نعرے لگائے، ان کا صدقہ مانگا گئے، اور اپنے متعلقین و مریدین، معتقدین و متوسلین کو اس کی تعلیم وترغیب کی۔ کیا انہوں نے بقول مولوی سنابل کے ہر بزرگ، ہر ولی کو مولیٰ علی کے برابر نہ کھڑا کر دیا؟ اور اسی کی تعلیم وترغیب نہ کی؟

سوال نمبر (٧٠) کیا یہ تمام بزرگان دین وعلمائے اکابرین بلکہ جملہ اہلسنت پر مولوی سنابل کا جھوٹا افتراء و بہتان نہ ہوا؟

سوال نمبر(٧١) اگر کہو نہیں، یہ امور فقط امیر معاویہ کے حق میں برتنے سے مولیٰ علی کے برابر میں کھڑا کرنا ٹھہرتا ہے تو کیا اب تمھارا امیر معاویہ سے بغض وکینہ کھلم کھلا ظاہر نہ ہو گیا؟

سوال نمبر(٧٢) ان امور مستحبہ یعنی بزرگان دین کے عرس ولنگر، نعرے وان کے نام کا صدقہ مانگنا، ان سب پر آج تک وہابیہ دیابنہ ہی معترض ومخالف اہلسنت تھے، تو کیا مولوی سنابل اپنے اس خانہ ساز اصول میں وہابی دیوبندی سے مشابہ نہ ہوئے؟

گزشتہ قسطوں کے پچاس (٥٠) سوالات اور اس قسط پنجم کے اضافی بائیس (٢٢) سوالات، کل بہتّر (٧٢) سوالات کا بار مولوی سنابل خصوصاً اور دیگر نام نہاد خانقاہی، پیر، پیرزادہ کہلانے والے رافضیت زدہ، مداریت کے مارے، نام نہاد مولائی عموماً، اتاریں اور جواب دینے کی کوشش کریں۔ اگر جواب نہیں دے سکتے۔ اور ہم کہے دیتے ہیں کہ قیامت تک ہرگز نہ دے سکیں گے، تو فوراً اعلانیہ توبہ شرعیہ صحیحہ شائع کریں تاکہ دنیا وآخرت میں نجات پائیں اور قوم گمراہی سے بچے۔

گدائے خاک نشینی تو حافظا مخروش

رموز مملکت خویش، خسرواں دانند

(تُو خاک نشین گداگر ہے، اے حافظ! شور مت کر کہ اپنی سلطنت کے بھید بادشاہ ہی جانتے ہیں)

تیرا مُنہ ہے، کہ تُو بولے، یہ سرکاروں کی باتیں ہے

١٥، شعبان المعظم ١٤٤٥ھ بروز دوشنبہ مبارکہ

٢٦، فروری ٢٠٢٤ء، بروز پیر شریف

فقط، ابوالناصح ابھی زندہ ہے،

قسط ابھی جاری ہے ....

مولوی سنابل رضا پیلی بھیتی کی شرعی کبیر غلطیاں

قسطوار

(قسط ششم)

ازقلم : فقیر قادری ابوالناصح محمد زین العابدین

حق سے بد ہو کے، زمانہ کا بھلا بنتا ہے
ارے میں خوب سمجھتا ہوں معمہ تیرا

حضور پرنور، زینت آرائے مسندِ برکاتیۂ غوثیۂ مطہرہ، سیدشاہ ابوالحسین احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مارہرہ مقدسہ، ایمان وعقیدہ کی حفاظت کے لئے سنیوں کو ہوشیار کرتے ہوئے کیا خوب فرماتے ہیں کہ:....

’’اس زمانہ میں اہل سنت وجماعت کے لوگ رافضیوں کے پاس آنے جانے اوران کے پاس اٹھنے بیٹھنے کی وجہ سے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، اوردوسرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سوئے ظن (بدگمانی، شک وشبہ) رکھتے ہیں یہ خودکھلا ہوارفض ہے۔‘‘

(سراج العوارف شریف)

بعض عالم اور پیر کہلانے والے، اہلسنت پرتوطعن وتشنیع کرتے ہیں، اورطریقۂ اسلاف وعقائداہل سنت سے ہٹ کرایسی باتیں کرتے ہیں جن سے شیعہ خوش ہواورسنیوں کی تذلیل ہو۔ ایسوں کے بارے میں حضور پرنور، زینت آرائے مسندِ برکاتیۂ غوثیۂ مطہرہ، سیدشاہ ابوالقاسم محمداسمٰعیل حسن آلِ احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالرضی السرمدی مارہرہ مقدسہ فرماتے ہیں: **’’(سنی مسلمان) قابلِ طعن ہوں اوررفاض جوخلافت راشدہ کے (دل وزبان سے) منکرہیں، وہ قابلِ ستائش ہوں؟؟‘‘** (مفاوضات طیبہ شریف)

کاش! سنی کہلانے والے عالم وپیر، عقیدۂ اہلسنت اوراسلاف کی روش پرقائم رہتے اوراپنے بزرگوں کی مبارک تعلیمات سے نہ ہٹتے، رافضیوں شیعوں کی صحبتِ بد میں نہ پڑتے نہ بگڑتے، توآج وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پرطعن وبدگمانی کرکے اپنااورعوام اہلسنت کاایمان بربادنہ کرتے۔

صاحب سبع سنابل شریف حضور پرنورسید میرعبدالواحد بالگرامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’یہ ملعون اورروسیاہ ان صحابہ کے اجماع کے خلاف جرأت کرتا ہے۔اورخدااوررسول کے فرمان سے باہرنکلتا ہے، پھربھی یہ گمان کرتا ہے کہ میں تومرتضیٰ سے محبت کرتا ہوں۔یہ بھی عجیب احمق ہے کہ مرتضیٰ کی مخالفت کوان کے ساتھ محبت سمجھتا ہے، اس لیے کہ اللہ اوررسول کا فرمان اورصحابہ کا اجماع قبول نہیں کرتا اورفاسدعقیدہ اورباطل تصورکوامام بنائے پھرتا ہے۔یہ سوائے تہ بہ تہ کفراورپردہ درپردہ گمراہی کے کچھ نہیں۔‘‘ (سبع سنابل شریف)

جس کی گمراہی حد کفر تک نہ پہنچی ہو، جیسے تفضیلیہ: مولیٰ علی کو شیخین سے افضل بتاتے ہیں رضی اللہ تعالی عنہم، یا تفسیقیہ کہ بعض صحابہ کرام مثل امیر معاویہ وعمرو بن عاص وابوموسیٰ اشعری ومغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو برا کہتے ہیں ان کے پیچھے نماز بکراہت شدیدہ تحریمیہ مکروہ ہے کہ انھیں امام بنانا حرام ان کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور جتنی پڑھی ہوں سب کا پھیرنا واجب۔

(فتاویٰ رضویہ شریف قدیم)

روافض خذلہم اللہ تعالیٰ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر تبرا بکتے وجھوٹا الزام لگاتے، ان کے نام، ان کے ذکر سے آتش غضب میں اپنی انگلیاں چباتے، نارِ بغض وحسد میں جلے جاتے، اہلسنت نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حرمت و عظمت، پاک دامنی وبے لوث تقدس وجلیل القدر صحابی ہونے کے عقیدۂ اہلسنت کی حمایت واشاعت میں فضائل ومناقب امیر معاویہ پر بکثرت تقریریں، تحریریں فرما کر روافض کے جھوٹے پروپیگنڈے کو ناکام وبرباد کر دیا۔

ذکرِ فضائل حضرت امیر معاویہ سے آج تک رافضی جلا کئے، مرا کئے، اور اہلسنت ذکر معاویہ کر کر کے ان خبثا کو جہنم رسید کیا کئے۔ لیکن اب کہ وہ دور بھی آیا ہے کہ بعض سُنی گھرانوں میں پیدا ہونے والوں نے بھی رافضیوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی وجہ سے انہیں کی طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر تبرا بکنا، طعن وطنز کرنا، انہیں برا بھلا کہنا اپنا وطیرہ بنا لیا اور دولت دُنیا کے عوض روافض کے ہاتھ اپنے ایمان کا سودا کر لیا۔

یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ شیعوں کے وفد ایران سے آتے ہیں اور سنی خانقاہوں میں جا جا کر قیمتی تحائف، روپیہ، پیسہ، پراپرٹی، ورلڈ ٹور، خطاب وتمغہ، غرض کہ ہر طرح کی دنیاوی آسائشیں فراہم کرنے کا آفر دے دے کر جو سیندھ ماری کر رہے ہیں، اسی کا نتیجہ آج نظروں کے سامنے ہے کہ اکثر خانقاہوں کے بعض افراد جو شیعوں کے ہاتھ بک گئے اب انھیں کی بولیاں بول رہے ہیں، اور اس رافضیت کی آندھی میں ایسے ایسے مضبوط ومستحکم مانے جانے والے اُکھڑ گئے کہ زمانہ جن کے تصلب دینی واستقامت ایمانی کی مثالیں دیتا تھا، مگر افسوس کہ اب وہی لوگ دین وسنیت کو الٹی چھری سے حلال کرنے پر آمادہ ہو گئے، خلفائے ثلاثہ وامیر معاویہ واصحاب کرام کی گستاخیاں کر کے، سنیوں کو ناصبی خارجی کہہ کہہ کر اپنی رافضیت کا کھلا ثبوت دے رہے ہیں۔

حضور اعلیحضرت فرماتے ہیں:

''**اہلسنت کو خارجی کہنا رافضیوں کا شعار ہے**'' (فتاویٰ رضویہ شریف)

مولوی سنابل نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان پاک میں کیسی کیسی ناپاک باتیں بکی اور ان کی ذات اقدس پر اپنی گندی زبان سے کیسے کیسے طنزیہ جملے کسے، اس کا ایک اور نمونہ دیکھئے، کس طرح اپنی دلی غلاظت و باطنی خباثت کا ثبوت دے رہے ہیں:

تلبیس نمبر (۲) ''من وعن پڑھ رہا ہوں، نہ اپنی طرف سے 'حضور' لگاؤں گا، نہ اپنی طرف سے 'حضور' گھٹاؤں گا، نہ

’سرکار‘لگاؤں گا،نہ’سرکار‘ گھٹاؤں گا،رہے امیر معاویہ۔۔۔۔‘‘

اس ابلیسی تلبیس کوتوعوام اہلسنت بھی سمجھ گئے ۔کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے برائے اظہار ادب ’حضور‘ اور ’سرکار‘ جیسے تعظیمی الفاظ کہنے سے مولوی سنابل کوکیسی کھلی عار،کیسا صریح انکار ہے کہ دلی بغض چھپ نہ سکا،آخرکار زبان پر آہی گیا۔

جبکہ حضور اعلیحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

’’ضرور ہر صحابی کے ساتھ’حضرت‘ کہا جائے گا،ضرور’رضی اللہ تعالی عنہ‘ کہا جائے گا،ضرور اس کا اعزاز واحترام فرض ہے-ولو کرہ المجرمون (اگرچہ مجرم برامانیں)‘‘ (فتاویٰ رضویہ شریف)

اور’عبارت کومن وعن پڑھنے‘ کاحیلۂ شیطانی ان کے دل میں امیر معاویہ سے چھپے بغض وعناد سے انہیں سبک دوش نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے ہی شیطانی مکروفریب،وہابیوں دیوبندیوں نے قرآن وحدیث پڑھنے کے نام پر کئے،جہاں ان کا مقصود قصر شان رسالت کرنا تھا۔جس پر ائمہ دین وفقہائے کرام نے ان کے اس حیلہ وفریب کے پرخچے اُڑاتے ہوئے توہین وتنقیص کے باب میں اس عذر شیطانی کوملعون ومردود ومطرود قرار دیا اور اس راہ سے راہ فرار کو بند ومسدود فرمادیا۔ ملاحظہ ہو

حضور اعلیحضرت فرماتے ہیں:

’’اور اس سے بھی ہزار درجہ ملعون تر اس کا وہ ناپاک نجس گندا خبیث قول ہے کہ میں نے تو یہی کہا ہے،اللہ تعالی یوں فرمارہا ہے،اس سے کُھل گیا کہ وہ ضرور بددین،گمراہ،فاسد العقیدہ،مختل الایمان بلکہ ظاہراً بالقصد مرتکب توہین حضور سید الانس والجان ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم‘‘ (فتاویٰ رضویہ شریف)

امیر المؤمنین (حضرت عمر فاروق اعظم) نے ایک شخص کوکہ سورہ عبس کی تلاوت بکثرت کرتا،زجر شدید فرمایا‘‘

(فتاویٰ رضویہ شریف)

سوال نمبر (۷۳) کیا مولوی سنابل نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے ایسا کہہ کرکہ’’نہ اپنی طرف سے’حضور‘لگاؤں گا نہ اپنی طرف سے’حضور‘ گھٹاؤں گا،نہ’سرکار‘لگاؤں گا،نہ’سرکار‘ گھٹاؤں گا‘‘،حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں کھلی توہین نہ کی؟

سوال نمبر (۷۴) کیا مولوی سنابل نے صحابیٔ رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی گستاخی کرکے انہیں ایذا نہ دی؟

دی، بیشک دی۔

تو اب سنئے! حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ارشاد فرمارہے ہیں:

من اذاھم فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ و من اذی اللہ یوشک ان یاخذہ۔

’’جس نے میرے صحابہ کوایذا دی،اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی،اس نے اللہ کوایذا دی اور جس نے اللہ کوایذا

دی، تو قریب ہے کہ اللہ اسے گرفتار کرے۔'' (فتاویٰ رضویہ شریف)

سوال نمبر (۷۵) کیا مولوی سنابل، صحابیٔ رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایذا پہنچا کر مذکورہ بالا حدیث پاک کے حکم میں داخل نہ ہوئے؟ ہوئے، ضرور ہوئے۔

سوال نمبر (۷۶) اور کیا اسی حدیث پاک کے حکم کے مطابق مولوی سنابل اللہ و رسول کو ایذا دینے والے نہ ہوئے؟ ہوئے، ضرور ہوئے۔

سوال نمبر (۷۷) اور اسی حدیث پاک کے مطابق کیا مولوی سنابل پر ''قریب ہے کہ اللہ اسے گرفتار کرے'' یہ تازیانہ لازم نہ آیا؟ آیا، ضرور آیا۔

سوال نمبر (۷۸) اور کیا اللہ و رسول کو ایذا دینے والا، ایمان والوں کے نزدیک سخت ملامت و مذمت، توہین و تذلیل کا مستحق نہ ہوا؟ ہوا، ضرور ہوا۔

سوال نمبر (۷۹) کیا مولوی سنابل کا حضرت امیر معاویہ کے لئے بطور طنز و تنقیص کرتے ہوئے یہ کہنا کہ ''من وعن پڑھ رہا ہوں، نہ اپنی طرف سے 'حضور' لگاؤں گا نہ اپنی طرف سے 'حضور' گھٹاؤں گا، نہ 'سرکار' لگاؤں گا نہ 'سرکار' گھٹاؤں گا'' یہ قول فتاویٰ رضویہ شریف کی روشنی میں 'ہزار درجہ ملعون تر، ناپاک نجس گندا خبیث قول' نہ ہوا؟ ہوا، ضرور ہوا!!

سوال نمبر (۸۰) مولوی سنابل کے اس حیلۂ شیطانی کہ ''من وعن پڑھ رہا ہوں،۔۔۔'' ایسا کہہ کر مذکورہ بالا حدیث شریف و فتاویٰ رضویہ کے حکم کے مطابق کیا مولوی سنابل اس حکم شرع کا مصداق نہ ہوئے کہ ''اس سے کُھل گیا کہ وہ ضرور بددین گمراہ فاسد العقیدہ مختل الایمان بلکہ ظاہراً بالقصد مرتکب توہین صحابیٔ حضور سید الانس والجان ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم''؟ ہوئے، ضرور ہوئے۔

تلبیس نمبر (۳) مولوی سنابل کہتے ہیں ''کبھی سُنا عرس معاویہ؟؟۔۔۔کبھی سُنا لنگر معاویہ؟؟''

جب کہ خود ان کے چچا **مفتی محمد معصوم الرضا حشمتی علیہ الرحمہ نے اپنے شائع کردہ کیلنڈر میں ۲۲، رجب المرجب کو ''عرس مقدس حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' جلی حروف میں نشاندہی کر دی ہے۔**

سوال نمبر (۸۱) مولوی سنابل نے ایسا کہہ کر کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عرس و لنگر پر اعتراض نہیں کیا؟ کیا، ضرور کیا۔

سوال نمبر (۸۲) حضرت امیر معاویہ کے عرس و لنگر پر اعتراض کرنا کیا رافضیت نہیں؟ ہے، بیشک ہے۔

سوال نمبر (۸۳) کیا مولوی سنابل نے خود اپنے ہی خاندان والوں بالخصوص اپنے چچا مفتی معصوم الرضا حشمتی علیہ الرحمہ کے خلاف عوام میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عرس کے متعلق جھوٹا پروپیگنڈا نہیں کیا؟ کیا، کھلے عام کیا۔

سوال نمبر (۸۴) کیا عرس و لنگر پر اعتراض، شعار وہابیہ نہیں؟ ہے، ضرور ہے، پھر مولوی سنابل کا عرس و لنگر معاویہ پر

اعتراض کرنا، شعار وہابیہ کو اپنانا نہ ہوا؟ ہوا، ضرور ہوا۔

سوال نمبر (۸۵) کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عرس ولنگر کا انکار کرنا، ان کی فضیلت وعظمت کا انکار کرنا نہیں؟ ہے، ضرور ہے۔

حضور اعلیحضرت فرماتے ہیں:

''بعض جاہل بول اُٹھے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں، یہ اُن کی نادانی ہے علمائے محدثین اپنی اصطلاح پر کلام فرماتے ہیں، یہ بے سمجھے خدا جانے کہاں سے کہاں لے جاتے ہیں۔''

''امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیق وتنقیح

فقیر کے رسالہ ''البشری العاجلہ من تحف اجلہ''

ورسالہ ''الاحادیث الراویہ لمدح الامیر المعاویہ''

ورسالہ ''عرش الاعزاز والاکرام لاول ملوك الاسلام''

ورسالہ ''ذب الاھواء الواھیہ فی باب الامیرمعاویہ'' **وغیرہا میں ہے** وفقنااللہ تعالی بمنه وکرمه لترصیفھاوتبیینھاونفع بھاوبسائر تصانیفی امة الاسلام بفھمھا و بتفھیمھا امین باعظم القدرة واسع الرحمة امین صلی اللہ تعالی وبارك وسلم علی سیدنامحمدواله وصحبه وسلم (فتاویٰ رضویہ شریف)

''خاص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب بخاری ومسلم ہی پر مقصور نہیں۔'' (فتاویٰ رضویہ شریف)

مذکورہ بالا رسائل مبارکہ کے صرف نام سے ہی ان کا سنیت افروز، شیعیت وتفضیلیت دوز، مداریت سوز ہونا اظہر من الشّمس وابین من الامس ہے

سوال نمبر (۸۶) فتاویٰ رضویہ شریف کے ان حوالہ جات کی روشنی میں عرس ولنگر معاویہ پر معترض ہو کر کیا مولوی سنابل 'جاہل'، 'نادان'، 'بے سمجھ' نہ ہوئے؟

سوال نمبر (۸۷) امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض وعداوت رکھنے والے، ان کی فضیلت وبزرگی کے منکرین، سنیت کا جھوٹا مکھوٹا لگائے، اپنے نام کے کے آگے مولائی، چشتی، اشرفی، برکاتی، حشمتی لکھکر سنی عوام کو دھوکہ دینے والے رافضیت زدہ، مداریت میں مبتلا گمراہ وگمراہ گروں کو سلف صالحین وبزرگان دین کے فرامین علی الخصوص فتاویٰ رضویہ نے بے نقاب کر کے مولا علی کرم اللہ وجہہ سے ان کی جھوٹی محبت کا بھانڈا نہیں پھوڑ دیا؟ بیشک پھوڑ دیا۔ ؎

رافضی از حُبّ کاذب در سقر دَر آمدہ (اعلیحضرت)

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمہ اللہ تعالیٰ نے نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض میں فرمایا:......

ومن یکون یطعن فی معویة فذالک کلب میں کلاب الھاویة۔

جو امیر معاویہ پر طعن کرے، وہ جہنم کے کتوں سے ایک کتا ہے۔ واللہ یقول الحق و یھدی السبیل (اور اللہ تعالیٰ سچ فرماتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔) (فتاویٰ رضویہ شریف)

مشیت الٰہی کہ جن کے اجداد و اسلاف، مرشدان کرام نے ماضی میں نہ جانے کتنوں کے سفینۂ ایمان کو، وہابیت دیوبندیت رافضیت مداریت صلحکلیت کے کفری بدعقیدگی کے طوفان تلاطم میں ڈوبنے سے بچایا تھا، آج وہی لوگ شیعیت، تفضیلیت و مدرایت کی گمراہ کن بولی بول کر اپنے ہی ہاتھوں نہ صرف اپنے ایمان کا بیڑا غرق کر رہے ہیں بلکہ بھولے بھالے سنیوں کا بھی ایمان برباد کر رہے ہیں۔ (معاذ اللہ رب العالمین)

یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان بے نیازی کا نمونہ ہے جس سے ہر ایک مومن خصوصاً ہر عالم و پیر کہلانے والے کو عبرت حاصل کرنا چاہئے۔

مولوی سنابل کی شرعی کبیر غلطیوں کے قسطوار سلسلہ میں یہ قسط ششم ہے جو آپ کے سامنے ہے۔ قارئین کرام نے ملاحظہ فرمایا کہ ہماری سابقہ پانچ (۵) قسطوں نے ایوان باطل میں کیسا زلزلہ برپا کر رکھا ہے اور بحمد اللہ ہمارے سوالات کا جواب ہنوز ان کے ذمہ باقی ہے۔ گزشتہ قسطوں کے کل بہتّر (۷۲) سوالات میں سے کسی ایک کا جواب دینا تو دور، کسی بھی سوال کو ہاتھ تک نہ لگایا اور مکمل مہر سکوت فرما کر اپنی ان گمراہ کن باتوں پر اقراری ڈگری دے دی۔ اور جواب کے نام پر کبھی زبان کھولی بھی تو عادت قدیمہ کے مطابق وہی دشنام بازی فحش مغلظہ گالیوں کی بوچھار اور اصل سوالات کے جواب سے راہ فرار، اور حیادار ایسے کہ اس پر بھی غایت درجہ ناز، حد درجہ افتخار۔

گزشتہ قسطوں کے بہتّر (۷۲) سوالات اور اس قسط ششم کے اضافی پندرہ (۱۵) سوالات، کل ستاسی (۸۷) سوالات کا بار مولوی سنابل خصوصاً اور دیگر نام نہاد خانقاہی، پیر، پیرزادہ کہلانے والے رافضیت زدہ، مداریت کے مارے، نام نہاد مولائی عموماً، اتاریں اور جواب دینے کی کوشش کریں۔ اگر جواب نہیں دے سکتے۔ اور ہم کہے دیتے ہیں کہ قیامت تک ہرگز نہ دے سکیں گے، تو فوراً اعلانیہ توبہ شرعیہ صحیحہ شائع کریں تاکہ دنیا و آخرت میں نجات پائیں اور قوم گمراہی سے بچے۔

۲۳، شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ بروز سہ شنبہ

۵، مارچ ۲۰۲۴ء، بروز منگل

فقط، ابوالناصح ابھی زندہ ہے،

قسط ابھی جاری ہے ....

مولوی سنابل رضا پیلی بھیتی کی شرعی کبیر غلطیاں

قسطوار

(قسط ہفتم)

ازقلم: فقیر قادری ابوالناصح محمد زین العابدین

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ، جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔ (کنزالایمان)

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردار دو جہاں
اے مرتضیٰ، عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

مولوی سنابل اپنے باطل گمراہ کن رافضیانہ خیالات کا دھونس جمانے کے لئے از راہ دجل وفریب، کتب اعلیحضرت وفکر اعلیحضرت کے مقابل سبع سنابل شریف کا نام لے کر عوام کو بہکانے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں۔

جبکہ صاحب سبع سنابل شریف حضور پرنور سید میر عبدالواحد بلگرامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اگر تیرے دل میں شیخین سے محبت کم ہے، تو سمجھ لے کہ تیری بنیاد رفض میں مضبوط ہوتی چلی جارہی ہے۔ یہی اجماعِ متقدمین ومتاخرین، اگلوں اور پچھلوں کی کتابوں میں لکھا ہوا، اور شائع ہوا ہے۔ (سبع سنابل شریف)

جو شخص مولیٰ علی کو امیر المومنین ابوبکر وعمر پر فضیلت دے وہ رافضیوں میں سے ہے۔ (سبع سنابل شریف)

حدیث پاک: **لو اتّزِنَ ایمانُ أبي بكر مَعَ ایمانِ جمیعِ اُمَّتِي لرجَحَ۔ یعنی اگر ابوبکر کا ایمان میری تمام امت کے ساتھ تولا جائے، تو البتہ ابوبکر کے ایمان کا پلہ بھاری رہے۔** (سبع سنابل شریف)

''تفضیلیوں نے یہ ڈھونگ رچایا ہے کہ مرتضےٰ کے ساتھ محبت کا نتیجہ صرف یہی ہے کہ انہیں شیخین پر فضیلت دی جائے۔

یہ ملعون اور روسیاہ ان صحابہ کے اجماع کے خلاف جرأت کرتا ہے۔ اور خدا اور رسول کے فرمان سے باہر نکلتا ہے۔ پھر بھی یہ گمان کرتا ہے کہ میں تو مرتضےٰ سے محبت کرتا ہوں۔ یہ بھی عجیب احمق ہے کہ مرتضےٰ کی مخالفت کو ان کے ساتھ محبت سمجھتا ہے۔ (سبع سنابل شریف)

اس لیے کہ اللہ اور رسول کا فرمان اور صحابہ کا اجماع قبول نہیں کرتا اور فاسد عقیدہ اور باطل تصور کو امام بنائے پھرتا ہے۔ یہ سوائے تہ بہ تہ کفر

اور پردہ در پردہ گمراہی کے کچھ نہیں۔'' (سبع سنابل شریف)

امام عشق ومحبت حضور اعلیحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلا شعار اہلسنت کا یہ بتایا ہے **ان تفضل الشیخین۔ یہ کہ تُو صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تمام اُمت سے افضل مانے۔** یہ عقیدہ حمیدہ خود **امیر المومنین مولا علی** کرم اللہ وجہہ الکریم سے **اسّی (۸۰) صحابہ، تابعین نے روایت کیا** اس میں ہماری حافل کافل کتاب **مطلع القمرین فی ابانة سبقة العمرین** ہے جس میں اس مطلب شریف پر قرآن عظیم واحادیث سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین وآثارِ اہلبیت کرام وصحابہ عظام وارشاداتِ **امیر المومنین حیدر** رضی اللہ عنہم و نصوصِ ائمہ وعلماء واولیاء وعرفاء قدست اسرارہم سے **دریا لہرا رہے ہیں۔** (فتاویٰ رضویہ شریف)

سوال: اولیاء میں سب سے زیادہ کس کا رتبہ ہے۔

الجواب: صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ شریف)

سوال میں چاروں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مرتبہ برابر کہا یہ خلافِ عقیدۂ اہل سنت ہے، اہلسنت کے نزدیک صدیق اکبر کا مرتبہ سب سے زائد ہے۔ پھر فاروق اعظم، پھر مذہب منصور میں عثمان غنی، پھر مرتضے علی رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو چاروں کو برابر جانے وہ بھی سنّی نہیں۔ (فتاویٰ افریقہ شریف)

اگر تفضیل شیخین کے خلاف کوئی حدیث صحیح بھی آئے (تو بھی) قطعاً واجب التاویل ہے اور اگر بفرضِ باطل صالح تاویل نہ ہو (تو) واجب الرد کہ تفضیل شیخین متواتر واجماعی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

بالجملہ مسئلہ افضلیت ہرگز باب فضائل سے نہیں جس میں ضعاف سن سکیں بلکہ موافقت وشرح مواقف میں تو تصریح کی کہ بابِ عقائد سے ہے اور اس میں احاد صحاح بھی نامسموع۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

فضیلت وافضلیت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

بہر حال فرق مراتب نہ کرنا، **اگر جنون نہیں تو بدمذہبی ہے، بدمذہبی نہیں تو جنون ہے۔** (فتاویٰ رضویہ شریف)

''حضرت میمون ابن مہران جو کہ فقہائے تابعین سے ہیں۔ ان سے سوال ہوا کہ:...

سیدنا ابوبکر وعمر افضل ہیں یا علی؟ تو ان کے **رونگٹے کھڑے ہو گئے اور ان کی رگیں پھڑکنے لگیں، یہاں تک کہ چھڑی ان کے ہاتھ** سے گر گئی اور انہوں نے کہا کہ **مجھے گمان نہ تھا کہ میں اس زمانہ تک جیوں گا۔ جس میں لوگ ابوبکر وعمر پر کسی کو فضیلت دیں گے۔''**

(فتاویٰ رضویہ شریف)

اللہ عزوجل کی بیشمار رحمت ورضوان وبرکت امیر المومنین اسد حیدر، حق گو، حق داں، حق پرور، کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ پر کہ اس جناب نے مسئلہ تفضیل کو بغایت مفصل فرمایا۔ اپنی کرسی خلافت وعرش زعامت پر، برسر منبر، مسجد جامع ومشاہد ومجامع وجلوات عامہ وخلوات خاصہ میں بطریق عدیدہ، تامدد مدیدہ، سپید وصاف ظاہر وواشگاف، محکم ومفسر، بے احتمال دگر، حضرات شیخین کریمین وزیرین جلیلین رضی

اللہ تعالی عنہما کا اپنی ذات پاک اور تمام امت مرحومہ سید لولاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے افضل و بہتر ہونا، ایسے روشن وابین طور پر ارشاد کیا جس میں کسی طرح شائبہ شک وتر دد نہ رہا۔ **مخالفِ مسئلہ** (یعنی افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخالف) **کو مفتری بتایا۔ اسّی (۸۰) کوڑے کا مستحق ٹھہرایا، حضرت (مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ) سے ان اقوال کریمہ کے راوین اسّی (۸۰) سے زیادہ صحابہ وتابعین** رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین۔ (فتاویٰ رضویہ شریف)

عقیدہ: بعد انبیاء ومرسلین، تمام مخلوقاتِ الٰہی انس وجن وملک سے **افضل صدیق اکبر ہیں**، پھر عمر فاروقِ اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (بہارِ شریعت)

عقیدہ: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلیفۂ برحق وامامِ مطلق حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق، پھر حضرت عمرِ فاروق، پھر حضرت عثمان غنی، پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لئے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوئے۔ اِن حضرات کو خلفائے راشدین اور اِن کی خلافت کو خلافتِ راشدہ کہتے ہیں، کہ انھوں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا۔ (بہارِ شریعت)

عقیدہ: تمام اولیائے اوّلین وآخرین سے اولیائے محمدیین یعنی اِس اُمّت کے اولیاء افضل ہیں، اور تمام اولیائے محمدیین میں سب سے زیادہ معرفت وقربِ الٰہی میں خلفائے اَربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں **اور اُن میں ترتیب وہی ترتیب افضلیت ہے، سب سے زیادہ معرفت وقرب صدیقِ اکبر کو ہے، پھر فاروقِ اعظم، پھر ذوالنورَین، پھر مولیٰ مرتضیٰ کو** رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ہاں مرتبۂ تکمیل پر حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانبِ کمالاتِ نبوت حضراتِ شیخین (حضرت ابوبکر وعمر) کو قائم فرمایا اور جانبِ کمالاتِ ولایت حضرت مولیٰ مشکل کشا کو تو جملہ اولیائے مابعد نے مولیٰ علی ہی کے گھر سے نعمت پائی اور انھیں کے دست نگر تھے، اور ہیں، اور رہیں گے۔

(بہارِ شریعت)

عقیدہ: کسی صحابی کے ساتھ سوئے عقیدت بدمذہبی وگمراہی واستحقاقِ جہنم ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بغض رکھتا ہے، ایسا شخص رافضی ہے، اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے، اور اپنے آپ کو سُنی کہے۔ (بہارِ شریعت)

عقیدہ: ان کی خلافت، بر ترتیب فضلیت ہے، **یعنی جو عنداللہ افضل واعلیٰ واکرم تھا وہی پہلے خلافت پاتا گیا، نہ کہ افضلیت بر ترتیب خلافت، یعنی افضل یہ کہ مُلک داری ومُلک گیری میں زیادہ سلیقہ، جیسا آج کل سُنّی بننے والے تفضیلیے کہتے ہیں۔** (بہارِ شریعت)

ان جلیل قدر بزرگان دین کی کتب مبارکہ کے حوالے سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت واولیت، اکملیت واکرمیت کے متعلق ان ارشادات عالیہ کو دل وجان سے لگائے ہوئے، آیئے اب مولوی سنابل پیلی بھیتی کے ان بیانات کا جائزہ لیں جن میں وہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت مطلقہ کے اجماعی عقیدۂ اہلسنت کے خلاف گول مول باتیں کر کے عوام میں گمراہ کن نظریات پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مولوی سنابل شیعوں و مداریوں کی صحبت بد کی وجہ سے مسلک اعلیٰحضرت کے خلاف زہر افشانیاں کرتے ہوئے حضور

اعلیحضرت ،غوث پاک و بزرگان دین کی گستاخیاں و بے ادبیاں کرتے کرتے صحابہ کرام بالخصوص سیدنا صدیق اکبر و سیدنا عمر فاروق اعظم وسیدنا عثمان ذوالنورین اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی بے ادبی و گستاخی تک پہنچ گئے ۔

صحابہ کرام سے سوئے ادب کو حُب اہلبیت کی شرط ٹھہرا لیا ہے اور اہلسنت کو معاذ اللہ ناصبی خارجی کہنا اپنا تکیہ کلام بنا لیا ہے۔ ان کا جو بھی بیان اُٹھا کر سنو، ہر بیان میں صحابہ کرام کی عظمت پر حملہ کرتے نظر آتے ہیں۔ حتیٰ کہ افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت مطلقہ کے اجماعی عقیدۂ اہلسنت کے خلاف گول مول باتیں کر کے تفضیلیت کی گمراہی پھیلا رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ کبھی فضائل مولا علی بیان کرنے کے پردے میں نہایت حقیر وخفیف انداز میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی کھلی تنقیص وتوہین ،تو کبھی عظمتِ حضرت سیدۂ کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرنے کی آڑ میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت مطلقہ سے تقابل بے جا کر کے سنیوں میں تذبذب وتشویش پیدا کرتے ہیں۔ غرض کہ ہر طرح سے سنیت کو نقصان پہنچانے کے لئے شیعیت و مداریت کے ہتھکنڈے اپنا رہے ہیں۔

قارئین کرام! ملاحظہ فرمائیں اپنی تقریر میں مولوی سنابل کہہ رہے ہیں:

’’ہم عشق کے بندے ہیں،۔۔ طیبہ نہ سہی افضل، مکہ ہی بڑا زاہد،۔۔ لیکن زیادہ چلّاؤ گے،۔۔ سیّدوں نے مان لیا، اہلسنت نے مان لیا،۔۔ افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق، ابو بکر سب سے افضل ہیں،۔۔ لیکن کہوں گا کوئی گولی مار دے،۔۔ وہ افضل البشر ہیں، فاطمہ جانِ بشر ہیں‘‘

’’کوئی کہے،۔۔ یہ کیسا،۔۔ وہ بڑا وہ چھوٹا،۔۔ ایک بات کافی ہے،۔۔ ہم عشق کے بندے ہیں‘‘

’’اور جب سرکار نے علی سے پوچھا کہ اسلام پہ تم کیا دیتے ؟ تو سب نے دیا، لیکن یہ تو کہا تھا کہ گھر والوں کے لئے خُدا ورسول کو چھوڑا، یہ وہ علی کی ذات ہے،۔۔ یارسول اللہ آپ کا کہنا ہے کہ علی اسلام کے لئے کیا لائے ہو، تو علی کا بھی سر حاضر ہے، حسن کا بھی سر حاضر ہے، حسین کا سر حاضر ہے،۔۔۔‘‘

کم وبیش انہیں الفاظ میں اور اسی انداز میں اپنے مختلف پروگراموں میں مولوی سنابل صاحب یہی بات دہراتے نظر آتے ہیں۔

سوال نمبر (۸۸) مولوی سنابل کا بار بار یہ کہنا کہ’’ چاہے کوئی گولی مار دے، کہوں گا، صدیق اکبر افضل البشر ہیں، فاطمہ جانِ بشر ہیں‘‘، کیا یہ باہم تقابل نہیں ہے؟

سوال نمبر (۸۹) کیا مولوی سنابل فتاویٰ رضویہ شریف میں کہیں بھی یہ بات ’’صدیق اکبر افضل البشر ہیں، فاطمہ جانِ بشر ہیں‘‘ دکھا سکتے ہیں؟

سوال نمبر (۹۰) مولوی سنابل کا اس طرح کی باتیں کرنا، کیا افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دبے انداز میں انحراف کرنا نہیں؟ ہے، ضرور ہے۔

سوال نمبر(۹۱) افضلیت سیدنا صدیق اکبر کے مسئلہ پر مولوی سنابل کا یہ کہنا کہ ’’طیبہ نہ سہی افضل، مکہ ہی بڑا زاہد، ہم عشق کے بندے ہیں، کیوں بات بڑھائی ہے‘‘ کیا اس سے مزید مولوی سنابل کی چھپی تفضیلی فکر اور آشکار نہیں ہوتی ؟

سوال نمبر(۹۲) ’’اہلسنت نے مان لیا، سیدوں نے مان لیا‘‘ کیا ایسے الفاظ کہنا جن سے بحالت مجبوری و بے دلی سے ماننا ظاہر ہو، کیا یہ تصدیق قلبی کے منافی نہیں ؟ ہے، بیشک ہے۔

سوال نمبر(۹۳) ایسا کہہ کر کیا مولوی سنابل نے اہلسنت، سادات اکرام پر افضلیت صدیق اکبر کے عقیدہ کا، ان کے تصدیق قلبی کے خلاف، ان پر بحالت مجبوری و اکراہ قلبی سے ماننے کا جھوٹا افتراء و جھوٹا الزام نہ لگایا ؟ لگایا، ضرور لگایا۔

سوال نمبر(۹۴) کیا یہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی نہیں ؟ ہے، بیشک ہے۔

سوال نمبر(۹۵) کیا یہ مولا علی و حضرت سیدۂ کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ایذا پہنچانا نہیں ؟ ہے، ضرور ہے۔

حضور اعلیحضرت رضی اللہ عنہ نے مطلع القمرین شریف میں ارشاد فرمایا:

”فضلِ جزئی و فضلِ کلی کا فرق تو ہم پہلے سمجھا آئے کہ یہ افضل بالاطلاق اور وہ افضل بالتقیید کا مصداق ہے۔ اب ہم آپ صاحبوں کی یہ کیفیت دیکھتے ہیں کہ شیخین (حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق) کی نسبت جیسا قرآن و حدیث و اجماعِ امت سے ثابت اور زبانِ حق ترجمان حضور سید الانس والجان و مولا علی و اہل بیت کرام و صحابہ عظام علیہم الصلاۃ والسلام پر جاری یہ **کلمہ تم سے صاف صاف بطیّبِ خاطر نہیں کہا جاتا کہ وہ سب صحابہ سے افضل ہیں، بلکہ جب کہتے ہو اس میں کسی جہت و حیثیت کی قید لگا لیتے ہو۔ تمھارا یہ قید لگانا ہی دلیلِ باہر ہے کہ تم اس بات پر ثابت نہیں، جسے قرآن و حدیث و اجماع ثابت کر رہے ہیں**، ورنہ جس طرح رسول اللہ ﷺ اور مولا علی و اہل بیت و سائر صحابہ بے تخصیص و تقیید ان پر لفظ ’افضل‘ کا اطلاق کرتے رہے، تم بھی ایسا ہی کرتے کہ فضلِ کلی کا تقاضہ ہی اطلاق و ارسال ہے۔

خیر تم نے تو یہ کہہ کر کہ شیخین اگر افضل ہیں تو اس بات میں، اور دوسری وجہ سے مولا علی افضل، بجائے خود سمجھ لیا کہ **ہمارے مطلب کا مطلب حاصل اور مخالفت سنیان کی عار بھی زائل، حالانکہ تمھاری یہ توزیع و تقسیم خود مخالفت اہل سنت پر اوّل دلیل ہے**، لیکن ہم ان کلمات کو یوں ہی گول نہ رہنے دیں گے، **تم سے سوال ہوگا۔۔۔۔۔۔**“

جب یہ ٹھہراتے ہو کہ ایک جہت سے افضل یہ، اور ایک جہت سے وہ، جیسا کہ اکثر بلکہ تمام سنفضیہ کا مقولہ ہے۔ تو علمائے اہلسنت کو کیا ہوا ہے؟ کہ صحابہ سے لے کر اب تک اسی جہت کا اعتبار کرتے ہیں، جس سے شیخین افضل ہوں، کبھی تو جہت آخر کا بھی خیال چاہیئے تھا، اور دوبارہ سلسلہ تفضیل قائم کر کے جناب مولا کو تقدیم دینی تھی۔ جیسے عقیدہ افضل البشر بعد نبینا ﷺ ابوبکر، ثم عمر، ثم عثمان، ثم علی سے کتابیں مالا مال کر دی ہیں۔

دس بیس یا دس بیس نہ سہی تین چار کتابوں میں افضل البشر بعد نبینا ﷺ علی ثم ابوبکر ثم عمر بھی تو کہتے، یہ کیا ہوا؟ کہ اس جہت کو

یک لخت بھول گئے؟، اور ہمیشہ **صدیق افضل، صدیق افضل،** کہتے رہے۔ خصوصاً جب کہ قرب و وجاہت عنداللہ میں حضرت مرتضوی زیادہ تھے، تو سچی تفضیل تو انہیں کو دینا تھی۔ **پس خوب معلوم ہوا کہ سنیوں کے نزدیک گو مولا علی کو فضائل خاصہ حاصل جن میں شیخین کو اشتراک نہیں مگر وہ سب ان کے مقابل فضل جزئی ہیں کہ فضلِ کلی شیخین کی مزاحمت نہیں کرتے۔** (مطلع القمرین شریف)

قسط ششم تک ستاسی (۸۷) سوالات اور اس قسط ہفتم کے اضافی آٹھ (۸) سوالات، کل پنچانوے (۹۵) سوالات کا بار مولوی سنابل خصوصاً اور دیگر نام نہاد خانقاہی، پیر، پیرزادہ کہلانے والے رافضیت زدہ، مداریت کے مارے، نام نہاد مولائی عموماً، اتاریں اور جواب دینے کی کوشش کریں۔ اگر جواب نہیں دے سکتے۔ اور ہم کہے دیتے ہیں کہ قیامت تک ہرگز نہ دے سکیں گے، تو فوراً اعلانیہ توبۂ شرعیہ صحیحہ شائع کریں تاکہ دنیا و آخرت میں نجات پائیں اور قوم گمراہی سے بچے۔

۲۲، شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ بروز دوشنبہ مبارکہ

۴، مارچ ۲۰۲۴ء، بروز پیر شریف

فقط، ابوالناصح ابھی زندہ ہے،

قسط ابھی جاری ہے ....

مولوی سنابل رضا پیلی بھیتی کی شرعی کبیر غلطیاں

قسطوار

(قسط ہشتم)

ازقلم: فقیر قادری ابوالناصح محمد زین العابدین

لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ ودانستہ حق نہ چھپاؤ۔ (کنزالایمان شریف)

سَيَكُون أَقْوَامٌ عَنْ أُمَّتِي يَتَعَاطَى فُقَهَاؤُهُمْ عَضَلَ الْمَسَائِلِ أُولَئِكَ شِرَارُ أُمَّتِي ۔

یعنی میری امت میں کچھ ٹولیاں ہوں گی اُن کے مولوی سخت دشوار فتنہ انگیز مسائل کا تداول کریں گے وہ میری اُمت کے بدترین لوگ ہیں۔

(حدیث مبارک)

دوسری حدیث (امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن عساکر) میں ہے، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ستکون لاصحابی بعد زلة یغفر ھاالله لھم لسابقتھم ثم یاتی من بعد ھم قوم یکبھم الله علی مناخرھم فی النار۔ **(قریب ہے کہ میرے اصحاب سے کچھ لغزش ہوگی، جسے اللہ بخش دے گا، اس سابقہ کے سبب جوان کو میری سرکار میں ہے، پھر ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے، جن کو اللہ تعالیٰ ناک کے بل جہنم میں اوندھا کردے گا۔)** یہ وہ ہیں، جو ان لغزشوں کے سبب صحابہ پر طعن کریں گے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف مترجم جلد ۲۹، صفحہ ۳۳۵)

مولوی سنابل پیلی بھیتی فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۲۹ میں موجود رسالہ مبارکہ '' اعتقاد الاحباب '' شریف سے عبارت کا ایک نا تمام ٹکڑا '' ہمیں امیر معاویہ سے کیا رشتہ ''، بس یہی بار بار ہائی لائٹ کرکے پڑھکر عوام سے بھی کئی بار کہلوا رہے ہیں۔ رافضیوں کی صحبت بد کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف ان کے دل میں جو بغض وکینہ ہے اس پر فتاویٰ رضویہ شریف سے سند لانے کی مردود کوشش کر رہے ہیں۔ اس طرح آدھی ادھوری عبارت، جس سے اس کا صحیح معنی واضح نہ ہو بلکہ گستاخانہ انداز بیان اختیار کرتے ہوئے بیباکانہ لب ولہجہ میں آدھی عبارت پڑھنے سے اس کا ایسا مفہوم جس سے تنقیص شان ظاہر ہو، بیان کرنا ان کا مقصود ومطلوب ہے، جس سے عوام میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق سوئے ظن پیدا کرنا ان کا منشا و مدعا ہے۔ اس مکر شیطانی کا جواب کافی ہماری قسط چہارم میں گزرا، لیکن چند ضروری باتیں یہاں قسط ہشتم وآئندہ قسط نہم میں درج کی جائیں گی کہ مسئلہ انجلائے تام پائے۔ واللہ الموفق

اس سے قبل کہ مولوی سنابل پیلی بھیتی کی خلاف دین و مسلک کارکردگیوں کو مزید بے نقاب کیا جائے، ایک اہم بات کی طرف قارئین کرام بالخصوص علمائے فخام توجہ فرمائیں کہ فتاویٰ رضویہ شریف مترجم کی جلد ۲۹ میں حضور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب رسالہ مبارکہ ''اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفیٰ والآل والاصحاب'' شامل ہے جو کہ مفتی خلیل خان قادری برکاتی مارہروی کا مرتب کیا ہوا ہے، وہ رقمطراز ہیں:

''اس حقیقت کے اظہار میں یہ فقیر فخر محسوس کرتا ہے کہ اس رسالہ مبارکہ میں حاشیے بین السطور اور تشریح مطالب (جو اصل عبارت سے جدا، قوسین میں محدود ہے اور اصل عبارت خط کشیدہ) جو کچھ پائیں گے وہ اکثر و بیشتر مقامات پر اعلیٰحضرت قدس سرہٗ ہی کے کتب و رسائل اور حضرت استاذی، واستاذ العلماء، صدر الشریعہ مولانا الشاہ امجد علی قادری برکاتی رضوی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ کتاب ''بہار شریعت'' سے ماخوذ ملتقط ہے۔''

اور لکھتے ہیں:

''اسے نئی ترتیب اور اجمالی تفصیل کے ساتھ عامۃ الناس تک پہنچایا جائے''

اس رسالہ کی نسبت خود ہی لکھتے ہیں کہ

''میں اپنے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوا؟ اس کا فیصلہ آپ کریں گے اور میری کوتاہ فہمی و قصور علمی، آپ کے خیال مبارک میں آئے تو اس سے اس ہیچمداں کو مطلع فرمائیں گے''

اور ایک جگہ عقیدۂ سابعہ (۷) ''مشاجرات صحابۂ کرام'' کے زیر عنوان مولانا خلیل برکاتی صاحب کا ''نوٹ'' بھی لکھا ہوا ہے:

''نوٹ: بریلی شریف سے شائع ہونے والے رسالہ میں مذکور کہ یہاں اصل میں بہت بیاض ہے۔ درمیان میں کچھ ناتمام سطریں ہیں، مناسبت مقام سے جو کچھ فہم قاصر میں آیا بنا دیا۔ ۱۲، اس فقیر نے اضافوں کو، اصل عبارت سے ملا کر قوسین میں محدود کر دیا ہے تاکہ اصل و اضافہ میں امتیاز رہے اور ناظرین کو اس کا مطالعہ سہل ہو۔ اس میں غلطی ہو تو فقیر کی جانب منسوب کیا جائے۔ محمد خلیل عفی عنہ''

ضروری انتباہ: **قارئین کرام! غور فرمائیں، مفتی خلیل خاں برکاتی مارہروی صاحب اپنے 'نوٹ' میں خود ہی فرماتے ہیں کہ جو قدیم نسخہ بوسیدہ حالت میں انہیں دستیاب ہوا جو کہ بریلی شریف سے شائع ہوا تھا اس رسالہ میں بھی لکھا ہوا تھا کہ یہاں اصل نسخہ میں بہت بیاض ہے۔ بیچ بیچ میں سطریں بھی ناتمام ہیں، لہٰذا اپنی سمجھ کے مطابق، مقام کی مناسبت سے جو کچھ سمجھ میں آیا بنا دیا۔ اس سے یہ بات صاف ہوگئی کہ رسالہ ''اعتقاد الاحباب'' کا وہ قدیم نسخہ جس کے بارے میں مفتی خلیل خاں صاحب بتا**

رہے ہیں وہ بھی مکمل رسالہ نہ تھا بلکہ وہ نسخہ بھی پہلے سے اضافہ شدہ ہی تھا، اور چونکہ وہ کافی بوسیدہ حالت میں دستیاب ہوا تھا اس لئے مرتب نے رسالہ کی تکمیل کے لئے دیگر کتب واحکام شریعت کے علاوہ بہار شریعت کی بھی عبارتیں رسالہ میں شامل کیں اور بعض مقامات پر اپنے فہم کے مطابق قدیم مطبوعہ رسالہ کے اصل عبارت کے کچھ الفاظ بدل دیئے ۞ اور مزید اپنی طرف سے جن عبارات کا اضافہ کیا انہیں قوسین میں محدود رکھنے اور اصل عبارت کو خط کشیدہ کرنے کی بات کہی جس کا التزام رسالہ میں اکثر مفقود ہے۔ مفتی خلیل خاں صاحب کا اجمالی تفصیل کے ساتھ اضافہ کردہ اور جدید ترتیب دیا ہوا یہ رسالہ ''اعتقاد الاحباب'' فتاویٰ رضویہ کی ۲۹ ویں جلد میں شامل کیا گیا ہے۔

۞ جس کا اعتراف مرتب نے خود کیا ہے دیکھئے فتاویٰ رضویہ جلد ۲۹ صفحہ ۳۶۵

مذکورہ رسالہ کے مرتب مولانا خلیل برکاتی مارہروی صاحب کی ان باتوں سے یہ بات صاف ہوگئی کہ فتاویٰ رضویہ شریف میں یہ رسالہ جو آج ہمارے سامنے موجود ہے، یہ اصل نہیں بلکہ اس میں حضور اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کی عبارات کے ساتھ ساتھ بلا فصل صدر الشریعہ علیہ الرحمہ اور مولانا خلیل خان برکاتی صاحب کی خود اضافہ کردہ عبارات ملا کر شامل کر دی گئی ہیں۔ اگرچہ مولانا موصوف نے اصل عبارات و اضافی عبارات میں امتیاز قائم کرنے کے لئے اصل عبارات کو خط کشیدہ و اضافی عبارات کو قوسین میں محدود کرنے کی بات کہی ہے تاہم جا بجا رسالہ میں اس کا التزام اکثر جگہوں پر مفقود ہے۔ قطع نظر اس سے کہ ایسا کیوں؟، مگر اس سے اتنی بات صاف ظاہر و باہر ہوگئی کہ اس رسالہ کی ہر ہر عبارت کی بالکلیہ نسبت حضور اعلیٰحضرت کی طرف کرنا خلاف واقع ہے اور کسی بھی عبارت کو حضور اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کی لکھی ہوئی عبارت بالجزم حطمی ویقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا جب تک کہ اصل نسخہ جو خالصۃً حضور اعلیٰحضرت ہی کا لکھا ہوا ہو، اس سے اس کا مقابلہ کر کے من وعن اس کی مطابقت و موافقت نہ ہو۔ حالانکہ رسالہ ''اعتقاد الاحباب'' کا اصل نسخہ مرتب کو جب ملا تو نہایت بوسیدہ حالت میں اور نا تمام تھا جس کے بارے میں مرتب مولانا خلیل خاں برکاتی صاحب خود ہی فرماتے ہیں کہ **''اصل (نسخہ) میں بہت بیاض ہے۔ درمیان میں کچھ نا تمام سطریں ہیں، مناسبت مقام سے جو کچھ فہم قاصر میں آیا بنا دیا''**

جب ہم فتاوی رضویہ کی **۲۹ ویں جلد میں رسالہ ''اعتقاد الاحباب''** پڑھ رہے ہیں، **جائے تعجب ہے** کہ حوالہ جات میں جا بجا دیگر کتب، 'مقال العرفاء'، 'مطلع القمرین'، 'احکام شریعت'، و دیگر کتب اعلیٰحضرت کے علاوہ **'سراج العوارف'، 'الصارم الربانی'**، یہاں تک کہ 'بہار شریعت' کا بھی حوالہ موجود ہے جس کی صراحت و اعتراف مرتب نے 'عرض مرتب' و اپنے 'نوٹ' میں خود کی ہے۔ **''جو کچھ پائیں گے وہ اکثر و بیشتر مقامات پر اعلیٰحضرت قدس سرہٗ ہی کے کتب و رسائل اور حضرت استاذی، و استاذ العلماء، صدر الشریعہ مولانا الشاہ امجد علی قادری برکاتی رضوی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ کتاب ''بہار شریعت'' سے ماخوذ ملتقط ہے''**

اس کے علاوہ متعدد مقامات پر کہیں عبارت کے پہلے قوس ہے مگر بعد میں نہیں، بلکہ سیدھا پھر دوسری عبارت قوس کے

ساتھ شروع ہو رہی ہے، اسی طرح کہیں کسی عبارت کے آخر میں قوس ہے شروع میں نہیں، جس سے اصل عبارت و اضافی عبارت اور اس کا شروع و ختم، ممیز و ممتاز نہیں ہوتا۔

مزید برآں کہ حضور اعلیحضرت حسب عادت کریمہ اپنے رسالہ کا آغاز خطبۂ مسنونہ سے اور رسالہ کے آخر میں رسالہ کا نام اور سن و تاریخ تصنیف مع اپنے اسم مبارک رقم فرماتے۔ مگر اس رسالہ میں یہ باتیں بھی موجود نہیں۔

حتیٰ کہ دیگر کتب و رسائل رضویہ میں بھی کہیں اس رسالہ کا نام پتہ نہیں ملتا۔

دراصل مرتب نے اپنی سمجھ سے موقع و مناسبت کے اعتبار سے فتاویٰ رضویہ و دیگر کتب اعلیحضرت سے مختلف مقامات سے متفرق عبارات التقاط کر کے اور سراج العوارف شریف، الصارم الربانی، بہار شریعت سے بھی الگ الگ جگہوں سے عبارات جمع کر کے اور بہت سی عبارات اپنی طرف سے اضافہ کر کے، دستیاب اضافہ شدہ قدیم نسخہ جو اکثر بیاض و ناتمام تھا، اس کو مکمل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس ناقابل انکار حقیقت کے بعد اب اس رسالہ کی بالکلیہ نسبت حضور اعلیحضرت کی طرف کرنا حضور اعلیحضرت پر بہتان اور مرتب سے خیانت کرنا نہیں؟

رسالہ ہذا بالاستیعاب دیکھنے والوں سے یہ بات مخفی نہیں کہ اس میں

۱۔ خطبہ مسنونہ نہیں

۲۔ تمہید یا تقدیمی کلمات نہیں

۳۔ اختتام پر سن و تاریخ تصنیف نہیں

۴۔ نہ رسالہ میں از خود حضور اعلیحضرت سے اس رسالہ کی نسبت کا کوئی ذکر

۵۔ نہ حضور اعلیحضرت کی دیگر کتب و رسائل میں اس رسالہ کا کہیں تذکرہ

۶۔ فتاویٰ رضویہ شریف و دیگر کتب رضویہ سے مختلف مقامات سے متفرقہ طور پر عبارات کا التقاط

۷۔ سراج العوارف شریف، الصارم الربانی، یہاں تک کہ بہار شریعت سے بھی متفرقہ طور پر عبارات کا شمول

۸۔ مرتب کی صراحت کہ **قدیم نسخہ میں بہت بیاض تھا**

۹۔ اور **قدیم نسخہ ناتمام تھا**

۱۰۔ اقتباسات بہار شریعت بھی داخل

۱۱۔ مرتب کی اضافہ کردہ بہت سی عبارات بھی شامل

۱۲۔ از اول تا آخر دس (۱۰) فی صد عبارات بھی خط کشیدہ نہیں پھر اصل عبارات اعلیحضرت کہاں

۱۳۔ متعدد مقامات پر کہیں عبارت کے پہلے قوس ہے مگر بعد میں نہیں، بلکہ سیدھا پھر دوسری عبارت قوس کے ساتھ شروع ہو رہی ہے، اسی طرح کہیں کسی عبارت کے آخر میں قوس ہے شروع میں نہیں، جس سے اصل عبارت و اضافی عبارت اور

اس کا شروع وختم، ممیز وممتاز نہیں

۱۴۔ مرتب کا اپنے فہم کے مطابق **قدیم مطبوعہ رسالہ کے اصل عبارت کے کچھ الفاظ بدل دینا**

۱۵۔ مرتب کا اضافہ شدہ قدیم نسخہ کے بارے میں یہ اعتراف کہ ''**مناسبت مقام سے جو کچھ فہم قاصر میں آیا بنا دیا**''

۱۶۔ مرتب کا یہ کہنا کہ ''**اکثر و بیشتر مقامات پر اعلیحضرت قدس سرہ ہی کے کتب ورسائل اور (یہاں تک کہ) ''بہار شریعت'' سے ماخوذ ملتقط ہے**''

۱۷۔ مرتب کا یہ کہنا کہ ''**اسے نئی ترتیب اور اجمالی تفصیل کے ساتھ عامۃ الناس تک پہنچایا جائے**''

۱۸۔ مرتب کا یہ کہنا کہ ''**میں اپنے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوا اس کا فیصلہ آپ کریں گے**''

۱۹۔ مرتب کی یہ عرض کہ ''**میری کوتاہ فہمی وقصور علمی، آپ کے خیال مبارک میں آئے تو اس سے اس ہیچمدان کو مطلع فرمائیں**''

۲۰۔ مرتب کی یہ اپیل کہ ''**اس میں غلطی ہو تو فقیر کی جانب منسوب کیا جائے**''

مذکورہ بالا امور اس بات کی غمازی کر رہے ہیں کہ یہ رسالہ **حضور اعلیحضرت کا اصل رسالہ ہے ہی نہیں** بلکہ اس میں حضور اعلیحضرت کے علاوہ دوسروں کی بھی بہت سی باتیں لی گئیں ہیں۔ لہذا جدید مرتبہ مع اضافہ رسالہ ''اعتقاد الاحباب'' جو کہ فتاوی رضویہ کی ۲۹ ویں جلد میں شامل کیا گیا ہے، اس کی نسبت مطلقاً حضور اعلیحضرت کی طرف کرنا کیا صریح دھوکہ وکھلا فریب نہ ہوگا؟؟

یہ بات بھی یہاں قابل غور ہے کہ مُلّا تطہیر احمد ٹانڈوی نے بھی اپنی 'بے بس' والی گستاخانہ عبارت کو معاذ اللہ صحیح ثابت کرنے کے لئے **اسی رسالہ ''اعتقاد الاحباب''** سے ہی ایک عبارت ''سب ان کے محتاج اور وہ خدا کے محتاج'' **بطور دلیل پیش کی تھی**۔ جس کے جواب میں آج کے اِنہیں نام نہاد حشمتی حضرات نے، اُس وقت اِس رسالہ ''اعتقاد الاحباب'' کے فتاوی رضویہ قدیم (۱۲ جلدوں والی) میں نہ موجود ہونے کی بنا پر اس کو خارج از دائرۂ اعتبار واستناد واستدلال ٹھہرایا اور اس رسالہ کی صحت وسند پر سوالیہ نشان قائم کر کے اس عبارت کی نسبت حضور اعلیحضرت کی طرف کرنا ناقابل اعتبار ویقین بتایا تھا۔

اللہ رے خود ساختہ قانون کا نیرنگ
جو بات کہے فخر، وہی بات کہے ننگ

لیکن آج رافضیوں مداریوں کو خوش کرنے کے لئے مولوی سنابل پیلی بھتی اسی رسالہ ''اعتقاد الاحباب'' سے توہین و تنقیص حضرت امیر معاویہ پر سند لانے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں۔ عوام کو گمراہ کرنے کے لئے آدھی ادھوری غیر مکمل عبارت گستاخانہ انداز بیان میں دریدہ دہنی سے پڑھ پڑھ کر اس عبارت سے توہین وتنقیص حضرت امیر معاویہ کا تاثر دے رہے ہیں

اور اپنی اس گستاخی و بے ادبی پر سینہ زوری وڈھٹائی کرتے ہوئے اسے حضور اعلیحضرت کی عبارت بتا رہے ہیں۔

مولوی سنابل صاحب از راہ اغوائے مسلمین دریدہ دہنی سے گستاخانہ انداز میں توہین آمیز لب ولہجہ میں خود بھی بار بار کہہ رہے ہیں اور عوام سے بھی کہلوا رہے ہیں کہ ''امیر معاویہ سے ہمارا کیا رشتہ''

جب کہ حضور اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تمام ایمان والوں کا کیا رشتہ ہے اسے یوں بیان فرماتے ہیں کہ ''**معاویہ بھی ہمارے سردار، طعن ان پر بھی کار فجار، جو معاویہ کی حمایت میں عیاذاً باللہ اسد اللہ کے سبقت و اولیت وعظمت و اکملیت سے آنکھ پھیر لے وہ ناصبی یزیدی اور جو علی کی محبت میں معاویہ کی صحابیت ونسبت بارگاہ حضرت رسالت بھلادے وہ شیعی زیدی۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۱)**

مزید فرماتے ہیں: ''**اول ملوک اسلام اور سلطنت محمدیہ کے پہلے بادشاہ**''، ''**اجلہ صحابہ کرام میں ہیں**''، ''**الہٰی! اسے (امیر معاویہ کو) راہ نما، راہ یاب کر اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دے (صحیح ترمذی شریف)**''، ''**ان پر طعن کرنے والا جہنم کے کتوں سے ایک کتا ہے**''، ''**جو کسی صحابی پر طعن کرے، اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے**''

سوال نمبر (۹۶) جب مردود تطہیر ٹانڈوی نے اپنی گستاخانہ عبارت کو صحیح ثابت کرنے کے لئے رسالہ ''اعتقاد الاحباب'' کی عبارت بطور حوالہ پیش کی تو مردود و مسترد قرار پائی اور بیشک اس کا توہین شان رسالت پر اس سے سند لانا ضرور مردود و مطرود تھا، لیکن رافضیوں مداریوں کو خوش کرنے والے مولوی سنابل جب توہین امیر معاویہ پر اسی رسالہ کی عبارت سے سند لانے کی ناپاک کوشش کریں تو وہ کیوں مردود و مطرود و مسترد نہ قرار پائے؟

سوال نمبر (۹۷) پوری عبارت نہ پڑھکر صرف عبارت کا ایک ٹکڑا 'ہمارا امیر معاویہ سے کیا رشتہ' رٹنے والے مولوی سنابل نے کیا حسب حکم فتاویٰ رضویہ حضرت امیر معاویہ کی صحابیت ونسبت بارگاہ حضرت رسالت نہ بھلا دی؟

سوال نمبر (۹۸) اور کیا مولوی سنابل نے بحکم فتاویٰ رضویہ حضرت امیر معاویہ کی صحابیت ونسبت بارگاہ حضرت رسالت بھلا کر شیعی زیدی کا تمغہ نہ حاصل کیا؟

سوال نمبر (۹۹) کیا مولوی سنابل اپنے ہی پرانے اصول کے مطابق ''ہمیں امیر معاویہ سے کیا رشتہ'' یہ عبارت فتاویٰ رضویہ قدیم (۱۲ جلدوں والی) میں دکھا سکتے ہیں؟

سوال نمبر (۱۰۰) اگر نہیں دکھا سکتے تو کیا مولوی سنابل کا امیر معاویہ کی شان میں اپنے گستاخانہ بیان پر اِس سے سند لانا اُنہیں کے اصول سے بھی باطل و مردود نہ ٹھہرا؟ ٹھہرا، ضرور ٹھہرا۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

مضمون کی طوالت کے پیش نظر یہ قسط یہیں پر اختتام پذیر ہوئی، اگلی قسط نہم میں اس مسئلہ کے بیان کو انشاء اللہ پایۂ تکمیل تک پہنچایا

جائے گا۔

قسط ہفتم تک پنچانوے (۹۵) سوالات اور اس قسط ہشتم کے اضافی پانچ (۵) سوالات، کل سو (۱۰۰) سوالات کا بار مولوی سنابل خصوصاً اور دیگر نام نہاد خانقاہی، پیر، پیرزادہ کہلانے والے رافضیت زدہ، مداریت کے مارے، نام نہاد مولائی عموماً، اتاریں اور جواب دینے کی کوشش کریں۔ اگر جواب نہیں دے سکتے۔ اور ہم کہے دیتے ہیں کہ قیامت تک ہرگز نہ دے سکیں گے، تو فوراً اعلانیہ توبۂ شرعیہ صحیحہ شائع کریں تا کہ دنیا و آخرت میں نجات پائیں اور قوم گمراہی سے بچے۔

۳، رمضان الکریم ۱۴۴۵ھ بروز پنج شنبہ

۱۴، مارچ ۲۰۲۴ء، بروز جمعرات

فقط، ابوالناصح ابھی زندہ ہے،

قسط ابھی جاری ہے ....

مولوی سنابل رضا پیلی بھیتی کی شرعی کبیر غلطیاں

قسطوار

قسط نہم (۹)

از قلم: فقیر قادری ابوالناصح محمد زین العابدین

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ ۙ وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ

اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں اور بُھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں

اور تم ہمیشہ ان کی ایک نہ ایک دغا پر مطلع ہوتے رہو گے۔ (کنزالایمان شریف)

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں: إِذَا لَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ اَوَّلَهَا فَمَن كَتَمَ حَدِيثًا فَقَدْ كَتَمَ مَا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى۔ یعنی جب اس امت کے پچھلے لوگ اس امت کے اگلوں (صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم وائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ) پر لعنت کرنے لگیں تو اس وقت جس نے بھی اللہ سے باوجود استطاعت ایک کلمہ حق بھی چھپایا تو یقیناً اس نے اس چیز کو چھپایا جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔ رواہ ابن ماجة عن جابر رضی الله تعالی عنه(سنن ابن ماجة باب من سئل عن علم فكتمه)

حضرات اولیاء جن کی ولایت ثابت و محقق ہے ان سے جو قول یا فعل یا حال ایسا منقول ہو کہ بظاہر خلاف شرع مطہر ہو، ایسے میں راہ حق وصواب ظاہر کر کے صراط مستقیم پر چلانے والا، حضور اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کا فرمان عالی شان واجب الاذعان نقل کیا جاتا ہے کہ تذبذب کو دفع وشکوک وشبہات کو رفع کر کے نور ایمان سے دلوں کو منور ومجلہ ومصفہ کر دے۔

حضور اعلیحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اولاً کوئی کتاب یا رسالہ کسی بزرگ کے نام سے منسوب ہونا اس سے ثبوت قطعی کو مستلزم نہیں، بہت رسالے خصوصاً اکابر چشت کے نام منسوب ہیں جس کا اصلا ثبوت نہیں۔

ثانیاً کسی کتاب کا ثابت ہونا اس کے ہر فقرے کا ثابت ہونا نہیں، بہت اکابر کی کتابوں میں الحاقات ہیں جن کا مفصل بیان کتاب الیواقیت والجواھر امام عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے خصوصاً **حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام میں تو الحاقات کی گنتی نہیں، کھلے ہوئے صریح کفر بھر دئے ہیں**، جس پر درمختار ابوالسعود

سے نقل کیا: تیقنا ان بعض الیہود افترٰھا علی الشیخ قدس اللہ سرّہ ۔ہم کو یقین ہے کہ شیخ قدس سرہ پر **یہ عبارتیں بعض یہودیوں نے گھڑدی ہیں۔**

ثالثاً امام حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں :

لاتجوز نسبۃ مسلم الی کبیرۃ من غیر تحقیق نعم یجوز ان یقال قتل ابن ملجم علیا وقتل ابو لؤلوء عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فان ذلك ثبت متواتراً فلا یجوزان یری المسلم بفسق او کفر من غیر تحقیق ۔یعنی کسی مسلمان کی طرف کسی کبیرہ کی نسبت بلاتحقیق حرام ہے۔ ہاں یہ کہنا جائز ہے کہ ابوملجم نے مولا علی اور ابولولؤ نے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کو شہید کیا کہ یہ تواتر سے ثابت ہے،توکسی مسلمان کی طرف بلاتحقیق کفر یا فسق کی نسبت اصلا جائز نہیں۔

اس کے بعد وہ احادیث ذکر فرمائیں جن سے ثابت ہے کہ کسی کو کافر کہنے والا خود کافر ہوجاتا ہے اگر وہ کافر نہ تھا۔ یوں ہی فسق کی طرف نسبت کرنے والا فاسق ہوجاتا ہے اگر وہ فاسق نہ تھا۔

کتاب کا چھپ جانا اسے متواتر نہیں کردیتا کہ چھاپے کا اصل وہ نسخہ ہے جو کسی الماری میں ملا، اس سے نقل کرکے کاپی ہوئی۔ سیدھی صاف باتوں میں کسی کتاب سے کہ ظنی طور پر کسی بزرگ کی طرف منسوب ہو، اسناد اور بات ہے۔ اور ایسے امر میں جسے مسند کلمہ کفر بنایا اور اس سے توہین شانِ رسالت کے جواز پر سند لانا ہے، اس پر اعتماد اور بات۔

علماء کے نزدیک ادنیٰ درجہ ثبوت یہ تھا کہ ناقل کے لئے مصنف تک سند مسلسل متصل بذریعہ ثقات ہو۔

مقدمہ امام ابوعمرو بن الصلاح میں عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے کہ انھوں نے اپنے صاحبزادے ہشام سے فرمایا: تم نے لکھ لیا؟ کہا: ہاں۔ مقابلہ کرلیا؟ کہا: نہ۔ فرمایا: لم تکتب ۔تم نے لکھا ہی نہیں۔

اسی میں امام شافعی ویحیٰی بن ابی کثیر سے ہے کہ دونوں صاحبوں نے فرمایا: من کتب ولم یعارض کمن دخل الماء ولم یستنج ۔جس نے لکھا اور مقابلہ نہ کیا وہ ایسا ہے کہ پانی میں داخل ہے اور استنجا نہ کیا۔

اسی میں ہے: اذا اراد ان ینقل من کتاب منسوب الی مصنف فلا یقل "قال فلان کذا و کذا" الا اذا وثق بصحۃ النسخۃ بان قابلھا ھو اوثقۃ غیرہ باصول متعددۃ ۔جب کسی کتاب سے کہ کسی مصنف کی طرف منسوب ہے کچھ نقل کرنا چاہے تو یوں نہ کہے کہ مصنف نے ایسا کہا جب تک کہ صحت عامہ نسخہ پر اعتماد نہ ہو یوں کہ اس نے خواہ اور ثقہ نے اس متعدد صحیح نسخوں سے مقابلہ کیا ہو۔

اسی میں ہے: یطالع احدھم کتابا منسوبا الی مصنف معین وینقل منہ عنہ من غیر ان یثق بصحۃ النسخۃ قائلا "قال فلان کذاو کذا او ذکر فلان کذا و کذا" والصواب ماقدمناہ اھ [۴] و لفظ الفتاوی الحدیثیۃ عنہ والصواب ان ذلك لایجوز ۔کسی معین مصنف کی طرف منسوب کتاب میں ایک عبارت دیکھ کر آدمی نقل کردیتا ہے کہ مصنف نے

ایسا کہا حالانکہ صحت نسخہ پر وثوق (بروجہ مذکور کہ اصل نسخہ مصنف سے بلا واسطہ یا بوساطت ثقات اس نے یا اور ثقہ نے مقابلہ کیا ہو) حاصل نہیں مثلاً یوں کہے کہ فلاں نے یوں یوں کہا یا فلاں نے یوں یوں ذکر کیا، حق یہ ہے کہ یہ نا جائز ہے۔

فتح القدیر و بحر الرائق و نہر الفائق و منح الغفار میں فرمایا: **علی ھذا لو وجدنا بعض نسخ النوادر فی زماننا لایحل عزوما فیھا الی محمد والا الی ابی یوسف لانھا لم تشتھر فی دیارنا ولم تتداول**۔ یعنی اگر کتب ستہ کے سوا اور کتب تلامذہ امام کے بعض نسخے پائیں تو حلال نہیں کہ ان کے اقوال کو امام محمد یا امام ابو یوسف کی طرف نسبت کریں کہ وہ کتابیں ہمارے دیار میں مشہور و متداول نہ ہوئیں۔

تداول کے یہ معنی کہ کتاب جب سے اب تک علماء کے درس و تدریس یا نقل و تمسک یا ان کی مطمح نظر رہی ہو، جس سے روشن ہو کہ اس کے مقامات و مقالات علماء کے زیر نظر آچکے اور وہ بحالت موجودہ اسے مصنف کا کلام مانا کئے، زبان علماء میں **صرف وجود کتاب کافی نہیں کہ وجود تداول میں زمین و آسمان کا فرق ہے**، پر ظاہر کہ یہاں دونوں باتیں مفقود، تداول درکنار کوئی سند متصل بھی نہیں، نہ کہ تواتر، جو ایسی نسبت کے لئے لازم ہے، رہا وجود نسخ، **انصافاً متعدد بلکہ کثیر و وافر قلمی نسخے موجود ہونا بھی ثبوت تواتر کو بس نہیں، جب تک ثابت نہ ہو کہ یہ سب نسخے جدا جدا اصل مصنف سے نقل کئے گئے یا ان نسخوں سے جو اصل سے نقل ہوئے ورنہ ممکن کہ بعض نسخ محرفہ ان کی اصل ہوں، ان میں الحاق ہوا اور یہ ان سے نقل و نقل در نقل ہو کر کثیر ہو گئے**، جیسے آج کل کی محرف بائبل کے ہزار در ہزار نسخے، **فتوحات مکیہ کے تمام مصری نسخے نسخہ محرفہ سے منقول ہوئے اور اس کی نقلیں مصر میں چھپیں اور اب وہ گھر گھر موجود ہیں، حالانکہ تواتر درکنار ایک سلسلہ صحیحہ آحاد سے بھی ثبوت نہیں**، واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل (اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے۔)

علامہ شامی کا ظن پر اکتفا، صاف باتوں کے لئے وجہ ہے مگر ایسے امور میں اس پر قناعت قطعاً حرام، ورنہ معاذ اللہ اکابر ائمہ و اعاظم علماء کی طرف نسبت کفر ماننی پڑے، **ہماری نظر میں ہیں وہ کلمات جو اکابر اولیاء سے گزر کر اکابر علماء معتمدین مثل امام ابن حجر مکی و ملا علی قاری وغیرہما کی کتب مطبوعہ میں پائے جاتے ہیں، اور ہم یقین کرتے ہیں کہ وہ الحاقی ہیں**، ایک ہلکی نظیر علی قاری کی شرح فقہ اکبر صفحہ ۷۴ پر ہے: **ماسمی بہ الرب نفسہ وسمی بہ مخلوقاتہ مثل الحی والقیوم والعلیم والقدیر**۔ نام کہ رب تعالیٰ نے اپنے لئے اور مخلوق کے لئے مقرر فرمائے وہ مثل حی، قیوم، علیم، قدیر ہیں۔ اس میں مخلوقات پر قیوم کے اطلاق کا جواز ہے حالانکہ ائمہ فرماتے ہیں کہ غیر خدا کو قیوم کہنا کفر ہے۔

مجمع الانہر میں ہے: **اذا اطلق علی المخلوق من الاسماء المختصۃ بالخالق نحو القدوس والقیوم والرحمٰن وغیرھا یکفر**۔ جو اللہ تعالیٰ کے مخصوص ناموں میں سے کسی نام کا اطلاق مخلوق پر کرے، جیسے قدوس، قیوم اور رحمن وغیرہ تو وہ کافر ہو جائے گا۔

اسی طرح اور کتابوں میں ہے۔حتیٰ کہ خود اسی شرح فقہ اکبر صفحہ ۲۴۵ میں ہے:من قال لمخلوق یا قدوس اوالقیوم او الرحمٰن کفر۔جو کسی مخلوق کو قدوس یا قیوم یا رحمٰن کہے کافر ہو جائے۔پھر کیونکر مان سکتے ہیں کہ وہ صفحہ ۴۷ کی عبارت علی قاری کی ہے،ضرور الحاق ہے اگر چہ کتاب اجمالا مشہور ومعروف ہے۔

حضرت مخدوم صاحب تو معاذ اللہ اس معنی ملعون کے وہم سے بھی پاک ہیں۔ہاں یہی کافر وملعون ومرتد و شیطان وابلیس ہیں جو ان کے کلام کو (اگر ان کا کلام ہے) ایسے گندے کفر پر ڈھالتے ہیں"وما کفر سلیمٰن ولکن الشیطین کفروا" (سلیمان نے تو کفر نہ کیا ہاں یہ شیطان ہی کافر ہوئے-قاتلھم اللہ انی یؤفکون (اللہ انھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔)

خامساً وہابیہ ان میں سے کچھ نہیں مانتے خواہی نخواہی مدعی ہیں کہ حضرت مخدوم نے ایسا فرمایا اور یہ کہ تمام انبیاء واولیاء وحضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثناء سب کو کہا والعیاذ باللہ تعالیٰ۔**اب ان سے پوچھئے کہ یہ کہنا تمھارے نزدیک حق ہے یا باطل،اگر باطل ہے تو باطل سے سند لانیوالا مکار عیار اور اس سے توہین شان رسالت کا ہلکا پن چاہنے والا کافر بے دین فی النار ہے یا نہیں۔اور اگر کہیں کہ ہاں وہ حق ہے،۔اور حضرات انبیاء سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ اس ناپاک مثال کے لائق ہیں تو پردہ کھل گیا،** ہر بچہ ہر بےعلم ہر ناخواندہ بشرطیکہ مسلمان ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت پر ایمان سے اس کا دل کچھ بھی حصہ رکھتا ہو وہ تین باتوں پر فوراً یقین کرے گا:

(۱) یہ جو انبیاء کرام واولیاء عظام وخود حضور اقدس سید الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو اس ناپاک گندی مثال کے لائق بتارہے ہیں قطعا کافر ہیں۔اور اللہ ورسول کے کھلے دشمن،کیا اسلام نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہی عظمت سکھائی ہے-الا لعنۃ اللہ علی الظلمین (ارے ظالموں پر خدا کی لعنت۔)

(۲) اسے صاف روشن ہو جائے گا کہ ہرگز حضرت مخدوم صاحب نے ایسی ملعون بات نہ فرمائی نہ وہ یا کوئی مسلمان ایسا کہہ سکتا ہے،جن کے غلامان غلام کے غلامان غلاموں کی عمر بھر کفش برداری سے حضرت مخدوم صاحب حضرت مخدوم صاحب ہوئے اگر انھیں کو ایسا ناپاک بتاتے تو خود کہاں رہتے۔اور اپنے آپ اس سے کتنے لاکھ درجے بدتر گندی گھناؤنی ذلیل ناپاک مثال کے قابل ہوتے نہ کہ سند لانے کے لائق،مگر حاشا اللہ بات وہی ہے کہ وما کفر سلیمٰن ولکن الشیطین کفروا (اور **سلیمان نے کفر نہ کیا ہاں شیطان کافر ہوئے۔)** حضرت مخدوم صاحب نے تو کفر نہ کیا،یہ شیاطین ہی کفر کررہے ہیں۔

(۳) کھل جائیگا کہ اسمعیل دہلوی کے نجس اقوال ایسے ہی خبیث وناپاک ہیں کہ ان کے بنانے کے لئے انبیاء واولیاء وخود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کو ایسی گندی مثال ایسی سڑی دشنام میں دینے کی حاجت ہوتی ہے۔ پھر وہ گالیاں اللہ رسول پر تو چسپاں ہو نہیں سکتیں۔وہ پاک ومنزہ ہیں۔**انھیں اسمعیل پرستوں کے کفر خبیث پر اور رجسٹری ہوتی ہے کہ ان کے دل** میں اتنی قدر ہے،اللہ واحد قہار کے حبیب اکرم وخلیفہ اعظم محمد رسول اللہ کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)-واخذ اعداءہ باشد

النقم اٰمین ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلیٰ العظیم ۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دشمنوں سے سخت انتقام لے، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔ اس جل مجدہ کا علم اتم واکمل ہے ۔''
(فتاویٰ رضویہ شریف)

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

''اکابر اولیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ارشادات کثیرہ سے ثابت کیا ہے کہ شریعت مطہرہ سب پر حجت ہے ۔ اور شریعت مطہرہ پر کوئی چیز حجت نہیں، حضرات اولیاء جن کی ولایت ثابت ومحقق ہے ان سے جو قول یا فعل یا حال ایسا منقول ہو کہ بظاہر خلاف شرع مطہر ہو۔

اولاً اگر وہ سند صحیح واجب الاعتماد سے ثابت نہیں ناقل پر مردود ہے اور دامن اولیاء اس سے پاک بلکہ اولیاء تو اولیاء حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہ، نے احیاء شریف میں تصریح فرمائی کہ کسی مسلمان کی طرف کسی کبیرہ کی نسبت جائز نہیں جب تک ثبوت کامل نہ ہو۔

اور یہ تواتر نہیں کہ کوئی نسخہ کسی کی طرف منسوب کسی المماری میں ملا، چھاپے نے اسے چھاپ کر شائع کردیا کہ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی مجہول ناشناختہ بازار میں کوئی بات منہ سے نکالے اور اسے ہزار آدمی سنیں اور نقل کریں، ناقل ہزار نہیں لاکھ سہی منتہائے سند تو ایک فرد مجہول ہے تو تواتر درکنار صحت ہی نہیں، آج کل حضرات اولیائے کرام کے نام سے بہت کتابیں نظم ونثر ایسی شائع ہو رہی ہیں ع پس بہر دستے نباید داد دست (لہذا ہر ہاتھ میں اپنا ہاتھ دینا نہ چاہئے ۔)

یہ چال بعض علماء کے ساتھ بھی چلی گئی ہے ۔ ایک کتاب عقائد امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے چھپی جس سے وہ ایسے ہی بری ہے جیسا اس کا مفتری حیاو دیانت سے، شاہ ولی اللہ صاحب کی مشہور کتابوں میں وہابی کش دفتر دیکھ کر کسی وہابی نے ان کے نام سے ایک کتاب گھڑی اور چھاپی گئی ہے۔

ثانیاً اگر بہ ثبوت معتمد ثابت ہو اور گنجائش تاویل رکھتا ہے تاویل واجب اور مخالفت مندفع ۔ اولیاء کی شان تو ارفع ہر مسلمان سنی کے کلام میں تاحد امکان تاویل لازم، امام علامہ عارف باللہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقۃ ندیہ میں فرماتے ہیں: قال الامام النووی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی ادب العلم والتعلم من مقدمۃ شرح المھذب یجب علی الطالب ان یحمل اخوانہ علی المحامل الحنسۃ فی کلام یفھم منہ نقص الی سبعین محملا ثم قال ۔ لایعجز عن ذٰلک الاکل قلیل التوفیق ۔ یعنی امام نووی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرح مہذب کے مقدمہ ''آداب العلم والمتعلم'' میں ارشاد فرمایا: طالب پر واجب ہے کہ اپنے بھائیوں کے کلام کو اچھے محمل پر حمل کرے کسی ایسے کلام میں کہ جس میں نقص سمجھا جائے لہذا اس کے

لئے ستر تک محمل تلاش کرے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اس سے عاجز نہیں ہوتا مگر ہر ایسا شخص کہ جس کو کم توفیق عنایت کی گئی۔

ثالثاً اگر تاویل ناممکن مگر محتمل ہو کہ وہ کلام ان کے مناسب رفیعہ ولایت وامامت تک پہنچنے سے پہلے کا ہے تو اسی پر حمل کریں گے اور نہ اس سے استناد جائز نہ ان پر اعتراض، امام علامہ عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ، میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں: یحتمل ان من خطأ غیر من الائمة انما وقع ذٰلك منه قبل بلوغه مقام الکشف کما یقع فیه کثیر ممن ینقل کلام الائمة من غیر ذوق فلا یفرق بین ماقاله العالم ایام بدایته وتوسطه ولابینه ماقاله یام نهایته۔ جن لوگوں نے ائمہ کرام کو (ان کے بعض نظریات کی وجہ سے) انھیں خطا کار ٹھہرایا ہے احتمال ہے کہ یہ ان سے (درجہ عالیہ) مقام کشف تک ان کی رسائی سے پہلے صادر ہوئے ہوں، جیسا کہ بہت سے بے ذوق حضرات جب ائمہ کرام کا کلام نقل کرتے ہیں تو وہ اس خطا میں پڑ جاتے ہیں لہذا عالم نے ابتدائی اور درمیانی دور اور آخری ایام میں جو کچھ فرمایا ہے یہ لوگ ان دونوں میں فرق نہیں کر سکتے۔

رابعاً یہ بھی ناممکن ہو تو جن کی ولایت وامامت ثابت ومتحقق ہے ان کے ایسے فعل کو افعال خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبیل سے ٹھہرائیں گے اور ایسے کلام کو متشابہات سے کہ ان پر طعن کریں نہ اس سے بحث اور گمراہ ہے وہ کہ متشابہات کا اتباع کرے۔ قال اللہ تعالیٰ واما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ماتشابه منه۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے متشابہ کلام کی پیروی کرتے ہیں۔

متشابہات جس طرح اللہ ورسول کے کلام میں ہیں یونہی اُن اکابر کے کلام میں ہوتے ہیں کما افادہ اما الطریقة لسان الحقیقة سیدی محی الملة والدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنه (جیسا کہ طریقت کے امام، حقیقت کی زبان، میرے آقا، دین وملت کو زندگی بخشنے والے شیخ ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے افادہ فرمایا۔) یہ ہے بحمد اللہ طریقِ سلامت اور اللہ عزوجل کے ہاتھ ہدایت، واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم والحمدللہ رب العالمین (اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔)

(فتاویٰ رضویہ شریف)

ہم نے گزشتہ قسط میں انہیں نام نہادوں کے حوالہ سے یہ بات عرض کی تھی کہ رسالہ ''اعتقاد الاحباب'' جو کل تک مولوی سنابل کے نزدیک غیر معتبر تھا، لیکن آج مولوی سنابل اسی رسالہ سے معاذ اللہ خود توہین حضرت امیر معاویہ پر دلیل لانے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں۔ ہم اس پر مزید تبصرہ کیا کریں کہ جب ؎ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

آپ ہی کے حسب فرمائش شائع ہونے والی اور آپ کے معتبر ومنظور نظر مفتی عبد الرحمٰن قادری صاحب کی تصنیف ''انکشاف التلبیس الجدید'' میں صفحہ ۲۳ پر رسالہ ''اعتقاد الاحباب'' کے متعلق آپ حضرات کا سابقہ موقف مرقوم ہے کہ:

''گزارش یہ ہے کہ یہ رسالہ ''اعتقاد الاحباب'' بارہ (۱۲) جلدوں میں شامل نہیں، جدید مترجم ایڈیشن کی جلد نمبر ۲۹ میں شامل کیا گیا ہے۔ بنظر غائر مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔عرض حال میں مرتب نے خود اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اس میں کل اعلیحضرت سرکار کی تحریر نہیں،۔ بلکہ کچھ میری ہے اور کچھ اور حضرات کی تحریر ہے،۔تو جب مرتب خود اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ اس رسالہ میں کل اعلیحضرت کی عبارت نہیں بلکہ دوسروں کی بھی ہیں تو یہ بات قطعی طور پر کیسے کہی جاسکتی ہے کہ یہ اعلیحضرت سرکار کی عبارت کا ٹکڑا ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱ کا قاعدہ ملاحظہ کریں۔ جاءالاحتمال بطل الاستدلال۔ احتمال آیا استدلال باطل۔ لہٰذا ''اعتقاد الاحباب'' میں ہونے سے یہ سمجھنا کہ یہ اعلیحضرت ہی کا ہے یہ صحیح نہیں۔''

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

سوال نمبر (۱۰۱) کیا مولوی سنابل اپنے ہی سابقہ موقف سے یکلخت نہ پلٹ گئے؟ بلکل پلٹ گئے۔

سوال نمبر (۱۰۲) مولوی سنابل کی دھوکہ بازی کا انہیں کے گھر سے پردہ فاش نہ ہوا؟ ہوا، ضرور ہوا۔

سوال نمبر (۱۰۳) اس کے بعد کیا مولوی سنابل یا ان کے کسی حمایتی کو اب بھی کوئی مجال دم زدن باقی رہا کہ وہ اپنی گستاخی پر معاذ اللہ فتاویٰ رضویہ شریف سے سند لانے کی ناپاک کوشش پر اڑے رہیں؟ ہرگز نہیں، قطعاً نہیں۔

موضوع کہ تفصیل طلب ہے، آئندہ قسط دہم میں اس عبارت کے متعلق چند تمہیدی کلمات اور مکمل عبارت مع مختصر تشریح ضرور ملاحظہ ہو کہ اس رافضیانہ مداری تفضیلی فتنہ کہ جو کہ اب سنابلی فتنہ کی شکل میں نمودار ہوا، اس کا کامل سدباب ہو۔

قسط نہم تک سو (۱۰۰) سوالات اور اس قسط نہم کے مزید تین (۳) سوالات، کل ایک سو تین (۱۰۳) سوالات کا بار مولوی سنابل خصوصاً اور دیگر نام نہاد خانقاہی، پیر، پیرزادہ کہلانے والے رافضیت زدہ، مداریت کے مارے، نام نہاد مولائی عموماً، اتاریں اور جواب دینے کی کوشش کریں۔ اگر جواب نہیں دے سکتے۔ اور ہم کہے دیتے ہیں کہ قیامت تک ہرگز نہ دے سکیں گے، تو فوراً اعلانیہ توبۂ شرعیہ صحیحہ شائع کریں تاکہ دنیا و آخرت میں نجات پائیں اور قوم گمراہی سے بچے۔

۱۰، رمضان الکریم ۱۴۴۵ھ بروز پنج شنبہ

۲۱، مارچ ۲۰۲۴ء، بروز جمعرات

فقط، ابوالناصح ابھی زندہ ہے،

قسط ابھی جاری ہے ....

مولوی سنابل رضا پیلی بھیتی کی شرعی کبیر غلطیاں

قسطوار

قسط دہم (۱۰)

ازقلم: فقیر قادری ابوالناصح محمد زین العابدین

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا، پڑے برا مانیں کافر

(کنزالایمان شریف)

سَيَأْتِي مِنْ بَعْدِي قَوْمٌ لَهُمْ نَبَزٌ يُقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَإِنْ اَدْرَكْتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيهِمْ قَالَ يُقْرِظُونَكَ بِمَا لَيْسَ فِيكَ وَيَطْعَنُونَ عَلَى السَّلَفِ۔

یعنی عنقریب میرے بعد ایک جماعت رونما ہوگی اُن کیلئے ایک بُرا لقب ہوگا۔ اُن کو رافضی کہا جائے گا۔ تو اے علی اگر تم اُن کو پانا تو اُن سے جنگ کرنا اس لئے کہ وہ مرتد ہیں۔ حضرت علی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اُس قوم کا نام تو آپ نے بتا دیا ہے۔ اُن کی پہچان بھی بتا دیں۔ حضور اکرم نے ارشاد فرمایا، اُن کی پہچان یہ ہے کہ تمہاری تعریف ایسی کریں گے جو تم میں نہیں ہے اور اگلوں یعنی خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم پر طعن کریں گے۔ (حدیث شریف)

ف: سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اپنے رب کے بتائے ہوئے علم غیب سے رافضی گروہ کی خبر بھی دی اور اُن کا نام بھی بتا دیا۔ اور برا لقب رافضی و پہچان بھی بتا دی۔ اور اُن سے دور و نفور رہنے کا حکم بھی فرما دیا۔

مولوی سنابل از راہ خیانت وفریب فتاویٰ رضویہ شریف ۲۹ ویں جلد کے صفحہ ۳۷۸ پر مرقوم عبارت سے صرف وہی آدھا ادھورا ٹکڑا، جسے وہ اپنے مطلب (یعنی مائل بہ رافضیت و مداریت) کا سمجھ کر نہایت بدزبانی دریدہ دہنی وگستاخانہ انداز میں پڑھ کر ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہوئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں طعن وتنقیص کر کے عوام کو گمراہ کرنے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں، ضروری ہے کہ ان کے اس رافضیانہ دجل و بد دیانتی اور مداریانہ دھوکہ بازی وفریب کا پردہ چاک کرنے کے لئے اس اقتباس کو یہاں نقل کیا جائے تاکہ عوام اہلسنت، مولوی سنابل کی اس ناپاک چال کو سمجھ کر ان کے فتنوں سے اپنا ایمان بچائیں۔ وہ تمام تر عبارات بالکل بے غبار اور ہر طرح کے فاسد معنی ومفہوم سے بری ومنزہ ہیں مگر چونکہ مولوی سنابل آدھی عبارت کو لے کر ہوا میں اُڑے اور عبارت کے اسی آدھے ٹکڑے کی آڑ میں رافضیانہ شوشہ چھوڑ کر عوام میں فتنہ برپا کیا، اس لئے ہم چند اضافی تشریحی وتوضیحی جملے ﴿﴾ اس طرح کے قوسین میں درج کرتے ہیں کہ سادہ لوح عوام بھی مفہوم ومعنی بآسانی سمجھ

لیں۔ یہ اضافی جملے اکثر و بیشتر حضور اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ ہی کے فتاویٰ ودیگر کتب مبارکہ سے متفرقہ طور پر ماخوذ وملتقط ہیں۔

قبل نقل اقتباس چند تمہیدی کلمات ہم عرض کرتے ہیں کہ تفہیم مطلب میں مددگار وحصول مقصد میں دخل تام رکھتے ہیں اور جن سے یہ اظہر من الشمس ہو جائے کہ حضور اعلیٰحضرت کا **مخصوص انفرادی رنگ ''یک در گیر محکم گیر''** جو جا بجا حضور کی تحریروں میں موجود، ان کی حیات پاک کے گوشہ گوشہ سے عیاں کہ **شریعت میں اپنے امام وطریقت میں اپنے مرشدان کرام کے اقوال وافعال، ان سے استعانت واستمداد میں ہمیشہ انہیں کی پیروی وحمایت، انہیں کے پابند ونیازمند، اپنے تمام معاملات وامور میں ان کے سوا کبھی کسی اور کی طرف نظر کرنا پسند نہ فرمایا، اگرچہ ان کا بھی عمائد دین واولیاء کاملین سے ہونا بیان فرمایا۔** مگر یہ نرالہ رنگ رضا کہ '' تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں، کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوہ تیرا''، اپنے امام واپنے مرشدان کرام سے یک سوئی ویک درگیری کی وہ اعلیٰ صفتِ کمال ہے کہ ایک جہان انہیں امام عشق ومحبت کے لقب سے یاد کرتا ہے اور یہ انہیں کا خاصہ ہے۔

حضور اعلیٰحضرت فرماتے ہیں:

''ان (صحابہ کرام) کے مشاجرات میں دخل اندزی کو حرام جانتے ہیں، اور ان کے اختلافات کو ابوحنیفہ وشافعی جیسا اختلاف سمجھتے ہیں۔ تو ہم اہلسنت کے نزدیک ان میں سے کسی ادنیٰ صحابی پر بھی طعن جائز نہیں (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں)''

اول: یہ بات مسلم ہے کہ حنفی شافعی اختلاف میں ہر حنفی اپنے امام سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ہی کی حمایت و پیروی کرتا ہے، کسی مسئلہ میں مذہب امام اعظم کے مقابل اگر کوئی امام شافعی کا قول پیش کرتا ہے تو حنفی المذہب کیا اس پر یہ نہیں کہتے کہ ہم حنفی ہیں ہمیں امام شافعی سے کیا رشتہ (اس مسئلہ میں) کیوں کہ وہ مقلد امام اعظم کا ہے، امام شافعی کا نہیں۔ مگر تعظیم و توقیر، ادب واحترام امام شافعی ودیگر ائمہ کا بھی واجب جانتے ہیں، ان کی توہین وتنقیص کرنے والے بددینوں بدمذہبوں کا رد کرتے ہیں اور ان کے کسی بدگو سے بھی رشتہ نہیں رکھتے۔

اپنے امام، امام الائمہ سراج الامۃ کاشف الغمہ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ کی حمایت و پیروی وطرفداری اس قدر منظور ہے کہ سیدنا امام شافعی کی عظمت تو اپنی جگہ، صاحبین (امام ابو یوسف وامام محمد) رضوان اللہ علیہم، جو کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد اور ان کے تلامذہ میں سب سے افضل واقرب، معتمد خاص اور سب سے ممتاز ہیں اور امام اعظم کے بعد پوری دنیا کے حنفیوں کے سب سے بڑے امام وپیشوا ہیں اور گو کہ جس مسئلہ میں اختلاف فتویٰ ہے اس کا یہی حکم ہے کہ جس قول پر (بھی) عمل کیا جائے گا ہو جائے گا اور اگرچہ کتب حنفیہ میں یہاں (متعلق بہ وقت عصر کہ ہمارے امام اعظم کے نزدیک وقت عصر دومثل سایہ گزر کر ہے، اور قول صاحبین پر قبل دومثل) قول صاحبین پر بھی فتویٰ دیا ہے مگر ان سب کے باوجود حضور

اعلیحضرت کا انفرادی رنگِ ''یک در گیر محکم گیر'' کہ فرماتے ہیں:

''ہم حنفی ہیں نہ کہ یوسفی یا شیبانی'' (الملفوظ شریف) اللہ اکبر! سبحان اللہ!

دوم: مرید کا اپنے پیر سے ارادت و بیعت کا کیسا مخصوص رشتہ ہوتا ہے کہ سوائے اپنے پیر کے، دوسرے کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اپنے پیر سے مرید کی ارادت کیسی ہونی چاہئے اس بارے میں الملفوظ شریف سے حضور اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کے ارشادات نقل کریں کہ مذکورہ عبارت کی تشریح و توضیح بروجہ کمال ظاہر ہو۔

عرض:۔ حضرت سیدی احمد زروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے جب کسی کو کوئی تکلیف پہنچے یا زروق کہہ کر ندا کرے میں فوراً اس کی مدد کروں گا۔

(اس پر حضور اعلیحضرت فرماتے ہیں)

۞ **مگر میں نے کبھی اس قسم کی مدد نہ طلب کی، جب کبھی میں نے استعانت کی، یا غوث ہی کہا۔ یک در گیر محکم گیر۔**

۞ میری عمر کا تیسواں سال تھا کہ حضرت محبوب الٰہی کی درگاہ میں حاضر ہوا۔ **احاطہ میں مزامیر وغیرہ کا شور مچا تھا، طبیعت منتشر ہوتی تھی۔** میں نے عرض کیا حضور! میں آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں **اس شور و شغب سے مجھے نجات ملے۔** جیسے ہی پہلا قدم روضۂ مبارک میں رکھا ہے کہ معلوم ہوا سب ایک دم چپ ہو گئے میں سمجھا کہ واقعی سب لوگ خاموش ہو گئے، قدم درگاہ شریف سے باہر نکالا **پھر وہی شور و غل تھا** پھر اندر قدم رکھا پھر وہی خاموشی، معلوم ہوا کہ یہ سب حضرت کا تصرف ہے۔ **یہ بین کرامت دیکھ کر مدد مانگنی چاہی، بجائے حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام مبارک کے یا غوثاہ زبان سے نکلا۔** وہیں میں نے اکسیر اعظم قصیدہ بھی تصنیف کیا۔

۞ (پھر ارشاد فرمایا) **ارادت شرط اہم ہے بیعت میں،** بس مرشد کی ذرا سی توجہ درکار ہے اور دوسری طرف اگر ارادت نہیں تو کچھ نہیں ہوسکتا۔

۞ ایک صاحب حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلاموں میں سے تھے انھوں نے واقعہ میں یعنی سوتے جاگتے میں دیکھا کہ ایک ٹیلہ پر یاقوت کی کرسی بچھی ہے اس پر حضرت **سیدنا جنید بغدادی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہیں اور نیچے ایک مخلوق جمع ہے۔ ہر ایک اپنی اپنی چٹھی دیتا ہے حضرت اس کو بارگاہ رب العزۃ میں پیش کرتے ہیں۔ یہ چپکے کھڑے رہے، جب حضرت نے بہت دیر تک انھیں دیکھا اور انھوں نے کچھ نہ کہا تو خود فرمایا ''هَاتِ اَعْرِضْ قِصَّتَكَ'' لاؤ کہ میں تمہاری عرض پیش کروں، انھوں نے عرض کیا ''اَوَ شَیْخِی عَزَلُوْهُ'' کیا میرے شیخ کو معزول کر دیا گیا، فرمایا ''وَاللّٰہِ مَا عَزَلُوْهُ وَلَنْ یَّعْزِلُوْهُ'' خدا کی قسم ان کو معزول نہیں کیا اور نہ کبھی ان کو معزول کریں گے۔ انھوں نے عرض کی، **تو بس میرا شیخ کافی ہے،** آنکھ کھلی، حاضر ہوئے دربار میں سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ واقعہ عرض کریں، قبل اس کے کہ کچھ عرض کریں حضور نے

ارشاد فرمایا ''هَاتِ اَعْرِضْ قِصَّتَكَ'' لاؤ کہ تمہاری عرضی پیش کروں (فرمایا) اردات یہ ہے۔ ہمہ شیرانِ جہاں بستہ ایں سلسلہ اند۔

❁ (پھر فرمایا) **جب تک مرید یہ اعتقاد نہ رکھے کہ میرا شیخ تمام اولیائے زمانہ سے میرے لئے بہتر ہے نفع نہ پائے گا۔**

❁ حضرت علی بن ہیتی نے جو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاص خلیفہ ہیں، ایک بار حضور کی دعوت کی، ان کے خاص مرید تھے حضرت علی جوسقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہ کھانا لائے خیال کرتے ہیں کہ روٹیاں کس کے سامنے پہلے رکھوں۔ اپنے شیخ کے سامنے رکھتا ہوں تو حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کے خلاف ہے اور اگر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے رکھتا ہوں تو ارادت تقاضہ نہیں کرتی۔ انہوں نے اس طرح روٹیاں گھمائیں کہ دونوں کے حضور ایک ساتھ جاکر گریں۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ مرید تمھارا بہت باادب ہے۔ حضرت علی بن ہیتی نے عرض کیا بہت ترقیاں کر چکا ہے اب اس کو حضور اپنی خدمت میں لیں۔ علی جوسقی یہ سنتے ہی ایک کونہ میں گئے اور رونا شروع کیا۔ **حضور نے فرمایا اس کو اپنے ہی پاس رہنے دو جس پستان کا ہلا ہوا (مانوس) ہے اسی سے دودھ پئے گا دوسرے کو نہیں چاہتا۔**

❁ (پھر فرمایا) **اپنے تمام حوائج میں اپنے شیخ ہی کی طرف رجوع کرے۔''** (الملفوظ شریف)

القصہ مختصر۔

اور محبوب ہیں، ہاں پر سبھی یکساں تو نہیں

یوں تو محبوب ہے ہر چاہنے والا تیرا

حضور اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس شعر پاک نے اس عبارت کی مکمل تشریح فرمادی۔

اس مختصر بیان کے بعد اب اس عبارت کو دیکھئے تو بات بالکل صاف ہے۔ مزید کسی تشریح وتوضیح کی اصلاً حاجت نہ تھی مگر مولوی سنابل نے رافضیانہ طور پر بغض صحابہ میں اس عبارت کو آدھا ادھورا پڑھ کے، اس کے اصل صحیح معنیٰ سے پھیر کر، اسے تنقیص وتوہین پر ڈھال کر عوام میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوئے ظن پیدا کرنے کی ناپاک کوشش کی لہذا ان کے اس مکر وفریب کی قلعی کھولنے کو وہ اقتباس یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔ برتقدیر ثبوت عبارت مذکورہ کہ متعدد صحیح و درست مفاہیم ومعانی کی حامل، مگر بنظر اختصار یہاں تین (۳) لطیف مفاہیم پر اقتصار کہ سلیم الطبع عاقل کے نزدیک ایک ہی کافی اور متعصب ودشمن عقل وخرد کو دفتر ناکافی۔

مفہوم اول:

''ہاں ایک بات کہتے ہیں اور ایمان لگتی کہتے ہیں کہ) ہم تو بحمد اللہ سرکار اہلبیت (کرام) کے غلامان خانہ زاد ہیں (اور موروثی خدمت گار، خدمت گزار) ﴿انہیں کے خرقہ پوش، انہیں کے حلقہ بگوش، انہیں کے سلسلہ طریقت میں بیعت سے مشرف،

انہیں کے مرید کہلاتے ہیں، لہذا اہل بیت پاک کا مرید ہونے کے لحاظ سے﴾ہمیں (امیر) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کیا رشتہ ﴿مریدی، ہاں غلامی کا رشتہ ضرور ہے کہ امیر معاویہ بھی ہمارے سردار، بایں ہمہ فرقِ مراتب بے شمار، حق بدست حیدر کرار﴾خدا نخواستہ اُن﴿حضرت امیر معاویہ﴾کی حمایت بے جا کریں﴿کہ جو حضرت معاویہ کی حمایت میں عیاذاً باللہ اسد اللہ کے سبقت و اولیت وعظمت واکملیت سے آنکھ پھیر لے وہ ناصبی یزیدی ہے﴾مگر ہاں اپنی سرکار کی طرفداری (اور امرِ حق میں ان کی حمایت و پاسداری) اور ان (حضرت امیر معاویہ) کا (خصوصاً) الزام بدگویاں (اور دریدہ دہنوں، بدزبانوں کی تہمتوں) سے بری رکھنا منظور ہے۔''

رافضیوں کی صحبت بد کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے سوئے ظن رکھنے والے نام نہاد لوگ، حضرت امیر معاویہ کے بدگو رافضی دریدہ دہنوں کی جھوٹی تہمتوں الزاموں کا رد کرنے اور حضرت امیر معاویہ کے فضائل ومناقب بیان کرنے پر اہلسنت پر حضرت امیر معاویہ کی بیجا حمایت کا بہتان باندھتے کہ معاذ اللہ سنی لوگ امیر معاویہ کی بیجا حمایت کرتے ہیں، انہیں امیر معاویہ سے کیا رشتہ۔ حضور اعلیٰحضرت ایسے دریدہ دہنوں کے منہ میں پتھر دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

مفہوم دوم:

''ہاں ایک بات کہتے ہیں اور ایمان لگتی کہتے ہیں کہ) ہم تو بحمد اللہ سرکار اہلبیت (کرام) کے غلامان خانہ زاد ہیں (اور موروثی خدمت گار، خدمت گزار) ﴿اور تمام صحابہ کرام سے محبت رکھنے والے، ان کا ادب واحترام کرنے والے ہیں، رافضیوں کی صحبت بد میں اپنا عقیدہ خراب کرنے والے اے نام نہادوں تم کہتے ہو﴾ہمیں (امیر) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کیا رشتہ﴿تو کان کھول کے سنو! ضرور ہمارا ان سے بھی غلامی کا رشتہ ہے کہ امیر معاویہ بھی ہمارے سردار، بایں ہمہ فرقِ مراتب بے شمار، حق بدست حیدر کرار﴾خدا نخواستہ اُن﴿حضرت امیر معاویہ﴾کی حمایت بے جا کریں﴿کہ جو حضرت معاویہ کی حمایت میں عیاذاً باللہ اسد اللہ کے سبقت و اولیت وعظمت واکملیت سے آنکھ پھیر لے وہ ناصبی یزیدی ہے﴾مگر ہاں اپنی سرکار کی طرفداری (اور امرِ حق میں ان کی حمایت و پاسداری) اور ان (حضرت امیر معاویہ) کا (خصوصاً) الزام بدگویاں (اور دریدہ دہنوں، بدزبانوں کی تہمتوں) سے بری رکھنا منظور ہے۔

مفہوم سوم:

''ہاں ایک بات کہتے ہیں اور ایمان لگتی کہتے ہیں کہ) ہم تو بحمد اللہ سرکار اہلبیت (کرام) کے غلامان خانہ زاد ہیں (اور موروثی خدمت گار، خدمت گزار) ﴿بایں لحاظ﴾ہمیں (امیر) معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کیا﴿کوئی﴾ رشتہ

﴿نہیں؟، نہیں ضرور ہمارا ان سے بھی غلامی کا رشتہ ہے کہ امیر معاویہ بھی ہمارے سردار، بایں ہمہ فرقِ مراتب بے شمار، حق بدست حیدر کرار﴾ خدانخواستہ اُن ﴿حضرت امیر معاویہ﴾ کی حمایت بے جا کریں ﴿کہ جو حضرت معاویہ کی حمایت میں عیاذ باالله اسد الله کے سبقت واولیت وعظمت واکملیت سے آنکھ پھیر لے وہ ناصبی یزیدی ہے﴾ مگر ہاں اپنی سرکار کی طرفداری (اور امرِ حق میں ان کی حمایت و پاسداری) اور ان (حضرت امیر معاویہ) کا (خصوصاً) الزام بدگویاں (اور دریدہ دہنوں، بد زبانوں کی تہمتوں) سے بری رکھنا منظور ہے کہ ہمارے شہزادۂ اکبر حضرت سبط (اکبر، حسن) مجتبیٰ رضی الله تعالیٰ عنہ نے حسبِ بشارت اپنے جدِّ امجد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اختتام مدت (خلافت راشدہ کہ منہاج نبوت پر تیس سال رہی اور سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی الله تعالیٰ عنہ کے چھ ماہ مدّت خلافت پر ختم ہوئی) عین معرکۂ جنگ میں (ایک فوج جرار کی ہمراہی کے باوجود) ہتھیار رکھ دئے (بالقصد والاختیار) اور ملک (اور امور مسلمین کا انتظام وانصرام) امیر معاویہ کو سپرد کردیا (اور ان کے ہاتھ پر بیعت اطاعت فرمالی) اگر امیر معاویہ رضی الله تعالیٰ عنہ العیاذ بالله کافر یا فاسق تھے یا ظالم جائر تھے یا غاصب جابر تھے (ظلم و جور پر کمربستہ) تو الزام امام حسن پر آتا ہے کہ انھوں نے کاروبار مسلمین وانتظام شرع و دین باختیارِ خود (بلا جبر واکراہ بلا ضرورت شرعیہ، باوجود مقدرت) ایسے شخص کو تفویض فرمادیا (اور اس کی تحویل میں دے دیا) اور خیر خواہی اسلام کو معاذ الله کام نہ فرمایا (اس سے ہاتھ اُٹھالیا) اگر مدّت خلافت ختم ہو چکی تھی اور آپ (خود) بادشاہت منظور نہیں فرماتے (تھے) تو صحابۂ حجاز میں کوئی اور قابلیت نظم ونسقِ دین نہ رکھتا تھا، جو انہیں کو اختیار کیا (اور انہیں کے ہاتھ پر بیعتِ اطاعت کرلی) حاش لله بلکہ یہ بات خود رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتی ہے کہ حضور نے اپنی پیش گوئی میں ان کے اس فعل کو پسند فرمایا اور ان کی سیادت کا نتیجہ ٹھہرایا کمافی صحیح البخاری (جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے)

صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن رضی الله تعالیٰ عنہ کی نسبت فرمایا:

ان ابنی ھذا سید لعل الله ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسملین

''(میرا یہ بیٹا سید ہے، سیادت کا علمبردار) میں امید کرتا ہوں کہ الله عزوجل اس کے باعث دو بڑے گروہِ اسلام میں صلح کرا دے۔''

آیۂ کریمہ کا ارشاد ہے:

ونزعنا ما فی صدورھم من غل۔

اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے کھینچ لئے۔

''جو دنیا میں ان کے درمیان تھے اور طبیعتوں میں جو کدورت وکشیدگی تھی اسے رفق والفت سے بدل دیا اور اُن میں آپس میں نہ باقی رہی مگر مودت ومحبت۔''

اور حضرت علی مرتضیٰ رضی الله تعالیٰ عنہ سے مروی کہ آپ نے فرمایا کہ ''انشاء الله تعالیٰ مَیں اور عثمان اور طلحہ وزبیر ان

میں سے ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا کہ نزعنا الا ٰیۃ‘‘۔

حضرت مولیٰ علی کے اس ارشاد کے بعد بھی ان پر الزام دینا عقل وخرد سے جنگ ہے، مولیٰ علی سے جنگ ہے، اور خدا و رسول سے جنگ ہے۔ والعیاذ باللہ۔

اللہ اللہ! ان یارانِ پیکر صدق وصفا میں باہمی یہ رفق ومؤدّت اور عزت واکرام، اور ایک دوسرے کے ساتھ یہ معاملۂ تعظیم واحترام، اور ان عقل سے بیگانوں اور نادان دوستوں کی حمایت علی کا یہ عالم کہ ان پر لعن طعن کو اپنا مذہب اور اپنا شعار بنائیں اور اُن سے کدورت ودشمنی کو مولیٰ علی سے محبت وعقیدت ٹھہرائیں، ﴿کہ جو مولیٰ علی کی محبت میں حضرت معاویہ کی صحابیت ونسبت بارگاہِ حضرت رسالت بلادے وہ شیعی زیدی﴾ **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم**

مسلمانانِ اہلسنت اپنا ایمان تازہ کرلیں اور سن رکھیں کہ اگر صحابہ کرام کے دلوں میں کھوٹ، نیتوں میں فتور اور معاملات میں فتنہ وفساد ہوتو رضی اللہ عنہم کے کوئی معنی ہی نہیں ہو سکتے۔

صحابہ کرام کے عنداللہ مرضی وپسندیدہ ہونے کے معنی یہی تو ہیں کہ وہ مولائے کریم ان کے ظاہر وباطن سے راضی، ان کی نیتوں اور مافی الضمیر سے خوش ہے، اور ان کے اخلاق واعمال بارگاہِ عزت میں پسندیدہ ہیں۔ اسی لئے ارشاد فرمایا ہے کہ:

ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم الا ٰیۃ۔

’’یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایمان پیارا کردیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کردیا ہے اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کردی ہے۔‘‘

اب جو کوئی اس کے خلاف کہے، اپنا ایمان خراب کرے اور اپنی عاقبت برباد۔ والعیاذ باللہ۔

وَقَدۡ بَيَّنَّا لَكُمُ الۡاٰيٰتِ إِن كُنتُمۡ تَعۡقِلُونَ

ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنادیں، اگر تمہیں عقل ہو۔ (کنز الایمان شریف)

۱۷، رمضان الکریم ۱۴۴۵ھ بروز پنج شنبہ

۲۸، مارچ ۲۰۲۴ء، بروز جمعرات

فقط، ابوالناصح ابھی زندہ ہے،

قسط ابھی جاری ہے ....